چراغ دین نبویؐ

مؤلف: حضرت مؤلوی سید پیر محمد صاحبؒ

احکام شریعت • اصول اور فرائض اسلام • کلمات طیبات خمسہ • احکام
پانی کے مسائل • کوئیں کے مسائل • احکام حیض ونفاس واستحاضہ • احکام غسل
احکام اذاں • احکام نماز • احکام نماز جماعت • نماز تراویح • دوگانہ
احکام نماز مسافر • نماز عمر قضا کی نیت • احکام نماز جمعہ
احکام سجدہ تلاوت • ختم قرآن کے بعد کی دعا



Charagh-e-Deen-e-Nabawi - Urdu
Special Internet Edition

Presented by:
Syed Maqsood Vaseem
E-mail:
smvcom@yahoo.com

امور شرعی اور فقہی مسائل پر مبنی اس کتاب کا یہ نواں اڈیشن ہے
اس خصوصی اڈیشن کو انٹرنٹ صارفین کی ضروریات کو مدنظر
رکھتے ہوئے تیار کیا گیا ہے - سن اشاعت ۲۰۱۱ م

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

﴿ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَعَمِلُواْ ٱلصَّٰلِحَٰتِ لَهُم مَّغۡفِرَةٞ وَأَجۡرٞ كَبِيرٞ ﴾

(سورۃ فاطر آیت ۷)

اور جو لوگ کہ ایمان لائے اور اچھے کام کئے ان کے واسطے بخشش ہے اور بڑا ثواب

فہرست - مطلوبہ عنوان پر کلک کریں

Go to Contents فہرست کے صفحہ پر جائیں

تعرف

الحمدللہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی خاتم الانبیاء وسید المرسلین والصلاۃ والسلام علی خاتم ولایت محمدی امابعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

چراغ دین نبویؐ وہ کتاب ہے جس کو الحمداللہ ایک خاص شرف مقبولیت حاصل ہے اور اس کی افادیت اور ضرورت کو سب نے محسوس کیا، یہی وجہ ہے کہ اب تک اس کے سات ایڈیشن طبع ہو چکے ہیں، اسکے بعد جو آٹھواں ایڈیشن تیار ہوا وہ ایک سی ڈی کی شکل میں سامنے آیا اور وہ اصل میں اس کتاب کی دینی افادیت اور ترقی یافتہ ملٹی میڈیا کا ایک قابل دید امتزاج ہے، ان ہی خوبیوں کی وجہ سے اسے لوگوں نے خوب سراہا، لیکن میری خواہش اور کوشش کے باوجود وہ ہر عام و خاص تک نہیں پہنچ پایا، شاید بہت سارے لوگ اس سے واقف بھی نہیں ہیں اس لئے میں نے ارادہ کیا تھا کہ اس کتاب کو انٹرنٹ پر پیش کردوں تا کہ جو بھی خواہش مند ہو اسے یہ آسانی کے ساتھ دستیاب ہو جائے، میں اس فکر میں ہی تھا کہ خلیفۃ اللہ مہدی ویب سائٹ کی ٹیم نے مجھ سے رابطہ کیا اور اس کتاب کو از سر نو تیار کر کے اس ویب سائٹ پر اپلوڈ کرنے کہ خواہش کی تو میں بخوشی اس کام کو انجام دینے کے لئے تیار ہو گیا.

یہ چراغ دین نبویؐ کتاب کا گویا نواں ایڈیشن ہے جو اس وقت آپ کے زیر نظر ہے، اس کو انٹرنٹ صارفین کے لئے خصوصی طور پر تیار کیا گیا ہے، اگرچہ کہ اس کتاب کے اساسی مواد میں کسی قسم کا ردو بدل نہیں کیا گیا بلکہ یہ ایڈیشن دراصل چھٹے اور ساتویں ایڈیشن کی ہو بہو نقل ہے تا ہم قارئین کاغذ پر چھپی ہوئی کتاب اور کمپیوٹر کے شاشہ پر نظر آنے والی کتاب میں بہت بڑا فرق محسوس کریں گے مثلاً انتہائی خوبصورت اور Sharp اردو خط، ہمہ رنگی عبارتیں یعنی قرآن مجید کی آیتیں، احادیث شریف، نماز وغیرہ کی نیتیں، دعائیں اور ذیلی سرخیاں وغیرہ کو الگ الگ رنگ سے لکھا گیا ہے تا کہ وہ زیادہ واضح اور نمایاں نظر آئیں، میں امید کرتا ہوں کہ آپ اسے پسند فرمائیں گے.

یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا اکرم ہے کہ وہ مجھ جیسے گنہ گار کو میرے جد امجد کی اس قدر کار آمد تالیف کی نشر و اشاعت کا موقع دیا اور اس کام کو میں صرف رضاء الہی کے حصول کی نیت سے کر رہا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ اسے قبول فرمائے آمین.

فقط طالب دعا ..... سید مقصود وسیم

رمضان المبارک ۱۴۳۲ ھجری مطابق اگست ۲۰۱۱ م

مندرجہ ذیل پتہ پر خط وکتابت کی جاسکتی ہے

smvcom@yahoo.com

وجہ تالیف رسالہ ہذا

مولائی ومرشدی ووالدی حضرت میاں سید خوندمیر عرف خانجی میاں صاحب مرحوم ومغفورؒ کا قصد وخیال تھا رسالہ (ذوق شوق نماز/۱۳۱۰ھ) میں جو ضروری اور کارآمد امور بوجہ نہایت اختصار اس وقت درج نہیں ہوئے تھے ان کو جمع کر کے طبع کرایا جائے لیکن حضرت ممدوح کی پر فیض زندگی میں خیال مذکور کی تکمیل نہ ہوسکی اور چونکہ رسالہ مذکور کو عام مقبولیت حاصل ہے، لہذا احقر العباد (سید پیر محمد) بن حضرت سید خوندمیر صاحب مرحوم بن حضرت سید حیدر صاحبؒ بن حضرت سید شاہ محمدؒ بن حضرت بندگی میاں سید احمدؒ بن حضرت بندگی میاں سید شاہ محمدؒ بن حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؒ بن حضرت بندگی میاں سید شاہ محمدؒ بن حضرت بندگی میاں سید اللہ بخشؒ بن حضرت بندگی میاں سید اسحاقؒ بن حضرت بندگی میاں سید یعقوب حسن ولایت رضی اللہ عنہ بن حضرت بندگی میراں سید محمود ثانی مہدی رضی اللہ عنہ بن حضرت میراں سید محمد مہدی موعود خلیفۃ اللہ صلوۃ اللہ علیہ وسلم نے بیادگار حضرت مرحوم، رسالہ ذوق شوق نماز کے مندرجہ پورے ابواب کو نقل کر کے اس کے ساتھ محل اور موقع سے اور مزید ضروریات کو بھی حضرت کے دوسرے تصانیف اور تعلیم اور معتبر کتب فقہ کے مختلف مقام سے نہایت اختصار کے ساتھ بطور خلاصہ مرتب کیا کہ شائقین کو ان ضروریات کے حفظ کرنے میں آسانی اور سہولت ہو.

بزرگان دین اور ناظرین باتمکین اور طلباء معززین ومستورات مخلصین کی خدمات میں عرض ہے اس ناچیز سراپا گنہ گار کی یہ تالیف پسند خاطر اور مفید ثابت ہو تو للہ اس گنہ گار کے حق میں دعاء خیر کریں اور اس میں کہیں کمترین کی سہو اور خطا نظر آئے تو اس کی اصلاح فرمائیں یا اس کو نظر انداز فرما کے مفید امور سے مستفید ہوں.

.... مؤلف ....

Go to Contents فہرست کے صفحہ پر جائیں

احکامِ شریعت

احکامِ شریعت آٹھ ہیں: پہلا فرض دوسرا واجب تیسرا سنت چوتھا مستحب پانچواں حلال چھٹا حرام ساتواں مکروہ آٹھواں مباح.

(۱) فرض: فرض وہ ہے کہ دلیل قطعی سے بہ صیغہء وجوب ثابت ہوا ہو اس میں کوئی شبہ نہ ہو. دلیلِ قطعی چار امور پر منحصر ہے، پہلا قرآن، دوسرا حدیث، تیسرا اجماع، چوتھا قیاس. فرض کی دو قسمیں ہیں ایک فرض عین دوسرا فرض کفایہ. فرض عین وہ ہے کہ ہر عاقل و بالغ پر جو اعذار شرعیہ سے خالی ہو اس کی ادائی فرض ہے جیسا کہ نماز روزہ وغیرہ. فرض کفایہ وہ ہے کہ بعض کے ادا کرنے سے سب کی جانب سے اس کی فرضیت ساقط ہے جیسا کہ نماز جنازہ یعنی حاضرین میں سے بعض پڑھ لیں تو سب کی جانب سے اس کی فرضیت ساقط ہو جاتی ہے اگر کوئی بھی ادا نہ کرے تو سب کے سب پر اس کی فرضیت اور ذمہ داری باقی رہے گی.

فرض کا انکار کرنیوالا کافر ہوتا ہے اور بے عذر اس کو ترک کرنے والا گنہ گار.

(۲) واجب: وہ ہے کہ جس کا وجوب دلیل ظنی سے ثابت ہوا ہو. دلیل ظنی وہ ہے کہ اس کے ثبوت میں ائمہ کرام کا اختلاف یا کچھ شبہ ہو انکا انکار کرنیوالا فاسق اور بدعمل اور بے عذر ترک کرنیوالا گنہ گار ہوتا ہے اور آخرت میں معذب جیسا کہ نماز وتر اور نماز عیدین وغیرہ.

(۳) سنت: سنت وہ ہے کہ جس کام کو حضرت رسول کریم ﷺ نے اکثر کیا یا جنکی ادائی کے لئے تاکید فرمائی ہو. اس کو بے عذر ترک کرنے والا قابل ملامت ہوتا ہے اور اندیشہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی شفاعت سے محروم رہے. سنت کی دو قسمیں ہیں ایک موکدہ دوسرے غیر موکدہ . سنت موکدہ وہ ہے کہ جس کی ادائی کیلئے آنحضرت ﷺ نے تاکید فرمائی اور خود بھی ہمیشہ اس کو ادا فرمایا ہو جیسے نماز فجر، ظہر، عشاء کے بعد ساتھ سنت پڑھنا سنت فجر اور ظہر زیادہ موکدہ ہے. غیر موکدہ وہ ہے کہ جسکی ادائی کے نسبت حضرت نبی کریم ﷺ نے تاکید نہیں فرمائی اور کبھی کبھی خود بھی اس کو ترک فرمایا ہو جیسا کہ فرض عشاء کے قبل چار رکعت سنت وغیرہ. اسکے ادا کرنے میں ثواب ہے اور اس کے ترک کرنے میں عذاب نہیں.

(۴) مستحب: وہ ہے کہ فرض واجب اور سنت کے سواء یعنی اس سے زائد ہو اس کے کرنے میں ثواب حاصل ہوتا ہے اور اس کے ترک کرنے میں عذاب نہیں. مستحب، نفل، تطوع یہ سب زیادتی کے معنی ہیں.

(۵) حلال: حلال وہ ہے کہ اس کو عمل میں لانا جائز ہونے پر کوئی دلیل قطعی موجود ہو اور اس کو حرام جاننا کفر ہے.

(۶) حرام: وہ ہے کہ دلیل قطعی سے اس کی ممانعت اور حرمت ثابت ہو اور اس کا اختیار کرنا موجب فسق و عذاب ہے اسکو حلال جاننا کفر ہے.

(۷) مکروہ: مکروہ وہ ہے جس کی ممانعت دلیل قطعی سے ثابت نہ ہو اس کی دو قسمیں ہیں ایک مکروہ تحریمی جس کی ممانعت دلیل ظنی سے ثابت ہو وہ حرام کے قریب

Go to Contents فہرست کے صفحہ پر جائیں

ہے بغیر عذر کے اس کا عمل میں لانا باعث گناہ ہے لیکن انکار اس کا موجب کفر نہیں ہے. دوسری مکروہ تنزیہی یہ وہ فعل ہے جس کی ممانعت حدیث احادسے ثابت ہو جس کے نہ کرنے میں ثواب ہو اور کرنے میں عذاب نہ ہو.

(۸) مباح: وہ ہے کہ اس کے کرنے میں ثواب اور نہ اس کے ترک کرنے میں عذاب.

Go to Contents فہرست کے صفحہ پر جائیں

اصول اور فرائض اسلام

صحیح بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے **بُنِيَ الإِسْلاَمُ عَلَى خَمْسٍ شَهَادَةِ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ، وَإِقَامِ الصَّلاَةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالْحَجِّ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ** یعنی بناء اسلام پانچ ہیں پہلا کلمہ یہ کہ دل سے یقین کرنا اور زبان سے گواہی دینا اس امر کی کہ ((نہیں کوئی معبود برحق سوائے خدائے وحدہ لاشریک لہ کے اور حضرت محمد ﷺ خدا کے بندے اور اس کے رسول ہیں))

(۲) دوسرا نماز پنجگانہ بپابندی ادا کرنا۔

(۳) تیسرا زکوٰۃ مال ہر سال دینا۔ [۱]

(۴) چوتھا حج یعنی طواف خانہ کعبہ معہ دیگر ارکان اگر شرائط حاصل ہوں عمر میں ایک بار ادا کرنا۔

(۵) پانچواں ہر سال ماہِ رمضان شریف کے پورے روزے رکھنا۔

---

[۱] ۔ زکوٰۃ کے تفصیلی احکام زکوٰۃ کے بیان میں ملاحظہ ہوں۔

Go to Contents فہرست کے صفحہ پر جائیں

کلمات طیبات خمسہ

(۱) اول کلمہ طیب لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ

یعنی پہلا کلمہ پاکی کا ہے۔ نہیں ہے کوئی معبود سوائے خدا تعالی کے محمد ﷺ بھیجے ہوئے خدا کے ہیں۔

(۲) دوم کلمہ شہادت أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ

یعنی دوسرا کلمہ گواہی کا ہے۔ گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبود برحق سوائے خدا کے وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں میں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔

(۳) سوم کلمہ تمجید سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرْ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

یعنی تیسرا کلمہ بزرگی کا ہے پاک ہے اللہ اور سب تعریف اللہ کیلئے ہے اور نہیں ہے کوئی معبود برحق سوائے اللہ کے اور اللہ بڑا بزرگ ہے اور نہیں ہے طاقت اور نہیں ہے قوت مگر خدائے تعالی کے لئے جو بلند ہے بزرگ ہے۔

(۴) چہارم کلمہ توحید لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَام بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

یعنی چوتھا کلمہ وحدانیت کا ہے، نہیں ہے کوئی معبود برحق سوائے خدا کے وہ ایک ہے اور نہیں ہے اس کا کوئی شریک اسی کے لئے حقیقی ریاست ہے اسی کے لئے کل تعریف ہے جلاتا ہے اور مارڈالتا ہے جاندار کو، اسی کے ہاتھ میں ہے کل خیر و برکت اور وہ ہر چیز پر قدرت کاملہ رکھتا ہے۔

(۵) پنجم کلمہ ردکفر اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ بِهِ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا اَعْلَمُ بِهِ تُبْتُ عَنْهُ وَتَبَرَّاتُ مِنَ الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ وَالْمَعَاصِيْ كُلِّهَآ أَسْلَمْتُ وَأَمَنْتُ وَاَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ

یعنی پانچواں کلمہ ردکفر کا ہے، یا اللہ بیشک میں پناہ مانگتا ہوں تیری کہ تیرے ساتھ شریک کروں کسی چیز کو جان بوجھ کر اور مغفرت چاہتا ہوں اس شرک سے کہ جس کو میں نہیں جانتا ہوں توبہ کیا میں اس شرک سے اور باز آیا میں کفر اور شرک اور سب گناہوں سے اور اسلام اور ایمان لایا میں اور کہتا میں کہ نہیں ہے کوئی معبود برحق سوائے اللہ کے اور محمد ﷺ خدا کے رسول ہیں۔

ایمانِ مجمل اٰمَنْتُ بِاللهِ كَمَا هُوَ بِاَسْمَائِهِ وَصِفَاتِهِ وَقَبِلْتُ جَمِيْعَ اَحْكَامِهِ

یعنی ایمان لایا میں اللہ تعالی پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور اپنے صفتوں کے ساتھ موصوف ہے اور قبول کیا میں نے اس کے تمام حکموں کو۔

ایمانِ مفصل

أَمَنْتُ بِاللهِ وَمَلآئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللهِ تَعَالٰى وَالْبَعْثَ بَعْدَ الْمَوْتِ حَقٌّ

یعنی ایمان لایا اور زبان سے اقرار کیا اور دل سے سچ جانا کہ خدائے تعالی ایک ہی ہے اور ایک ہی تھا اور ایک ہی رہے گا. اور تعریف کیا گیا ہے. کمال کی صفتوں سے اور زوال ونقصان کی صفتوں سے پاک ہے اور اسکی حقیقت بیان کرنے میں نہیں آتی. اور تمام خلقت کا ظاہر و باطن اس کے علم سے ایک ذرہ برابر بھی پوشیدہ نہیں ہے اور ایک تنکا بھی بغیر اس کے حکم کے نہیں ہلتا اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور خدائے تعالی کو سر کی یا دل کی آنکھوں سے یا خواب میں دیکھنا جائز ہے اور حضرت مہدی علیہ السلام کے فرمان سے طلب دیدار خدائے تعالی فرض ہے اور ایمان لایا میں اس کے کل فرشتوں پر جو بے حساب ہیں اور مرد و عورت کی صفت سے پاک ہیں اور ہمیشہ خدائے تعالی کی عبادت میں مشغول رہتے ہیں اور ان کی پیدائش نور سے ہے اور وہ چھوٹے بڑے گناہوں سے پاک ہیں اور ان کو فنا بھی ہے اور ان میں چار فرشتے مقرب ہیں (۱) مہتر جبرئیل علیہ السلام (۲) مہتر میکائیل علیہ السلام (۳) مہتر اسرافیل علیہ السلام (۴) مہتر عزرائیل علیہ السلام. تمام فرشتوں میں سے ایک کا بھی انکار کیا تو کافر ہوتا ہے اور ایمان لایا میں اس کی کتابوں پر جس کی صحیح تعداد اللہ کو معلوم ہے اور ان میں سے یہ چار کتابیں بزرگ ہیں (۱) توریت حضرت موسی علیہ السلام پر (۲) زبور حضرت داؤد علیہ السلام پر (۳) انجیل حضرت عیسی علیہ السلام پر (۴) قرآن مجید حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوئیں اور صحیفے اس کے بے حساب ہیں. اگر ان کتابوں اور صحیفوں میں سے ایک کا بھی انکار کیا تو کافر ہوتا ہے اور عمل ہمارا قرآنِ مجید پر ہے اور قیامت تک رہیگا. ایمان لایا میں اس کے پیغمبروں پر جو کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار ہیں لیکن ان کی صحیح تعداد اللہ کو معلوم ہے اور وہ چھوٹے بڑے گناہوں سے پاک ہیں اور لغزش ان سے جائز ہے لیکن توبہ سے مغفور ہیں اور ان پیغمبروں میں بعض کو بعض پر فضیلت ہے اگر ان میں سے ایک کا بھی انکار کیا تو کافر ہوتا ہے اور ایمان لایا میں روز قیامت پر کہ اس کا آنا برحق ہے اور قیامت کے آنے کی نشانیاں ظاہر ہونا بھی برحق ہے اور قیامت کا یا اسکی نشانیوں کا انکار کیا تو کافر ہوتا ہے اور ایمان لایا میں قدر پر کہ اس قدر کی نیکی اور بدی حق تعالی سے ہے مگر نیکی سے راضی ہے اور بدی سے راضی نہیں اور اس کا بھی انکار کیا تو کافر ہوتا ہے اور ایمان لایا میں بعث پر یعنی مرنے کے بعد حشر میں جی اٹھنے پر اور جس وقت میدان حشر میں جن وانس چرند و پرند سب جہانیاں جی کر اٹھیں گے اور جن وانس کے اعمالنامہ ترازو میں تولے جائینگے اور ان اعمال کی جزا سزا ملے گی اور ذرہ ذرہ کا حساب لیا جائیگا سو حق ہے اگر اس کا بھی انکار کیا تو کافر ہوتا ہے. (ذوق شوق نماز)

Go to Contents فہرست کے صفحہ پر جائیں

احکامِ نجاست

نجاست دو قسم کی ہے، ایک نجاست غلیظہ دوسری نجاست خفیفہ.

نجاست غلیظہ وہ ہے کہ جس چیز کا نجس ہونا آیت یا حدیث سے ثابت ہوا ہو اور دوسری آیت یا حدیث اس کے مخالف نہ ہو اس کے سوائے جو ہے وہ نجاست خفیفہ ہے. (نورالہدایہ)

امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک کپڑے اور بدن کی نجاست کو پانی یا گلاب یا سرکہ وغیرہ تیل اور دودھ کے سوا جو چیز پانی کی طرح بہنے والی ہو اس سے دھوکر پاک کرنا جائز ہے، لیکن امام محمد اور امام شافعیؒ اور امام زفرؒ کے نزدیک پانی کے سوائے نجاست پاک نہیں ہوتی. (احسن المسائل)

آدمی اور ان جانوروں کا پیشاب جن کا گوشت حرام ہے جیسا گدھا، بلی، چوہا وغیرہ اور پائخانہ، منی، خون، شراب اور مرغی، بطخ اور مرغابی کی بیٹ نجاست غلیظہ ہے اور نجاست غلیظہ جسم یا کپڑے پر ایک درم سے کم لگ جائے اور اس کو دھوکر پاک نہ کرسکیں تو معاف ہے، لیکن درم کے برابر یا اس سے زیادہ نجاست لگ جائے تو معاف نہیں ہے. اس سے نماز باطل ہوجاتی ہے، اس کا دھونا فرض ہے. (منیۃ المصلی)

نجاست پانی کی طرح پتلی ہو تو قدر درم سے مراد ہتیلی کے گڑھے کا عرض اور گاڑی ہو تو قدر درم سے ایک مثقال کے ہم وزن مراد ہے جس کا وزن ساڑھے تین ماشہ ہوتا ہے.

اگر بقدر درم نجاست لگ جائے تو اس سے نماز کراہت تحریمی کے ساتھ ادا ہوتی ہے اور اس کا دھونا واجب ہے اور اگر اس سے کم مقدار میں لگی ہو تو اس سے کراہت تنزیہی کے ساتھ نماز درست ہوتی ہے. اور اس کا دھونا مسنون ہے. (مالابدمنہ . درمختار)

اور گھوڑے، بکرے، گائے، بھینس وغیرہ جن جانوروں کا گوشت حلال ہے ان کا پیشاب، گوبر، لید، مینگنی اور حرام پرندوں کی بیٹ نجاست خفیفہ ہے.

نجاست خفیفہ جسم یا کپڑے کے چوتھائی حصہ سے کم لگی ہو تو معاف ہے لیکن کراہت کے ساتھ چوتھائی یا اس سے زیادہ حصہ کو نجاست خفیفہ لگ جائے تو معاف نہیں ہے اور چوتھائی کپڑے سے اس کپڑے کا چوتھائی حصہ مراد ہے جتنے کپڑے سے نماز درست ہوتی ہے اور اما ابو یوسفؒ نے اس کا اندازہ طول اور عرض میں ایک بالشت کا کیا ہے اور چوتھائی سے کم نجاست خفیفہ لگی ہو تو اس کا دھونا بھی بہتر ہے. (نورالہدایہ)

جگال ہر جانور کا اس کے پاخانہ میں داخل ہے. (عالمگیری)

خنزیر کے سوا مردہ جانور کے بال، ہڈی، پٹھا، کھر، سم، سینگ، پر، چونچ، ناخن یہ سب چیزیں پاک ہیں بشرطیکہ ان پر چکنائی نہ ہو. (درمختار)

Go to Contents فہرست کے صفحہ پر جائیں

اگر پیشاب کی چھینٹیں سوئی کی نوک کے برابر پڑ جائیں جو دکھائی نہ دیتی ہوں تو معاف ہے اس کا دھونا واجب نہیں ہے. (نورالہدایہ)

ف . جس کپڑے کو نجاست لگی ہو تو اس کو تین یا سات بار دھو کر خوب زور سے نچوڑنے سے پاک ہو جاتا ہے، اگرچہ کہ اس کے بعد بھی اس کا رنگ یا اثر باقی رہا ہو. (غایۃ الاوطار)

ف . اگر کوئی ایسی بڑی چیز ہو جو نچوڑی نہ جاسکتی ہو تو اس کو تین بار دھو کر خشک کرلینا کافی ہے اور خشک ہونے سے یہ مراد ہے کہ اس کا پانی ٹپکنا موقوف ہو جائے. (نورالہدایہ)

مچھلی کا خون اور خچر اور گدھے کا لعاب نجس نہیں ہے. (نورالہدایہ)

جگر اور تلی کا خون پاک ہے. (درمختار)

مچھر، پسو، جوں اور جو جانور پانی میں رہتے ہیں ان سب کا خون پاک ہے بشرطیکہ زیادہ نہ ہو. (عالمگیری)

اگر کسی کپڑے کا استر نجس ہو اور وہ سیا ہوا نہ ہو تو اس پر نماز پڑھنا درست ہے. (نورالہدایہ)

اگر بچھونے کا ایک جانب نجس ہو اور دوسرا جانب پاک ہو اس پر نماز پڑھنا درست ہے اور بعضوں کے نزدیک اگر وہ بچھونا اتنا بڑا ہو کہ ایک طرف کے ہلانے سے دوسرا جانب نہ ہلے تو اس پر نماز پڑھنا درست ہے، اور اگر ہل جائے تو اس میں اختلاف ہے بعض کے نزدیک درست ہے اور بعض کے نزدیک درست نہیں ہے. (نورالہدایہ)

اگر پاک کپڑے کو نجس کپڑے کے ساتھ لپیٹ دیا جائے اور ناپاک کپڑے کی تری پاک کپڑے پر اس قدر آجائے کہ اس کو نچوڑنے سے پانی نہ ٹپکے تو اس پر نماز پڑھنا درست ہے. اور اگر ایک قطرہ بھی ٹپک جائے تو درست نہیں ہے. (نورالہدایہ)

مٹی اور گوبر ملا کر لیپی ہوئی خشک زمیں پر تر کپڑا اچھا نماز پڑھنا درست ہے. (نورالہدایہ)

جانورانِ خانگی مثل بلی، چوہا، نیولہ، سپلک، اور پرندگانِ حرام گوشت یعنی کوا، چیل، شکرا، کوچہ گرد مرغی اور نجس کھانے والی گائے، بھینس کا جھوٹا مکروہ ہے. (درمختار نورالہدایہ)

Go to Contents فہرست کے صفحہ پر جائیں

سوراور کتااور چوپائے درندوں کا جھوٹا نجس ہے. (غایۃً الاوطار)

شراب پینے والے کا جھوٹا پینے کے وقت ناپاک ہےاوراس کی موچھیں دراز ہوں تو جب تک وہ پانی سے نہ دھوئے اس کا جھوٹا ناپاک ہے. (غایۃً الاوطار)

ایسے شخص کا جھوٹا جس کا منہ خون آلود ہوناپاک ہے. (سراج الوہاج)

آدمی مرد ہو یا عورت کافر ہو یا مسلمان پاک ہو یا ناپاک اس کا جھوٹا اور پسینہ پاک ہے. (درمختار)

اجنبی عورت کا جھوٹا مرد کیلیئے اوراجنبی مرد کا جھوٹا عورت کیلیئے طلبِ لذت کے لئے مکروہ ہے. (غایۃً الاوطار طحطاوی)

گھوڑے اور گدھے اور خچر کا اور جن جانوروں کا گوشت حلال ہے خواہ چار پائے ہوں یا پرند ان کا جھوٹا پاک ہے سوائے مرغی کوچہ گرد اور گائے نجس خوار کے. (نورالہدایہ عالمگیری)

جن کا جھوٹا پاک ہےان کا پسینہ بھی پاک ہےاور جن کا جھوٹا ناپاک ہےان کا پسینہ بھی ناپاک ہے. (نورالہدایہ)

ہاتھی کی سونڈ کا لعاب ناپاک ہے. (عالمگیری)

دودھ دھوتے وقت بکری کی مینگنی دودھ میں گرجائے اوراسی وقت نکال دی جائے تو دودھ پاک رہے گا اوراگر ٹوٹ جائے تو ناپاک ہوگا. (عالمگیری)

Go to Contents فہرست کے صفحہ پر جائیں

احکام وطریقہ استنجاء

نجاست قبل اور دبر کے دور کرنے کو استنجاء کہتے ہیں اور یہ سنت موکدہ ہے. بول و براز کے وقت قبلہ کی جانب منہ یا پیٹھ کر کے بیٹھنا مکروہ تحریمی ہے. اگر غفلت سے اس طرف بیٹھ جائے تو یاد آتے ہی بوجہ تعظیم وتکریم قبلہ پھر جائے اور قبلہ کی جانب پاؤں پھیلانا بھی مکروہ ہے اور بول و براز کے وقت چاند اور سورج کے سامنے بیٹھنا بھی مکروہ ہے. اور آب بستہ میں بول و براز کرنا مکروہ تحریمی ہے اور آب رواں میں کراہت تنزیہی لیکن عذر کی صورت میں مثلاً کشتی اور جہاز سے اترنا ممکن نہ ہونے کی صورت میں مکروہ نہیں. نہر یا کنواں یا حوض یا چشمے کے کنارے یا ثمر دار درخت کے نیچے یا کھیت میں یا اس سایہ میں جس سے لوگ فائدہ پاتے ہوں بول و براز کرنا مکروہ تحریمی ہے. لیکن جو سایہ آبادی سے دور ہو اس کے نیچے بول و براز کرنا مکروہ نہیں ہے اور مسجد اور عیدگاہ کے آس پاس اور قبرستان میں بول و براز مکروہ ہے.

فائدہ : قبرستان میں کراہت کی وجہ یہ ہے کہ میت کو تکلیف ہوتی ہے اور فقہا نے تصریح کی ہے کہ جو قبرستان میں جدید راہ حادث ہوتی ہو اس میں چلنا حرام ہے تو بول و براز بطریق اولی ممنوع ہوگا. چوپایوں کے درمیان میں لوگوں کی راہ میں چوہے سانپ یا چیونٹی کی بل اور ہر سوراخ میں اور پست زمین پر بیٹھ کر بلند زمین کی طرف پیشاب کرنا مکروہ ہے اور وضو اور غسل کرنے کی جگہ بھی پیشاب کرنا مکروہ ہے. اور بول و براز کے وقت بات کرنا اور چھینک پر الحمد للہ کہنا یا چھینکنے والے کیلئے دعا کہنا اور سلام کا جواب دینا اور اذاں کا جواب دینا اور بلا ضرورت شرم گاہ بول و براز کو دیکھنا اور وہاں تھوکنا اور ناک جھاڑنا اور کھنکارنا چپ وراست دیکھنا اور اپنے بدن سے فعل عبث کرنا اور آسمان کی طرف سر اٹھانا اور بہت بیٹھنا مکروہ ہے. (غایۃ الاوطار وشامی وغیرہ)

ف : بول و براز کے لئے برہنہ سر نہ جانا چاہیئے اور اس مقام میں ایسی انگوٹھی کو لے جانا مکروہ ہے جس پر خدا کا نام یا قرآن لکھا ہو. (غایۃ الاوطار)

ف : بیت الخلاء میں جاتے وقت یہ کہے : اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الرِّجْسِ الْخَبِيْثِ الْمُخْبِثِ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

(یعنی یا الہی میں پناہ مانگتا ہوں تیری ایک یا زیادہ ناپاکیوں سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں ناپاک شریر پلید شیطان مردود سے) حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو یہی فرماتے تھے. (صحیح بخاری شریف)

اور وہاں داخل ہوتے وقت بایاں پیر پہلے داخل کرے اور دونوں پیر کشادہ کر کے بیٹھے اور بائیں پیر پر جھکا رہے. (غایۃ الاوطار)

اور استنجاء کرنا ایسی پاک چیز سے مسنون ہے جو نجاست کو دور کرنے والی ہو جیسے پتھر، ڈھیلا، لکڑی، پرانی کھال، دیوارز میں لیکن مکان غیر سے جائز

نہیں. جاڑے کے موسم میں پہلا ڈھیلا پیچھے کی جانب سے آگے لادے اور دوسرا آگے سے پیچھے لے جاوے اور تیسرا پیچھے سے آگے لادے.اور گرمی کے موسم میں اس کے بالعکس کرے. (غایۃ الاوطار)

عورت ہر موسم میں پہلا ڈھیلا پیچھے سے آگے لادے اور دوسرا آگے سے پیچھے اور تیسرا پیچھے سے آگے لادے . (غایۃ الاوطار)

ڈھیلے وغیرہ سے پاک کرنے کے بعد پانی سے دھونا سنت ہے جبکہ نجاست اپنے نکلنے کی جگہ سے پھیل نہ گئی ہو. (غایۃ الاوطار)

اگر مخرج سے نجاست درہم کے برابر پھیل گئی ہو تو اس کا دھونا واجب ہے اور اگر درہم سے زاید پھیل گئی ہو تو اس کا دھونا فرض ہے. (عالمگیری)

ف : بہتر طریقہ یہ ہے کہ بوقت استنجاء بدن کو ڈھیلا کرے.روزہ دار نہ ہونے کی صورت میں اور پانی سے یہاں تک دھونا چاہئے کہ استنجا کرنے والے کے دل میں اطمینان حاصل ہو جائے کہ مقام استنجاء پاک ہو گیا اور اس مقام کی چکنائی دور ہو جائے اور وہمی شخص کے لئے تین بار دھونا کافی ہے. پانی سے دھونے کے مقام بول و براز کو کپڑے سے پوچھ ڈالے . کپڑوں کو آب مستعملہ سے بچاوے اگر کپڑا موجود نہ ہو تو پانی کے قطروں کو ہاتھ سے دور کرکے اوٹھنے میں کچھ توقف کرے. (غایۃ الاوطار)

ہڈی اور کھانے کی چیز اور خشک لید اور خشک براز اور جلی ہوئی اینٹ اور ٹھیکری اور جانوروں کے چارے اور نفع دینے والی اور حرمت والی چیز سے اور کاغذ سے خواہ وہ سادہ ہو اور وضو کے بچے ہوئے پانی اور آب زمزم سے اور کانچ اور کوئلے اور داہنے ہاتھ سے استنجا کرنا مکروہ ہے.اس حالت میں جب کہ بائیں ہاتھ میں کچھ عذر نہ ہو. (غایۃ الاوطار)

بعد فراغت یہ کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِي دَفَعَ عَنِّيْ الْأَذٰى وَعَافَانِيْ یعنی حمد (تعریف) ہے اس اللہ کی جس نے مجھ سے تکلیف دور کی اور مجھ کو سلامتی عطا کی. (غایۃ الاوطار)

اگر پاخانہ کی بہت سی مکھیاں کپڑے اور بدن پر بیٹھیں تو ناپاک ہو گا ورنہ نہیں. (عالمگیری)

Go to Contents فہرست کے صفحہ پر جائیں

پانی کے مسائل

قولہ تعالی : وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُم مِّنَ ٱلسَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُم بِهِۦ (سورہ الأنفال آیت ۱۱)

ترجمہ : اور اللہ تعالی اتارتا ہے پانی آسمان سے تا کہ پاک کرے تم کو اس سے.

جو حوض یا چشمہ یا باولی دہ دردہ یعنی چاروں طرف دس دس گز شرعی جس کے تقریباً سات گز رائج الوقت ہوتے ہیں یا سو گز مربع یا اس سے زاید ہو وہ آب جاری کا حکم رکھتا ہے. اس میں کوئی نجس چیز گرے تو بدوں ظہور اثر کے ناپاک نہیں ہوتا. (غایۃ الاوطار)

اور اس کی گہرائی اسقدر ہو کہ چلّو سے پانی بھرنے کے وقت زمین کھل نا جائے اور پانی میں گندلا پن نہ آ جائے (عالمگیری)

حوض کبر میں جہاں نجاست پڑی ہو وہ جگہ بالا جماع ناپاک ہے اس جگہ سے بقدر ایک چھوٹے حوض کے ہٹ کر وضو یا غسل کریں. (عالمگیری)

پانی کی ناپاکی کے تین علامات ہیں : (۱) تغیر مزہ (۲) تغیر رنگ (۳) تغیر بو

فرمایا حضرت رسول کریم ﷺ نے پانی پاک ہے، نہیں نجس کرتی اس کو کوئی چیز مگر جب بدل جائے رنگ یا بو یا مزہ . روایت کیا اس کو بیہقی نے ابی امامہ رضی اللہ سے. (ہدایہ)

اگر کسی ناپاک چیز کے اس میں گر جانے یا ملجانے سے ان تینوں علامات میں سے ایک بھی پیدا ہو تو وہ پانی ناپاک ہوگا. اور اگر کسی پاک چیز کے اس میں ملنے سے اس کا کوئی وصف بدل جائے مثلاً خاک یا درخت کے پتے یا صابن یا زعفران تو وہ پانی ناپاک نہیں ہوتا. اور پانی رکھے رکھے بدبودار ہو جائے تو وہ بھی ناپاک نہیں ہوتا اور برف کا پانی بھی پاک ہے. لیکن بحرالرایق میں قینہ سے منقول ہے کہ اگر زعفران کے پانی سے کپڑے وغیرہ کا رنگنا ممکن ہو تو اس سے طہارت جائز نہیں ہے جیسے شربت خرما سے جائز نہیں ہے. (غایۃ الاوطار)

ف : آب جاری یعنی بہتے ہوئے پانی میں کوئی نجس چیز پڑ جائے اور اس پانی کا اثر یعنی رنگ بو مزہ نہ بدلے تو وہ پانی پاک ہے. (غایۃ الاوطار)

واضح ہو کہ آب جاری میں علماء کا اختلاف ہے بعضوں کے نزدیک آب جاری وہ ہے کہ گھانس اور تنکے وغیرہ کو بہا لیجائے شرح وقایہ میں بھی یہی ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ آب جاری وہ ہے کہ لوگ اس کو جاری سمجھیں.

اگر حوض دہ دردہ سے کم ہو اور اس میں ایک طرف سے پانی آتا ہو اور دوسرے طرف سے نکلتا جاتا ہو تو وہ بھی آب جاری کے حکم میں داخل ہے اور اس

حوض کے ہر طرف میں وضو جائز ہے اور اسی پر فتوی ہے. (غایۃ الاوطار)

جو پانی دھوپ میں رکھا گیا ہو اس سے طہارت جائز ہے. (غایۃ الاوطار)

درخت کے اور پھل کے نچوڑے ہوئے پانی سے طہارت اور وضو جائز نہیں ہے اگر مطلق پانی نہ ملے تو تیمّم کرنا چاہیئے. (غایۃ الاوطار)

Go to Contents فہرست کے صفحہ پر جائیں

کنوئیں کے مسائل

کنوئیں میں کوئی ایسا جانور مرجائے جس سے خون جاری نہیں ہوتا مثلاً مچھر، مکھی، مچھلی، آبی مینڈک، کھیکڑا وغیرہ یا اگر اس میں اونٹ یا بکری کے دو مینگنیاں یا کبوتر یا چڑیا کی بیٹ گر جائے تو وہ پانی ناپاک نہیں ہوتا۔ (غایۃ الاوطار)

جنگلی مینڈک جس میں خون جاری رہتا ہے اور جس کے انگلیوں کے درمیان بط کے مانند پردہ نہیں ہوتا اس کے پانی میں مرجانے سے پانی ناپاک ہوجاتا ہے۔ (غایۃ الاوطار)

ف : فرمایا حضرت رسول کریم ﷺ نے کہ جب تمہارے پانی میں مکھی گر پڑے تو چاہیے کہ اس کو ڈبو دے پھر اس کو نکال ڈالے اس واسطے کہ ایک پر میں اس کے مرض ہے اور دوسرے پر میں شفا ہے۔ روایت کیا اس کو بخاریؒ نے ابو ہریرہؓ سے اور یہ حدیث نہایت صحیح ہے اور اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ بے خون کے حیوان کے مرجانے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا۔ (نورالہدایہ)

واضح ہو کہ اس حکم کی بناء پر اگر مکھی سالن میں گر جائے تو اس کو ڈبو کر نکالنا چاہیئے۔ اگر چڑیا، چوہا یا اس کے مانند کوئی اور جانور کنوئیں میں گر کر مرجائے تو اس کو نکالکر بیس ڈول سے تیس ڈول تک پانی نکالنے سے وہ پانی پاک ہوجاتا ہے۔ (غایۃ الاوطار)

اگر کبوتر یا مرغی یا بلی یا اس کے برابر کوئی جانور مرجائے تو چالیس ڈول نکالنا واجب ہے اور ساٹھ ڈول تک مستحب ہے۔ (غایۃ الاوطار ۔ نورالہدایہ)

اگر اس میں نجاست گر جائے یا آدمی یا بکرا یا کتا یا سا کے مانند کوئی جانور مرجائے یا کوئی چھوٹا ہو یا بڑا جانور اس میں پھول جائے یا پھٹ جائے تو تمام پانی نکالنا واجب ہے اگر کسی کنوئیں میں ایسا جھرہ ہو جس سے تمام پانی خالی کرنا ممکن نہ ہو تو اس قدر پانی نکالا جائے جس قدر اس کنوئیں میں ہو۔ پانی کی مقدار معلوم کرنے کے لئے دو مرد متقی کے قول پر جن کو پانی کا اندازہ خوب معلوم ہو عمل کرنا چاہیئے اس قول پر فتوی ہے اور یہ قول مائل بہ احتیاط ہے۔ یا دو سو سے تین سو ڈول تک پانی نکالیں یہ قول امام محمدؒ سے مروی ہے جبکہ انہوں نے دیکھا کہ بغداد کے کنوئیں تین سو ڈول سے زیادہ پانی کے نہ تھے۔ جب یہ فتوی دیا لیکن یہ قول ضعیف ہے اس لئے کہ حکم شرع یہ ہے کہ نجاست کے سبب تمام پانی نکالا جائے تو عدد مخصوص پر اختصار کرنا ظاہر ہوجانے میں بلا دلیل سمعی کیونکر مقبول ہو بلکہ ابن عباسؓ اور ابن زبیرؓ سے مخالف اس کے منقول ہے۔ (غایۃ الاوطار ونورالہدایہ)

اگر کسی کنوئیں میں سے پانی بہتا ہو تو وہ پاک ہے اگر چہ کہ قلیل ہی جاری ہو۔ (غایۃ الاوطار)

جس کنوئیں میں سے جس قدر پانی نکالنا واجب ہے اس قدر پانی زمین میں سما جائے تو وہ پانی پاک ہوجائیگا اور اسفل خشک ہوجانے کے بعد پھر پانی

آنے سے ناپاک نہ ہوگا اور اگر پانی نکالا نہ گیا اور خشک بھی نہیں ہوا اس میں اور نیا پانی آیا تو ناپاک رہے گا۔ (غایۃ الاوطار)

جو جانور کبوتر اور چوہے کے درمیان میں ہو اور مرغی اور بکرے کے درمیان میں ہو وہ چھوٹے جانور کے حکم میں داخل رہے گا۔ (غایۃ الاوطار)

تین سے پانچ چوہوں تک ایک بلی کا مانند ہیں (۴۰) ڈول نکالنے میں اور دو بلیاں او چھ چوہے ایک بکرے کے برابر ہیں تمام پانی خالی کرنے کے حکم میں اور کنجشک اور کبوتر اور کوے اور چیل اور باز کی پنچال کنوئیں میں گرے تو ناپاک نہیں ہوتا۔ (غایۃ الاوطار)

پیشاب کی چھینٹیں سر سوزن کے موافق اور ناپاک غبار کے گرنے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا۔ تاتارخانیہ میں لکھا ہے کہ چوہا کنوئیں میں گر کر زندہ نکلے تو (۲۰) ڈول اور بلی اور کوچہ گرد مرغی اور بے وضو اور بے غسل آدمی کے لئے چالیس ڈول نکالنا مستحب ہے۔ (غایۃ الاوطار)

واضح ہو کہ ڈول اوسط درجہ کا ہونا چاہیئے جو ہر شہر میں مستعمل ہو جس میں ایک صاع یعنی تین سیر پانی آتا ہو اگر اس سے بڑا ڈول ہو تو حساب کر کے برابر کر لیں اور ڈول پھٹا ہو تو کنوئیں سے نکلنے تک اگر آدھا پانی بہہ جاتا ہو تو درست نہ ہوگا، اگر آدھے سے کم گرتا ہو تو جائز ہوگا۔ (غایۃ الاوطار)

اگر ڈول بہت بڑا بیس یا چالیس ڈول کے برابر ہو تو ایک یا دو ڈول نکالنا کفایت کرتا ہے۔ (غایۃ الاوطار)

اگر کسی کنوئیں میں کوئی مرا ہوا جانور پھول جائے یا پھٹ جائے اور اس کے گرنے کا وقت معلوم نہ ہو تو اس پانی کو تین رات اور تین دن سے ناپاک خیال کر کے تین روز کی نماز کا اعادہ کرنا چاہیئے۔ اگر جانور پھول نہ جائے تو ایک رات اور ایک دن سے پانی کو ناپاک تصور کریں اور جن چیزوں کو وہ پانی پہنچا ہو ان کو پاک کریں۔ (غایۃ الاوطار ۔ نور الہدایہ)

Go to Contents فہرست کے صفحہ پر جائیں

احکام حیض ونفاس واستحاضہ

تین قسم کا خون عورتوں کے لئے مخصوص ہے یعنی (۱) حیض (۲) نفاس (۳) استحاضہ . (نورالہدایہ)

ف : خون حیض نو برس کی عمر کے بعد عورت بالغہ کے رحم یعنی بچہ دان سے جاری ہوتا ہے اس کی اقل مدت تین روز ہے اور زاید دس روز ، حیض سے پاک ہونے کو طہر کہتے ہیں او اس کی کم مدت پندرہ دن ہے زیادہ کی حد نہیں اور دو حیض کے درمیان کے پا کی کے دنوں کو طہر متخلل کہتے ہیں . (نورالہدایہ)
مدت حیض میں خالص سفید رنگ کے سوا جو رنگ ہو وہ حیض ہے.

حیض بعد سن ایاس کے جاری نہیں ہوتا. ایاس کے معنی ناامیدی ہے. گویا اس سن میں حیض سے ناامیدی ہو جاتی ہے. سن ایاس بعض کے نزدیک پچپن اور بعض کے نزدیک ساٹھ سال ہے اس سن کے بعد خون موقوف ہو کر پھر کبھی جاری ہو تو وہ حیض نہیں ہے. (نورالہدایہ)

ف : خون نفاس وہ ہے جو عورت کو زچگی کے بعد جاری ہوتا ہے. اس کی اقل مدت کی کچھ حد نہیں اور آخر مدت چالیس روز ہے. (نورالہدایہ)

ف : خون استحاضہ رحم کا خون نہیں ہے بلکہ رگ کے پھٹ جانے سے جاری ہوتا ہے اور عورت کو تین روز سے کم اور دس روز سے زاید مدت تک جاری رہے تو وہ استحاضہ ہے. (نورالہدایہ، مالابد وغیرہ)

حاملہ عورت کو یا بعد زچگی چالیس روز سے زائد مدت تک یا نو سال سے کم سن عورت کو یا زنا آئسہ کو جاری ہو تو وہ بھی استحاضہ ہے. (مالابد، درالمختار وغیرہ)

ف : حالت حیض ونفاس میں جماع کرنا حرام ہے اور حالت استحاضہ میں جائز ہے. (نورالہدایہ، مالابد وغیرہ)

قولہ تعالی وَيَسْـَٔلُونَكَ عَنِ ٱلْمَحِيضِ ۖ قُلْ هُوَ أَذًى فَٱعْتَزِلُوا۟ ٱلنِّسَآءَ فِى ٱلْمَحِيضِ ۖ وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتَّىٰ يَطْهُرْنَ ۖ فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ ٱللَّهُ (سورہ بقرہ آیت ۲۲۲)

ترجمہ : اے نبی کریم آپ سے زمانہ حیض کے بارے میں لوگ دریافت کرتے ہیں کہہ دیجئے کہ وہ ناپاک ہے پس کنارہ کرو عورتوں سے حیض میں اور مت نزدیک جاؤ ان کے پاس اس جگہ سے کہ حکم کیا اللہ نے.

ف : حیض ونفاس کی حالت میں نماز معاف ہے اور اس کی قضا بھی لازم نہیں ہے. اور ان ایام میں روزے رکھنا بھی ممنوع ہے لیکن بعد پا کی کے روزوں

کی قضا واجب ہے. (نورالہدایہ، مالابد وغیرہ) ۱

ف : خون حیض ونفاس بند ہونے کے بعد بدون غسل عورت سے جماع کرنا اکثر ائمہ کے نزدیک جائز نہیں ہے. لیکن امام اعظمؒ کے نزدیک بدون غسل کے بھی اس صورت میں وطی جائز ہے جبکہ دس دن گذرنے کے بعد حیض موقوف ہو، اور چالیس روز کے بعد نفاس اور اس کے بعد ایک نماز کا وقت گذر جائے. (نورالہدایہ، مالابد)

ف : اگر عادت کے دنوں سے کم مدت میں حیض موقوف ہو جائے تو غسل کر کے نماز اور روزہ کی ادائی کرے. لیکن عادت کے دن تمام ہونے تک اس سے وطی حلال نہیں. (عالمگیری، نورالہدایہ)

ف : اگر کسی عورت کو دس دن سے کم حیض کی عادت ہو اور اس کو کسی مہینے میں عادت سے زاید روز تک خون جاری رہے تو وہ حیض ہوگا اور نماز ساقط ہوگی اور اگر دس روز سے بھی زاید دنوں تک جاری رہے تو عادت کے حد تک حیض رہیگا، اور اس سے زاید استحاضہ پس عادت کے دنوں سے دس دن تک جو نمازیں ادا نہ کی گئی ہوں ان کی قضا کرے. (شرح وقایہ)

خون استحاضہ کا جاری رہنا مانع نماز اور روزہ نہیں ہے. (مالابد)

مستحاضہ عورت کو ہر نماز کے وقت استنجا کرنا اور جدید وضو کرنا واجب ہے. (عالمگیری)

اگر عورت بالحاظ عمر بالغہ ہو جائے اور اس کو عمر بھر خون نہ آئے تو وہ نماز پڑھا کرے اور روزے رکھا کرے اور شوہر سے قربت کیا کرے. (غایۃ الاوطار)

---

۱ نماز کی معافی اور روزوں کی قضا واجب ہونے کی یہ وجہ بیان کی جاتی ہے کہ سال بھر میں ایک مہینے کے روزے فرض ہیں اگر رمضان کے مہینے میں دس روز حیض رہے تو سال بھر میں قضا کے دس روزے رکھنے میں حرج اور دشواری نہیں ہے بخلاف اس کے ہر مہینے میں دس دن کے پچاس اور سال بھر کے چھ سو نمازیں قضا ہوتی ہیں اور اتنی نمازوں کی قضا ادا کرنا حرج اور دشواری کا موجب ہے اور یہ وجہ بھی ہے کہ حضرت حوا مبتلائے حیض ہوئیں تو حضرت آدم علیہ السلام نے جناب رب العزت سے ادائی نماز کے متعلق عرض کیا تو اسکی معافی کا حکم صادر ہوا جب روزوں کے زمانے میں حیض واقع ہوا تو نماز کی معافی پر قیاس کر کے حضرت آدم علیہ السلام نے بلا استفسار روزوں کی معافی کا حکم دیدیا لہذا روزوں کی قضا واجب ہوگئی. (طحطاوی وغیرہ)

Go to Contents فہرست کے صفحہ پر جائیں

احکام غسل

قولہ تعالی وَإِن كُنتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا (سورہ مائدہ آیت ٦)

ترجمہ : فرمایا اللہ تعالی نے اور اگر ہو تم حالت ناپاکی میں اپنے کو پاک کرو تم

حدیث شریف : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "الطُّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ" یعنی فرمایا نبی کریم ﷺ نے غسل[ل] کرنا نصف ایمان ہے ۔

ابو ہریرہؓ نے کہا کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کا حق ہے ہر مسلمان پر کہ ہر ہفتہ میں ایک مرتبہ نہائے اور اپنا سر اور بدن دھوئے۔ (صحیح مسلم)

[ل] غسل بفتح غین لغت میں میل دور کرنے کو کہتے ہیں اور بضم غین تمام بدن کے دھونے کو کہتے ہیں۔ (غایۃ الاوطار)

غسل کی چار قسمیں ہیں : فرض، واجب، سنت، مستحب،

: اسباب مندرجہ ذیل میں غسل کرنا فرض ہے :

(۱) منی جھندگی اور لذت سے خارج ہو۔

(۲) احتلام واقع ہو یعنی خواب کے بعد منی کا دھبہ یا تری پائی جائے۔ اور اگر خواب میں جماع کریں اور لذت بھی حاصل ہو اور یاد بھی رہے لیکن بعد بیداری بدن یا کپڑے یا بستر پر منی کی کوئی نشانی نہیں پائی جائے تو اس پر غسل فرض نہیں ہے اور عورت کے لئے بھی یہی حکم ہے۔ (عالمگیری، غایۃ الاوطار)

(۳) سر ذکر غائب ہو فرج یا دبر میں تو فاعل اور مفعول دونوں پر غسل فرض ہے اگر چہ کہ انزال نہ ہو۔

(۴) عورتوں کو خون حیض و نفاس جاری ہو کر بند ہو۔ (نور الہدایہ)

(۵) کسی شخص کو پیشاب کرتے وقت منی نکلے اور اس وقت تندی بھی تھی تو اس پر غسل فرض ہے ورنہ نہیں۔ (عالمگیری)

: اسباب مندرجہ ذیل میں غسل واجب ہے :

(۱) جبکہ آدمی کے تمام جسم پر نجاست لگی ہو یا تھوڑے جسم پر لگی ہو اور نجاست کا مقام معلوم نہ ہو۔

(۲) جبکہ کافر مسلمان ہو حالت جنابت یا حیض و نفاس میں اگر چیکہ حیض و نفاس موقوف ہونے کے بعد اسلام قبول کرے۔

(۳) میت کو غسل دینا بھی واجب ہے۔ (غایۃ الاوطار)

(۴) کسی شخص کو احتلام ہو اور جاگنے کے بعد کوئی علامت نہیں پائی گئی اور وضو کر کے نماز پڑھ لی اس کے بعد منی نکلے تو اس شخص پر غسل واجب ہے لیکن نماز

Go to Contents فہرست کے صفحہ پر جائیں

کا اعادہ نہیں ۔ (عالمگیری)

(۵) کسی عورت نے بعد مجامعت غسل کی اور نماز پڑھی اس کے بعد اس کی پیشاب گاہ سے شوہر کی منی برآمد ہو تو اس عورت پر غسل کا اعادہ ہے نہ نماز کا۔(درمختار)

اسباب مندرجہ ذیل کیلئے غسل سنت ہے :

☆نماز جمعہ کے لئے، ☆نماز عیدین کے لئے، ☆احرام کے لئے، ☆وقوف عرفات کے لئے۔ (غایۃ الاوطار)

ف : اگر جمعہ کے دن عید واقع ہو اور کسی شخص کو جنابت بھی ہو تو ایک بار نہانا سنت اور غسل فرض کو کفایت کرتا ہے اور اسی طرح انقطاع حیض کے بعد جماع یا احتلام واقع ہو تو ایک غسل کفایت کرتا ہے۔ (غایۃ الاوطار)

اسباب مندرجہ ذیل میں غسل کرنا مستحب ہے :

☆مجنون کو بعد افاقہ، ☆صاحب غشی یا مست کو بعد ہوش، ☆پچھنے لگانے کے بعد، ☆شب برات یعنی شعبان کی پندرھویں رات میں، ☆شب عرفہ یعنی ذی الحجہ کی نویں رات میں، ☆شب قدر میں، ☆مکہ معظّمہ میں داخل ہونے ،طواف الزیارت اور ہر بار اس مکان مقدس میں داخل ہونے کے لئے، ☆مدینہ منورہ میں داخل ہونے کے لئے، ☆سورج گہن اور چاند گہن کی نماز کے لئے، ☆طلب بارش کے لئے، ☆آدمیوں کے مجمع میں جانے کے لئے، ☆نیا کپڑا پہننے کے لئے، ☆مُردے کو نہلانے کے لئے، ☆گناہ سے توبہ کرنے کے لئے، ☆سفر سے واپس آنے کے بعد۔ (غایۃ الاوطار)

فرائض غسل : ۱-غرغرہ کرنا۔ ۲- ناک دھونا یہاں تک کہ اس کے اندر خشک پپڑی ہو تو اس میں پانی پہنچانا۔ ۳-تمام جسم دھونا۔ (نورالہدایہ، غایۃ الاوطار)

ف : عورت کو فرج خارج کا دھونا بھی فرض ہے۔ (غایۃ الاوطار)

سنت ہائے غسل : ۱-دونوں ہاتھ دھونا۔ ۲- جسم سے نجاست دور کرنا۔ ۳- وضو کرنا۔ ۴- تین بار جسم پر سے پانی بہانا۔ ۵- نیت کرنا۔ (مالابد)

نیت غسل احتلام : نَوَیْتُ اَنْ اَغْتَسَلَ مِنْ غُسْلِ الْاِحْتِلَامِ فَرَضًا اِمْتِثَالًا لِّاَمْرِ اللّٰهِ تَعَالٰی طَهَارَةً لِّلْبَدَنِ وَ اِسْتِبَاحَةً لِّلصَّلٰوةِ وَ رَفْعاً لِّلْحَدَثِ (ذوق شوق نماز)

ترجمہ : میں نے نیت کی ہے کہ احتلام کا غسل ادا کروں جو کہ فرض ہے اللہ تعالی کے حکم کی فرمانبرداری کے لئے بدن کی طہارت کے واسطے اور نماز سے فائدہ

مند ہونے اور نماز کو اپنے پر مباح کرنے کے واسطے اور حدث کو دور کرنے کے واسطے.

واضح ہو کہ اگر غسل احتلام کے سوا جنابت یعنی جماع یا حیض یا نفاس کے غسل کی ادائی کی ضرورت ہو تو بجائے لفظ احتلام کے حسب ضرورت (الْجَنَابَةِ) یا (الْحَيْضِ) یا (النِّفَاسِ) کہنا اور ہر غسل کے لئے باقی تمام الفاظ مذکورہ وہی ہیں. (ذوق شوق نماز)

اگر غسل کرنے والے کے ہاتھ میں تنگ انگوٹھی ہو تو اس کو نکالنا یا ہلانا واجب ہے. اتنا ہلایا جائے کہ وہاں پانی پہنچ جانے کا گمان حاصل ہو جائے. (غایۃ الاوطار)

غسل کی سنتیں وضو کی سنتوں کے مانند ہیں چنانچہ نیت کرنا اور بسم اللہ کہنا سوائے ترتیب کے اس لئے کہ وضو کی ترتیب اور غسل کی ترتیب یکساں نہیں ہے اور غسل کے مستحبات وضو کے مستحبات کے مانند ہیں سوائے استقبال قبلہ کے اس واسطے کہ غسل برہنہ بھی ہو سکتا ہے اور منجملہ مستحبات کے یہ بھی ہے کہ اعضائے غسل کا ملنا اور نیت زبان سے کرنا اور اونچی جگہ بیٹھ کر نہانا تا کہ پانی کی چھینٹیں بدن پر نہ پڑیں. (غایۃ الاوطار)

غسل کے مکروہات وضو کے مکروہات کے مانند ہیں یعنی منہ پر زور سے پانی مارنا اور ضرورت سے کم یا زیادہ پانی خرچ کرنا. (غایۃ الاوطار)

ف : شرع میں غسل کے لئے ایک صاع پانی معین ہے صاع چار مد کا ہوتا ہے اور مد تخمیناً ڈھائی پاؤ کا اور صاع پختہ سوا دو سیر کا ہوتا ہے. (غایۃ الاوطار)

ف : جاری پانی میں اسراف نہیں ہے اس لئے کہ وہ پانی تلف نہیں ہوتا. (غایۃ الاوطار)

غسل میں سنت ہے دونوں ہاتھوں اور شرمگاہ کے دھونے سے شروع کرنا اگرچہ کہ پیشاب کی جگہ پر کچھ نجاست نہ ہو اور اگر بدن پر کچھ نجاست ہو تو پہلے اس کو دھونے سے شروع کرنا تا کہ باقی بدن پر نجاست نہ پھیلے اور وضو کے بعد اپنے تمام بدن پر تین بار پانی بہانا اس طریقہ پر کہ پہلے تین بار سر پر پھر تین بار داہنے مونڈھے پر پھر تین بار بائیں مونڈھے پر. (غایۃ الاوطار)

ف : صحاح ستہ سے حضرت عائشہ صدیقہؓ کی حدیث اس طرح منقول ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ جب غسل جنابت فرماتے تھے تو پہلے دونوں ہاتھ دھوتے پھر نماز کے مانند وضو فرماتے پھر انگلیاں پانی میں ڈالتے اور ان سے بالوں کی جڑوں میں خلال فرماتے یہاں تک کہ ساری جلد پر پانی پہنچ جانے کا ظن حاصل ہوتا تب اس پر تین بار پانی بہاتے پھر باقی بدن کو دھوتے پھر دونوں پاؤں دھوتے. (غایۃ الاوطار)

ف : حضرت ام المومنین بی بی میمونہؓ سے صحاح ستہ میں مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے غسل جنابت کے واسطے پانی لائی تو آنحضرت ﷺ نے دونوں ہاتھ دو بار یا تین بار دھوئے پھر اپنے دونوں ہاتھ ڈالے برتن میں پھر پانی ڈالا شرمگاہ پر اور بائیں ہاتھ سے اس کو دھویا پھر بایاں ہاتھ زمین پر خوب رگڑا پھر وضو کیا نماز کے وضو جیسا پھر تین بار سر پر پانی ڈالا پھر باقی بدن دھویا پھر اس مقام سے علحدہ ہو کر دونوں پاؤں دھوئے۔ (غایۃ الاوطار)

نہاتے ہوئے یا وضو کرتے ہوئے مستعمل پانی کی چھینٹیں پاک پانی میں گر جائیں تو وہ پانی پاک ہے تا وقتیکہ مستعمل پانی غالب نہ ہو۔ (غایۃ الاوطار)

ف : جنب یعنی ناپاکی کی حالت میں غسل سے پہلے اپنی اہلیہ سے صحبت کرنا مکروہ نہیں ہے اور اس حالت میں منہ ہاتھ دھو کر کھانا پینا بھی مکروہ نہیں ہے۔ (غایۃ الاوطار)

ف : ناپاکی یعنی جنابت اور حیض ونفاس کی حالت میں بقصد قراءت قرآن پڑھنا اور اس کو چھونا اور مسجد میں جانا اور طواف کعبہ کرنا جائز نہیں ہے۔ (مالابد وغیرہ)

Go to Contents فہرست کے صفحہ پر جائیں

وضو

قولہ تعالی يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِذَا قُمۡتُمۡ إِلَى ٱلصَّلَوٰةِ فَٱغۡسِلُواْ وُجُوهَكُمۡ وَأَيۡدِيَكُمۡ إِلَى ٱلۡمَرَافِقِ وَٱمۡسَحُواْ بِرُءُوسِكُمۡ وَأَرۡجُلَكُمۡ إِلَى ٱلۡكَعۡبَيۡنِۚ (سورۃ المائدہ آیت ٦)

ترجمہ : فرمایا اللہ تعالی نے اے لوگو جو ایمان لائے ہو جب کھڑے ہو تم نماز کے واسطے پس دھوا پنے موئہوں اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں تک اور مسح کروا پنے اپنے سروں کو اور اپنے پاؤں کو ٹخنوں تک

حدیث شریف : **قال النبی ﷺ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا وُضُوءَ لَهُ وَلَا وُضُوءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرْ اسْمَ اللهِ عَلَيْهِ**

ترجمہ : فرمایا نبی کریم ﷺ نے ، نماز نہیں ہے جس کو وضو نہیں ہے اور وضو نہیں ہے اس کو جو آغاز میں بسم اللہ نہ کہے .

حدیث شریف : **قال النبی ﷺ مَنْ تَوَضَّأَ عَلَى طُهْرٍ كَتَبَ اللهُ لَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ**

ترجمہ : فرمایا نبی کریم ﷺ نے ، جو کوئی وضو پر وضو کرے یعنی جس وضو سے کوئی نماز ادا کی ہو وہ وضو ہوتے ہوئے پھر وضو کیا تو لکھتا ہے اللہ تعالی اس کے واسطے دس نیکیاں.

ف : (بخاری و مسلم) میں ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ وضو کرنے سے اللہ تعالی صغیرہ گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے اور اس کے تمام بدن کے گناہ نکل جاتے ہیں اور مسنون طریقہ سے وضو کرنے اور اس کے بعد کلمہ شہادت پڑھنے سے اس کے لئے جنت کے آٹھ دروازے کھول دئے جاتے ہیں.

وضو میں جو اعضاء دھوئے جاتے ہیں، قیامت کے دن وہ اعضاء نہایت منور اور روشن ہو جائیں گے.

باوضو رہنے سے آدمی شیطان کے شر سے محفوظ رہتا ہے.

نماز کیلئے باوضو مسجد میں جانے سے ہر قدم پر گناہ معاف ہوتے ہیں.

ف : وضو فرض ہے نماز کیلئے خواہ فرض نماز ہو خواہ نفل اور واجب ہے طواف کعبہ معظّمہ اور مس مصحف کیلئے. (غایۃ الاوطار)

ف : کوئی شخص نماز جنازہ کی نیت سے وضو کرے اور فرض نماز کا وقت آجائے تو تازہ وضو کرے. اس لئے کہ نماز کے لئے وضو کرنا فرض ہے. (حرز المصلین)

Go to Contents فہرست کے صفحہ پر جائیں

صورت ہائے ذیل میں وضو کرنا مستحب ہے

بعد کذب اور غیبت اور قہقہہ اور ہر گناہ صغیرہ و کبیرہ اور مس ذکر، مس عورت اور بعد بیداری اور وضو پر وضو اور بعد شعر خوانی جو حکمت وحمد و باری اور مدح نبوی ﷺ سے خالی ہو اور اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد (بعضوں کے نزدیک اس صورت میں وضو واجب ہے) اور میت کے غسل اور اس کے اٹھانے کے لئے اور ہر نماز کے وقت اور جماع کے وقت اور جنابت کے غسل سے پہلے اور کھانے اور پینے اور سونے کے وقت اور غصہ کے بعد اور حدیث شریف کی روایت اور علم کے درس کے لئے اور اذاں اور اقامت کے لئے اور خطبہ پڑھنے کے لئے اگرچہ نکاح کا ہو اور زیارت کے واسطے اور کتب شرعیہ چھونے کے لئے اور وقوف عرفات اور سعی وغیرہ کے واسطے. (غایۃ الاوطار)

وضو میں چار فرض ہیں : (۱) پہلا مونہہ دھونا پیشانی سے تھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لولکی سے دوسرے کان کی لولکی تک. ۱

(۲) دوسرا دونوں ہاتھ مع کہنیوں کے دھونا.

(۳) تیسرا مسح کرنا چوتھائی سر کا. (نور الہدایہ وغایۃ الاوطار)

(۴) چوتھا دونوں پیر معہ ٹخنوں کے دھونا.

ف : روایت کیا مسلم اور طبرانی اور ابوداؤد اور بغوی نے حضرت مغیرہ ابن شعبہؓ سے تحقیق وضو کیا حضرت رسول خدا ﷺ نے تو مسح کیا اپنی پیشانی کے اوپر اور موزوں کے اوپر اور پیشانی آگے سے چوتھائی سر کے برابر ہوتی ہے اور رویت کیا ابوداؤد اور حاکم نے انسؓ سے کہ دیکھا میں نے حضرت رسول خدا ﷺ کو کہ وضو کرتے تھے اور ان کے سر پر عمامہ تھا. پس لائے ہاتھ اپنا نیچے عمامہ کے اور مسح کیا مقدم سر کا مقدم سر کے آگے سے چوتھائی حصہ سر کو کہتے ہیں. (نور الہدایہ)

اور روایت کیا ایسا ہی بیہقی نے عطا سے اور شافعی نے اور آگے سے، چوتھائی سر کا مسح کرنا حضرت عثمانؓ سے بھی مروی ہے اور روایت کیا اس کو سعید بن منصور نے ابن عمرؓ سے صحیح ہوا ہے کہ اکتفا کیا انھوں نے ساتھ مسح بعض سر کے روایت کیا اس کو ابن المنذر نے اور کسی صحابی سے انکار اس کا صحت کو نہیں پہنچا. مذکورہ روایات فتح الباری شرح وقایہ، نور الہدایہ سے منقول ہیں.

---

۱ داڑھی کے بالوں کی جڑوں کا دھونا. اس صورت میں فرض نہیں ہے جبکہ بال نہایت گھنے ہوں اور جلد نظر نہ آتی ہو اگر جلد نظر آتی ہو تو جڑوں کا دھونا بھی فرض ہے. (غایۃ الاوطار)

اورامام شافعیؒ کے نزدیک ایک یا دوبال کا بھی مسح کرلے گا تو درست ہوجائے گا مگر امام مالکؒ کے نزدیک تمام سر کا مسح فرض ہے۔ (نورالہدایہ)

اورامام اعظمؒ کے نزدیک چوتھائی داڑھی کا مسح فرض ہےاورامام ابی یوسفؒ کے نزدیک تمام داڑھی کا مسح فرض ہے۔ (نورالہدایہ)

واضح ہوکہ مسح فرض میں یہ شرط ہے کہ برتن سے نیا پانی لے کرتر ہاتھ کواس عضو پر جس کا مسح کرنا ہے پہونچانا، اورکسی عضو کے مسح کرنے کے بعد جوتری باقی رہےاس سے یا اعضاء مغسولہ یا ممسوحہ سے ہاتھ کوتر کرکے مسح کرنا جائز نہیں ہے۔ (نورالہدایہ)

ف : واضح ہوکہ اسی طرح وضوکرتے وقت سر پر دستار رکھکر چوتھائی سر کا مسح کرنے کی تقلید حضرت مہدی موعود علیہ السلام کے حضور سے گروہ مبارک میں چلی آئی ہےاور برہنہ سر وضوکرنے میں جونقص ہےاس کی تحقیق پیر کامل سے ہوسکتی ہے۔

سنت ہائے وضو

ا- استنجا کرنا ۲- نیت کرنا ۳- بسم اللہ کہنا ۴- دونوں ہاتھ کلائی تک دھونا ۵- مسواک کرنا [1] ۶- کلی کرنا ۷- ناک دھونا ۸- ہرعضو کو تین بار دھونا ۹- ہاتھ اور پیر کے انگلیوں میں خلال کرنا ۱۰- داڑھی میں خلال کرنا ۱۱- تمام سر کا مسح کرنا ۱۲- گردن کا مسح کرنا ۱۳- کان کا مسح کرنا ۱۴- ہرعضو کو پیاپے دھونا ۱۵- ترتیب سے کرنا۔ (نورالہدایہ)

مستحبات اورآداب وضو

ا- مٹی کے برتن سے وضوکرنا اوراس کو بائیں جانب رکھنا۔ ۲- ہرعضو دھوتے وقت ادعیہ متعلقہ پڑھنا یا بسم اللہ کہنا۔ ۳- روبہ قبلہ بیٹھنا۔ ۴- ہرعضو دھوتے وقت اس پر ہاتھ پھیرنا۔ ۵- ناک میں انگلی پھیرکر دھونا ۶- قبل از وقت وضوکرنا اگرکوئی عذر نہ ہواور وقت آنے کے بعد فرض ہے۔ ۷- انگشتری ہوتو اس کو پھیرنا، اگروہ تنگ ہواوراس کے نیچے پانی نہ پہونچنا معلوم ہوتواس کی تحریک فرض ہے۔ ۸- بات نہ کرنا۔ ۹- اونچی جگہ بیٹھنا۔ ۱۰- نیت دل اورزبان سے کرنا ۱۱- ہرنماز کے لئے تازہ وضوکرنا۔ ۱۲- بعدفراغت وضوکا بچا ہوا پانی روبہ قبلہ کھڑے ہوکر پینا۔ ۱۳- بعدختم وضو یہ پڑھنا **اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ**

---

[1] مسواک کے فضائل میں بہت سے احادیث مروی ہیں چنانچہ غایۃ الاوطار میں لکھا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشادفرمایا ہے کہ اس نماز کی فضیلت جس کے واسطے مسواک کی گئی اس نماز پر جس کے واسطے مسواک نہیں کی گئی ستر درجہ ثواب میں زاید ہے۔

Go to Contents فہرست کے صفحہ پر جائیں

وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ (غایۃ الاوطار)

مکروہات وضو

۱-وضو کرتے ہوئے بات کرنا. ۲-منہ پر زور سے پانی مارنا. ۳-پانی زیادہ خرچ کرنا. [۱] ۴-تین تین بار پانی لیکر مسح کرنا. ۵-عضو کو تین بار سے زیادہ دھونا. ۶-منہ۹ اور آنکھیں سختی سے بند کرنا. ۷-ناک سیدھے ہاتھ سے دھونا. ۸-کسی عضو کو تین بار سے کم دھونا. ۹-مسجد کے اندر وضو کرنا، لیکن برتن کے اندر کرنا جائز ہے اور نیز اس مقام میں جو مسجد کے لب فرش وضو کے لئے بنایا جاتا ہے. ۱۰-ناپاک جگہ کرنا. ۱۱-پانی میں تھوکنا اور سونگنا اگرچہ آب جاری ہو پیر دھوتے وقت ان کو قبلہ رخ سے نہ پھیرنا. کسی برتن کو اپنے لئے خاص کر لینا. (غایۃ الاوطار)

عورت کے استعمال سے بچے ہوئے پانی سے وضو یا غسل کرنا مکروہ ہے. اس وجہ سے کہ شاید اس سے مرد کو کچھ تلذذ حاصل ہو یا اس وجہ سے کہ اکثر عورتوں کو نجاست سے محافظت کمتر ہوتی ہے اور یہ کراہت تنزیہی پر دلالت کرتا ہے. (کذا فی الطحطاوی-غایۃ الاوطار)

وضو کی نیت

نَوَيْتُ أَنْ أَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ تَقَرُّبًا إِلَى اللهِ تَعَالَى (فتاوی عالمگیری-غایۃ الاوطار)

ترجمہ : میں نے وضو کا ارادہ کیا نماز کے لئے اللہ سے نزدیکی حاصل کرنے کی غرض سے.

ف : بلا نیت کے وضو سے نماز تو ادا ہوگی لیکن وضو کا ثواب بدون نیت کے حاصل نہ ہوگا اور وضو کرنے والا نیت نہ کرنے سے گنہ گار ہوگا. (غایۃ الاوطار)

- دونوں ہاتھ کلائی تک دھوتے وقت اللَّهُمَّ احْفَظْنِي يَدَيَّ عَنْ ارْتِكَابُ الْمَعْصِيَ وَالْمَلَاهِيَ

ترجمہ : یا اللہ بچا میرے دونوں ہاتھوں کو گناہوں میں مرتکب ہونے سے اور برے کاموں سے.

- کلی کرتے وقت اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَى تلاوة الْقُرْآنَ وَذِكْرِكَ وَشُكْرِك وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ

ترجمہ : یا اللہ میری مدد کر قرآن کی تلاوت اور اپنے ذکر اور شکر اور خوبی عبادت پر.

---

[۱] مساجد اور مدارس میں وضو کے لئے رکھے ہوئے پانی کو زیادہ خرچ کرنا حرام ہے. (غایۃ الاوطار)

- ناک دھوتے وقت اللَّهُمَّ أَرِحْنِي رَائِحَةَ الْجَنَّةِ

ترجمہ : یا اللہ سونگھا مجھ کو بو جنت کی۔

- چہرہ دھوتے وقت اللَّهُمَّ بَيِّضْ وَجْهِيْ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهُ أَوْلِيَائِكَ

ترجمہ : یا اللہ روشن کر منہ میرا جس دن تیرے دوستوں کے منہ روشن ہونگے۔

- سیدھا ہاتھ دھوتے وقت اللَّهُمَّ أَعْطِنِي كِتَابِي بِيَمِيْنِيْ وَحَاسِبْنِي حِسَابًا يَسِيْرًا

ترجمہ : یا اللہ میرے سیدھے ہاتھ میں میرا اعمالنامہ عطا فرما اور مجھ سے لے تھوڑا آسانی سے۔

- بایاں ہاتھ دھوتے وقت اللَّهُمَّ لاتُعْطِنِي كِتَابِي بِشِمَالِي وَلا مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي

ترجمہ : یا اللہ میرے بائیں ہاتھ میں میرا اعمالنامہ مت عطا فرما اور نہ پشت کی طرف سے۔

- سر کا مسح کرتے وقت اللَّهُمَّ أَظِلَّنِي تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِكَ يَوْمَ لاَ ظِلَّ إِلاَّ ظِلِّ عَرْشِكَ

ترجمہ : یا اللہ سایہ کر مجھ کو اپنے عرش کے سایہ کے تلے جس روز کہ کوئی سایہ نہ ہوگا سوائے تیرے عرش کے سایہ کے۔

- کانوں کا مسح کرتے وقت اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ

ترجمہ : یا اللہ کر دے مجھ کو ان میں سے جو سنتے ہیں بات اور اس میں سے بہتر کی پیروی کرتے ہیں۔

- گردن کا مسح کرتے وقت اللّٰهُمَّ أَعْتِقْ رَقَبَتِي مِنَ النَّارُ

ترجمہ : یا اللہ آزاد کر میری گردن دوزخ سے۔

- پاؤں دھوتے وقت اللَّهُمَّ ثَبِّتْ قَدَمَيَّ عَلَى الصِّراطِ يَوْمَ تَزِلُّ الْاَقْدامُ

ترجمہ : یا اللہ ثابت رکھ میرا قدم پل صراط پر جس روز پاؤں لغزش کریں گے۔

ف : وضو کے بعد سورہ قدر پڑھنے میں ثواب عظیم ہے۔ (غایۃ الاوطار)

مسلم میں حضرت عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت نبی کریم ﷺ جو وضو کامل کرے پھر کلمہ شہادت پڑھے خدائے تعالیٰ اس کے لئے بہشت کے آٹھوں دروازے کھول دیتا ہے جس دروازے سے چاہے بہشت میں داخل ہو.

ترمذی کی روایت میں اتنا اور زیادہ ہے. اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ واجْعَلْني مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ

ترجمہ : الٰہی مجھ کو توبہ کرنے والوں میں سے بنا اور مجھ کو پاکی حاصل کرنے والوں میں سے گردان.

اسباب شکنندہء وضو

۱- پیپ ۲- خون جسم سے نکلنا اور ۳- مذی ۴- ودی ۵- منی ۶- قطرہ بول ۷- سنگریزا ۸- کیڑا آگے کی شرمگاہ سے نکلنا ۹- براز ۱۰- کیڑا ۱۱- ہوا ۱۲- کچھ تری پیچھے کی شرمگاہ سے نکلنا ۱۳- حقنہ کرنا ۱۴- منہ بھر کے قے کرنا ۱۵- بے ہوش ہونا ۱۶- مست ہونا ۱۷- دیوانہ ہونا ۱۹- ٹیکے سے سونا ۲۰- جس نماز میں رکوع وسجود ہو، قہقہہ سے ہنسنا یا مونڈھے اچھلنا. [۱] ۲۱- عورت اور مرد یا دو عورتیں یا دو مرد کا بدن برہنگی میں با یکدیگر ملنا اگرچہ مذی خارج نہ ہو. (غایۃ الاوطار)

جونک کے خون چوسنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے لیکن مچھر، کھٹمل وغیرہ کے خون چوسنے سے وضو نہیں ٹوٹتا. (عالمگیری)

آنکھ، ناک، کان وغیرہ سے درد کے ساتھ پانی برآمد ہو تو ناقص وضو ہے. (غایۃ الاوطار)

آنسو اور پسینے کے نکلنے سے وضو نہیں ٹوٹتا. (درمختار)

تھوک میں اگر خون غالب ہو یعنی تھوکنے میں سرخی نمودار ہو تو وضو ٹوٹ جائے گا، اگر زردی رہے تو نہیں ٹوٹے گا. (درمختار)

---

[۱] معجم طبرانی میں ابو العالیہ ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھاتے تھے کہ ایک کم نظر آدمی آیا اور اس گڑھے میں گر پڑا جو مسجد میں تھا پس بہت لوگ جو نماز میں تھے ہنس پڑے تو رسول اللہ ﷺ نے ہنسنے والوں کو فرمایا کہ وضو اور نماز کا اعادہ کریں، قہقہہ وہ ہنسی ہے جس کو پاس کے لوگ سنیں اور جس کو خود سنیا اور پاس کے لوگ نہ سنیں وہ ضحک ہے اس سے نماز ٹوٹتی ہے وضو نہیں ٹوٹتا اور تبسم وہ ہنسی ہے جس میں مطلق آواز نہ ہو بلکہ فقط دانت کھل جائیں اس کا حکم یہ ہے کہ وضو اس سے جاتا ہے نہ نماز. نماز جنازہ اور سجدہ تلاوت میں قہقہہ سے وضو نہیں ٹوٹے گا لیکن نماز اور سجدہ باطل ہوگا. (غایۃ الاوطار)

Go to Contents فہرست کے صفحہ پر جائیں

مس ذکر یعنی ذکر کو چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا ہاتھ دھو لینا مستحب ہے لیکن مس ذکر اور مس عورت کے بعد وضو کر لینا مستحب ہے تا کہ باتفاق مجتہدین طہارت حاصل ہو، خصوصاً امام کے لئے. (غایۃ الاوطار)

ف : عورت یا بے ریش لڑکے کو چھونے سے بھی وضو نہیں ٹوٹتا اور بواسیر والے کی مقعد جو باہر نکلی ہو اگر اس کو اپنے ہاتھ سے اندر کر دیا جائے تو وضو ٹوٹ جائے گا اور اگر خود بخود اندر ہو جائے تو وضو نہیں ٹوٹے گا. اگر کچھ نجاست ظاہر ہو جائے تو ناقص وضو ہے اور اسی طرح اگر کیڑا تھوڑا سا نکلا اور پھر گھس گیا تو ناقص وضو نہیں ہے. اگر وضو کرتے ہوئے کسی عضو کے غسل یا مسح کرنے یا نہ کرنے کے نسبت شک پیدا ہوا اور شک کا ہونا اس کی عادت میں داخل نہ ہو تو اس کا اعادہ کر لے اگر شک کی عادت ہو تو اعادہ نہ کرے اور اگر بعد وضو شک پیدا ہو تو خواہ اس کو شک کی عادت ہو یا نہ ہو دونوں صورتوں میں اعادہ نہ کرے اور شک کی جانب التفات نہ کرے اور اپنے کو باوضو سمجھے. (غایۃ الاوطار)

Go to Contents فہرست کے صفحہ پر جائیں

تیمّم

قولہ تعالی وَإِن كُنتُم مَّرْضَىٰٓ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَآءَ أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ ٱلْغَآئِطِ أَوْ لَـٰمَسْتُمُ ٱلنِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوا۟ مَآءً فَتَيَمَّمُوا۟ صَعِيدًا طَيِّبًا فَٱمْسَحُوا۟ بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُم مِّنْهُ ۚ مَا يُرِيدُ ٱللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُم مِّنْ حَرَجٍ وَلَـٰكِن يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُۥ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝٦ (سورہ المائدہ آیت ۶)

ترجمہ : اور اگر تم بیمار ہو یا حالت سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی شخص استنجاء سے آیا ہو یا تم نے بیبیوں سے قربت کی ہو پھر تم کو پانی نہ ملے تو تم پاک زمین سے تیمّم کرلیا کرو یعنی اپنے چہروں اور ہاتھوں پر ہاتھ پھیر لیا کرو (اس زمین پر سے)، اللہ تعالی کو یہ منظور نہیں کہ تم پر کوئی تنگی ڈالیں لیکن اللہ تعالی کو یہ منظور ہے کہ تم کو پاک وصاف رکھے اور یہ کہ تم پر اپنا انعام تام فرمادے تا کہ تم شکر ادا کرو.

ف : غور کرنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ خدائے تعالی نے اپنے فضل وکرم سے طہارت وادائی نماز کے لئے بے حد آسانی اور سہولتیں فرمائی ہیں ناپاکی کی حالت میں بھی غسل کے لئے پانی نہ پائیں یا بوجہ بیماری وسفر وغیرہ وضو اور غسل کرنے میں حرج یا ضرر یا دشواری ہو تو غسل اور وضو دونوں کے معاوضہ میں تیمّم کے جیسی نہایت آسان چیز سے نماز پڑھنے کی اجازت فرمائی ہے اور اس تیمّم سے تلاوت، مس مصحف، طواف کعبہ، دخول مسجد سب جائز ہے. اور اس کے ساتھ اپنی نعمتوں کا شکر کرنے کے لئے بھی حکم ہوا ہے اس لئے ہر نعمت کے لئے شکر واجب ہے.

تیمّم کرنا جائز ہونے کے اسباب

(ا) پانی ایک میل کے اندر نہ ہو. [۱]

---

[۱] ایک میل کا فاصلہ تین ہزار پانسو گز سے چار ہزار گز تک ہوتا ہے. اس میں اختلاف ہے، یعنی ایک روایت میں مسافر کے جانب توجہ یعنی جس طرف مسافر جاتا ہے اس طرف ایک میل کے فاصلہ پر پانی ہو تو تیمّم جائز ہو جائے گا اور دوسری روایت میں جائز نہ ہوگا بلک مسافر کے جانب غیر توجہ یعنی جس طرف مسافر نہیں جاتا ہے اس طرف ایک میل کے فاصلہ پر پانی ہو تو جائز ہے جانے آنے میں دو میل ہو جاتے ہیں. (نورالہدایہ) اور پانی کی تلاش فرض ہے اگر ایک میل کے اندر پانی ہونے کا قوی گمان ہو یا کوئی متقی آدمی خبر دے لیکن تلاش میں نمازی کی ذات کو ضرر پہنچے یا سفر میں ساتھیوں میں سے کسی ایک کو بھی انتظار کرنے سے ضرر پہنچے تو عدم طلب جائز ہے. (غایۃ الاوطار)

(۲) کوئی مرض ایسا ہو کہ وضو کرنے سے ضرر اعضاء یا خوف جان یا خوف تشنگی ہو۔

(۳) پانی کے پاس درندہ یا موزی جانور یا دشمن ہو جس سے ہلاکت کا خوف ہو۔

(۴) پانی بغیر سیڑھیوں کے باولی میں ہو اور اپنے پاس ڈول رسی یا اور کوئی پانی کو حاصل کرنے کا سامان نہ ہو اور نہ کہیں سے مل سکتا ہو۔

(۵) پانی قیمت سے ملتا ہو اور اس قدر دام اپنے پاس نہ ہوں یا استطاعت نہ ہو۔

ف : عذر اور ناپاکی کی حالت میں ایک تیمّم غسل اور وضو دونوں کے معاوضہ میں کافی ہے اگر جنازے کی نماز فوت ہونے کا خوف ہو تو باوجود صحت اور پانی موجود ہونے کے تیمّم جائز ہے مگر ولی کو جائز نہیں ہے، اس واسطے کہ لوگ خود اس کا انتظار کریں گے۔ (نورالہدایہ)

تیمّم اس چیز پر کرنا جائز ہے جو جنس زمین سے اور پاک ہو جیسے خاک، پتھر، ریگ، کنکر، گچ دیوار، سرمہ ہڑتال وغیرہ اگرچہ کہ وہ بغیر غبار کے ہوں اور چاندی اور سونا اور گیہوں اور جو پر تیمّم جائز نہیں ہے لیکن اگر وہ گردآلود ہوں تو جائز ہے لیکن راکھ اور چونے پر جائز نہیں ہے۔ (نورالہدایہ، غایۃ الاوطار)

نجاست ڈالنے کی جگہ تیمّم جائز نہیں ہے اگرچہ کہ وہ خشک ہوگئی ہو، اس لے کہ قرآن شریف میں مٹی کے طیب ہونے کی قید ہے۔ (نورالہدایہ)

اگر کسی نے جنازے کی نماز یا سجدہ تلاوت کے واسطے تیمّم کیا ہو تو اس تیمّم سے فرض نماز پڑھنا درست ہے۔ (نورالہدایہ - غایۃ الاوطار)

اگر قرآن شریف چھونے یا مسجد میں داخل ہونے تیمّم کیا ہو تو اس تیمّم سے نماز پڑھنا درست نہیں ہے۔ (غایۃ الاوطار)

ف : تیمّم درست ہے نماز کے وقت اور وقت سے پیشتر بھی لیکن امام شافعیؒ کے نزدیک نماز کے وقت سے قبل درست نہیں ہے۔ (نورالہدایہ)

اگر تیمّم سے نماز پڑھنے کے بعد پانی مل جائے اور نماز کا وقت باقی رہے تو وضو کرکے پھر نماز پڑھے۔ (نورالہدایہ)

اگر ایک شخص نے اپنے ساتھی سے پانی مانگا اور اس نے نہ دیا تو تیمّم سے نماز پڑھنا درست ہے، اگر بعد نماز دیا تو نماز کو پھر نہ پڑھے۔لیکن تیمّم اس کا ٹوٹ جائے گا اگر اپنے رفیق سے پانی نہیں مانگا اور تیمّم سے نماز پڑھی تو امام اعظمؒ کے نزدیک نماز جائز ہوئی، اور امام محمدؒ اور امام یوسفؒ کے نزدیک درست نہیں ہوئی۔ (نورالہدایہ)

اگر پانی ملنے کی امید ہو تو نماز کے لئے آخر وقت تک انتظار کرنا مستحب ہے اور اگر امید نہ ہو تو تاخیر نہ کرے ۔(عالمگیری)

ایک تیمّم سے دو یا کئی نمازیں پڑھنا درست ہے لیکن امام شافعیؒ کے نزدیک ایک تیمّم سے دو نمازیں پڑھنا جائز نہیں ہے۔ (نورالہدایہ)

فرائض تیمّم

(۱) نیت (۲) خاک پاک (۳) دو ضرب [لے]، پہلے ضرب میں دونوں ہاتھوں سے تمام منہ کو ملنا اور دوسرے ضرب میں مع کہنیوں کے دونوں ہاتھوں کو ملنا۔ (مالابد، نورالہدایہ)

سنت ہائے تیمّم

(۱) دونوں ہاتھوں کو ہتیلی کی جانب سے پاک مٹی پر مارنا (۲) بوقت ضرب انگلیوں کو کشادہ رکھنا (۳) بوقت ضرب ہاتھوں کو کسی قدر آگے اور پیچھے کھینچنا (۴) بعد ضرب پشت کف سے جھٹکنا (۵) بسم اللہ کہنا (۶) وضو میں جس قدر منہ دھونا فرض ہے اس تمام حصہ کا مسح کرنا (۷) دونوں ہاتھوں کا مع کہنیوں کے مسح کرنا (۸) مسح ترتیب سے کرنا یعنی منہ پر پھر دونوں ہاتھوں پر (۹) پے در پے کرنا۔ (غایۃ الاوطار)

تیمّم کی نیت

نَوَیْتُ اَنْ اَتَیَمَّمَ لِلّٰهِ تَعَالٰی رَفْعًالِلْحَدَثِ وَ اسْتِبَاحَةُ لِلصَّلٰوةِ (ذوق شوق نماز)

ترجمہ: میں نیت کرتا ہوں کہ تیمّم کروں اللہ تعالی کے واسطے ناپاکی کو دور کرنے کیلئے اور نماز کو مباح کر لینے کے واسطے۔

طریقہ تیمّم

تیمّم کی نیت کرتے ہوئے پاک مٹی پر ہاتھوں کی انگلیوں کو کشادہ رکھکر ضرب اول مار کر جتنا چہرہ وضو میں دھونا فرض ہے دونوں ہاتھوں سے اس کا مسح کرے، اسی طرح دوسرا ضرب کر کے بائیں ہاتھ کی خنصر او بنصر اور وسطی سے آدھی ہتیلی پر سیدھے ہاتھ کی مذکورہ انگلیوں کی پیٹھ سے کہنی تک مسح کرے پھر بائیں ہاتھ کی سبابہ اور ابہام سے سیدھے ہاتھ کے بطن پر سے بند دست تک مسح کرے پھر سیدھے ہاتھ کے پنجے کو اوندھا کر کے بائیں ہاتھ کی سبابہ اور ابہام اور باقی کف دست سے سیدھے ہاتھ کے پشت سبابہ اور ابہام پر مسح کرے اس کے بعد سیدھے ہاتھ سے بائیں ہاتھ کا اسی ترتیب سے نیت اور کلمہ شہادت پڑھتے

لے اگر دوسرے کو تیمّم کرائے تو تین بار ہاتھ زمین پر مارے ایک چہرے کے واسطے دوسرا داہنے ہاتھ کے واسطے تیسرا بائیں ہاتھ کے واسطے لیکن نیت تیمّم کرنے والے پر فرض ہے نہ کرانے والے پر۔ (غایۃ الاوطار)

Go to Contents فہرست کے صفحہ پر جائیں

ہوئے مسح کرے. (ذوق شوق نماز)

ف : اسباب شکنندہ وضو سے تیمّم بھی ٹوٹ جاتا ہے اور ان کے علاوہ پانی میسر ہو جائے یا بیماری سے صحت حاصل ہو جائے یا منجملہ ان اسباب کے جن سے تیمّم کرنا جائز ہوا تھا کوئی سبب اُٹھ جائے تو تیمّم ٹوٹ جائے گا. (غایۃ الاوطار)

پٹی پر مسح : اگر نمازی کے اعضاء زخمی یا پھٹے ہوں اور ان کے دھونے سے ضرر ہوتا ہو تو اس عضو کا مسح کرلے اور اگر مسح سے بھی عاجز ہو تو اتنا عضو چھوڑ دینا اور اس کے اطراف دھو لینا چاہیئے. (نورالہدایہ)

پٹی پر مسح کرنا درست ہے اگرچہ کہ حدث کے وقت پٹی باندھی ہو اور پٹی کا کھولنا مسح کو باطل نہیں کرتا مگر جب کہ زخم اچھا ہو گیا ہو. (غایۃ الاوطار)

اگر پٹی گر پڑے اور زخم اچھا ہو گیا ہو تو اس جگہ کا دھونا واجب ہے، اگر بغیر اچھا ہونے زخم کے پٹی گر جائے تو مسح باطل نہیں ہوگا. (نورالہدایہ)

اگر عضو کے مسح پر قادر ہو تو پٹی پر مسح کرنا صحیح نہیں ہے-اگر سرد پانی سے دھونا ضرر کرتا ہو تو گرم پانی سے دھونا چاہیئے .اگر گرم پانی سے دھونا بھی ضرر کرتا ہو تو اس عضو کا مسح کرے اور اگر عضو کا مسح بھی ضرر کرتا ہو تو اس کی پٹی پر مسح کرے اگر پٹی پر بھی مسح کرنا ضرر کرتا ہو تو مسح بالکل ساقط ہو گیا یعنی نہ دھونا لازم رہا نہ مسح کرنا. (غایۃ الاوطار)

مسح کے حکم میں جبیرہ [1] اور پھاہا اور پٹی اور وہ تندرست مقام جو ضرورت کے سبب سے پٹی کے نیچے آ گیا ہو سب داخل اور برابر ہے. (غایۃ الاوطار)

ف : پوری پٹی پر مسح کرنا اور مکرر مسح کرنا شرط نہیں ہے. صحیح تر قول میں پٹی کا ایک بار آدھی سے زیادہ مسح کرنا کفایت کرتا ہے، اسی قول پر فتوی ہے. (غایۃ الاوطار)

---

[1] جبیرہ ان لکڑیوں کو کہتے ہیں جن سے ٹوٹی ہڈیاں باندھی جاتی ہیں.

اوقات نماز

Go to Contents فہرست کے صفحہ پر جائیں

(۱) نماز فجر کا وقت طلوع صبح صادق سے کنارہ آفتاب طلوع ہونے سے پہلے تک ہے۔ (درمختار، نورالہدایہ، غایۃ الاوطار)

(۲) نماز ظہر کا وقت زوال آفتاب کے بعد سے ہر چیز کا سایہ سوائے سایہ اصلی کے دو چند ہونے تک ہے لیکن سایہ ایک مثل ہونے کے بعد ظہر مکروہ ہے۔ (غایۃ الاوطار)

(۳) نماز عصر کا وقت ہر چیز کا سایہ سوائے سایہ اصلی کے دو چند ہونے کے بعد سے غروب آفتاب تک۔ (درمختار)

ف: آفتاب زرد ہونے کے بعد عصر کی نماز کراہت تحریمی کے ساتھ جائز ہے۔ (درمختار)

(۴) نماز مغرب کا وقت غروب آفتاب سے غروب شفق سفید تک اور کثرت سے تارے نمودار ہونے کے بعد نماز مغرب کی ادائی مکروہ ہے اور نماز مغرب کی ادائی میں جلدی مستحب ہے۔ (نورالہدایہ)

(۵) نماز عشاء کا وقت غروب شفق سفید کے بعد سے طلوع صادق تک ہے لیکن نصف رات گزرنے کے بعد نماز عشاء پڑھنی مکروہ ہے۔ (نورالہدایہ)
وتر کا وقت نماز عشاء کی ادائی کے بعد سے صبح صادق نمود ہونے کے پہلے تک ہے۔ (نورالہدایہ)

ف: ابر کے دنوں میں عصر اور عشاء میں جلدی اور دوسری نمازوں میں تاخیر مستحب ہے۔ (نورالہدایہ) اور عشا کی نماز کے لئے تہائی رات تک تاخیر مستحب ہے۔ (نورالہدایہ)
ظہر کی نماز گرمی کے موسم میں تاخیر سے اور جاڑے میں جلدی پڑھنا مستحب ہے۔ (نورالہدایہ، شامی)

ف: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ وقت ظہر کا باقی ہے جب تک کہ عصر کا وقت آوے (یعنی آفتاب کا سایہ ایک مثل ہوجائے۔)

Go to Contents فہرست کے صفحہ پر جائیں

احکام اذاں

جس وقت نماز با جماعت پڑھنے کا حکم صادر ہوا اس وقت لوگوں کو نماز کے واسطے بلانے کے لئے کوئی طریقہ اختیار کرنے کی نسبت مشورہ کیا گیا. ایک صاحب نے کہا کہ نمازوں کے وقت مینار پر آگ روشن کی جائے. دوسرے صاحب نے کہا قرنا یا ناقوس پھونکے جائیں.

آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ آگ جلانا آتش پرستوں کا شیوہ ہے اور قرنا یہودی بجاتے ہیں، اور ناقوس عیسائی .اس جلسہ میں کوئی امر طے نہیں پایا.

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ، نے خواب میں اذاں کی کیفیت دیکھی اور آنحضور ﷺ سے عرض کی، آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ سچا خواب ہے.

کلمات اذاں میں صرف بلانا ہی مقصود نہیں ہے بلکہ اس میں معبود کا ذکر، نبوت کی تصدیق، موذن کا عقیدہ، نماز کی دعوت مقصود ہے اور آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اذاں کی بدولت موذن کے بہت سے گناہ معاف ہوں گے. (ابن ماجہ ونسائی)

موذن کو پچیس نمازوں کا ثواب ملیگا. (بخاری، احمد، ابن ماجہ، نسائی)

جو شخص بارہ برس تک پانچوں وقت اذاں کہے وہ جنتی ہے. (ابن ماجہ)

موذن کی ہر روز کی اذاں کے عوض ساٹھ اور اقامت پر تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں. (ابن ماجہ)

اذاں اور اقامت کے درمیان جو دعا مانگی جائے گی قبول ہوگی. (ابوداود، ترمذی)

کسی نے آنحضور ﷺ سے عرض کیا کہ اذاں نہ دینے والے اس نعمت اور ثواب سے محروم رہ جاتے ہیں تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم بھی وہی درجہ حاصل کیا چاہتے ہو تو جب موذن اذاں دے تم بھی وہی کلمے دہراؤ جو وہ کہتا ہے پھر دعا مانگو تو قبول ہوگی. (ابوداؤد)

برائے نماز فرض پنجگانہ اذاں مردوں کے واسطے اونچے مکان میں سنت موکدہ ہے، اس کے ترک کرنے میں مانند ترک واجب کے گنہ گار ہوتا ہے. (غایۃ الاوطار)

ف : اذاں بغیر انگلیاں کانوں کے سوراخ میں رکھنے کے کہنا خوب ہے، اور انگلیاں رکھ کر اذاں کہنا بہت خوب ہے. (غایۃ الاوطار)

ف : کان میں انگلی رکھنے سے آواز بلند ہوتی ہے. چنانچہ آنحضرت ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ، سے فرمایا کہ دونوں کانوں میں انگلیاں رکھ لو اس سے تمہاری آواز بلند ہوگی، دوسرا فائدہ یہ ہے کہ بہرا اور دور کا آدمی جس کو آواز سنائی نہیں دیتی اس فعل کو دیکھکر آگاہ ہو جاتا ہے کہ اذاں ہو رہی ہے. (غایۃ الاوطار)

Go to Contents فہرست کے صفحہ پر جائیں

ف : اقامت کہنے والے کو کان میں انگلیاں رکھنے کی ضرورت نہیں ہے، اس لئے کہ اقامت کی آواز اذاں کی آواز سے پست ہوتی ہے. (غایۃ الاوطار)

اگر کہیں سب لوگوں کی نماز قضا ہوگئی ہو اور جماعت سے قضا نماز پڑھی جائے تو اس کے لئے اذاں اور اقامت کہنا مسنون ہے. (غایۃ الاوطار)

اذاں جائز ہے، اندھے، ولدالزنا، اور دہقانی کی. (غایۃ الاوطار)

ایک شخص کا دو مسجدوں میں اذاں کہنا مکروہ ہے. اس صورت میں جبکہ موذن پہلی مسجد میں نماز پڑھ چکا ہو. (غایۃ الاوطار)

ف : روایت کیا ترمذی نے جابر رضی اللہ عنہ، سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ، کو کہ جب اذاں کہو تو ٹھہر ٹھہر کر کہو اور اقامت کہو تو جلدی جلدی. (نورالہدایہ)

ف : اذاں اور اقامت کے درمیان اس قدر توقف چاہیئے کہ فارغ ہو جائے کھانے والا کھانے سے اور پینے والا پینے سے اور پاخانہ پھرنے والا قضاء حاجت سے، لیکن مغرب کی اذاں اور اقامت میں دیر نہ کی جائے. (نورالہدایہ)

جو شخص مسجد میں جماعت سے نماز پڑھتا ہو. اس کا اذاں اور اقامت کو ترک کرنا مکروہ ہے. لیکن مسافر فقط اقامت کہے تو جائز ہے. (نورالہدایہ)

جو شخص اپنے گھر میں نماز پڑھے اگر اذاں اور اقامت دونوں ترک کرے اور محلّہ میں اذاں اور اقامت ہوتی ہو تو جائز ہے. (نورالہدایہ، غایۃ الاوطار)

اگر قبل از وقت اذاں کہی جائے تو وقت پر اس کا اعادہ کرے. (نورالہدایہ)

الفاظ اذاں : اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰه ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰه ، حَيَّ عَلٰى الصَّلٰوةِ ، حَيَّ عَلٰى الصَّلٰوةِ ، حَيَّ عَلٰى الْفَلَاحِ ، حَيَّ عَلٰى الْفَلَاحِ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَر ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه

فجر کی اذاں میں (حَيَّ عَلٰى الْفَلَاحِ) کے بعد اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْم دوبار کہنا اس لئے ایک وقت آنحضرت ﷺ سوتے تھے حضرت بلال رضی اللہ عنہ، نے دوبار کہا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ کیا اچھا ہے یہ کلمہ اس کو اپنی اذاں میں شریک کرو. (نورالہدایہ)

ترجمہ اذاں : اللہ بہت بزرگ ہے ، اللہ بہت بزرگ ہے ، اللہ بہت بزرگ ہے، اللہ بہت بزرگ ہے ، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالی کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے. میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالی کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے. میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک محمد صلعم خدائے تعالی کے رسول ہیں . میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک محمد صلعم خدائے تعالی کے رسول ہیں. نماز پڑھنے پر آمادہ ہو جاؤ. نماز پڑھنے پر آمادہ ہو جاؤ . فلاحیت پانے پر آمادہ ہو جاؤ. فلاحیت پانے پر آمادہ ہو جاؤ . اللہ بہت بزرگ ہے . اللہ بہت بزرگ ہے . کوئی سچا معبود خدائے تعالی کے سوائے نہیں ہے .

اقامت یعنی تکبیر میں حَیَّ عَلٰی الْفَلَاحِ کے بعد قَدْقَامَتِ الصَّلٰوۃِ دوبار کہنا. (نورلہدایہ)

ف : صحیح مسلم میں عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب تم موذن کو سنو تو کہو مثل اس قول کے جو وہ کہتا ہے پھر مجھ پر درود پڑھو اس واسطے کہ جو مجھ پر درود پڑھے گا حق تعالی اس کے بدلے اس پر دس بار رحمت فرمائے گا. پھر اللہ سے میرے لئے وسیلہ مانگو اس واسطے کہ وسیلہ ایک مرتبہ ہے بہشت میں جو شخص میرے لئے وسیلہ مانگے گا تو میری شفاعت اس کے لئے واجب ہو گی جواب دینے والا موزن سے پیشتر کلمات جواب نہ کہے بلکہ ہر کلمے کے تمام ہونے پر اس کے جواب میں وہی کلمہ کہے جو موذن نے کہا مگر حَیَّ عَلٰی الصَّلٰوۃِ اور حَیَّ عَلٰی الْفَلَاحِ کے جواب میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ إِلَّا بِاللّٰہِ اور اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌمِّنَ النَّوْم کے جواب میں صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ یعنی تو صادق اور نیکوکار ہے کہے. (غایۃ الاوطار)

ف : اگر اذاں کا سامع حائضہ یا زچہ یا کسی خطبہ کا سامع یا نماز جنازہ میں یا پاخانہ یا صحبت کرنے یا کھانا کھانے یا علم سیکھنے یا سکھانے میں ہو تو اذاں کا جواب نہ دے لیکن قرآن پڑھتا ہو تو موقوف کر کے اذاں کا جواب دے لیکن مسجد میں قرآن پڑھتا ہو تو پڑھنا قطع نہ کرے . (غایۃ الاوطار)

بعد اذاں یہ دعا پڑھنا مسنونہ ہے جیسا کہ صحیح مسلم وغیرہ میں جابرؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا جو شخص اذاں کو سن کر کہے اللَّهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلاةِ الْقَائِمَةِ آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتَهُ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ تو اس کے واسطے میری شفاعت واجب ہوگی. (غایۃ الاوطار)

Go to Contents فہرست کے صفحہ پر جائیں

ف : واضح ہو کہ اذاں نماز کی دعوت یعنی طلبی ہے، پس اذاں سنتے ہی سب کام چھوڑ کر نماز کے لئے مسجد چلا جانا چاہیئے، چنانچہ نقل است ضرت مہدی موعود علیہ السلام بعد از بانگ نماز لعمئہ طعام نہ خوردند بلکہ لعمئہ دست فرو گذاشتند یعنی مہدی موعود علیہ السلام نماز کی اذاں کے بعد کھانے کا لقمہ نوش نہیں فرماتے تھے بلکہ ہاتھ میں کا لقمہ رکھ دیتے تھے اور نماز کے لئے تشریف لے جاتے تھے.

Go to Contents فہرست کے صفحہ پر جائیں

احکامِ نماز

قولہ تعالی وَأَقِيمُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ (سورۃ البقرۃ آیت ۴۳) ترجمہ : فرمایا اللہ تعالی نے قائم کرو تم نماز کو

قولہ تعالی وَٱلَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَوَٰتِهِمْ يُحَافِظُونَ ۝٩ أُو۟لَـٰٓئِكَ هُمُ ٱلْوَٰرِثُونَ ۝١٠
ٱلَّذِينَ يَرِثُونَ ٱلْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيهَا خَـٰلِدُونَ ۝١١ (سورۃ المؤمنون آیت ۹، ۱۰، ۱۱)

ترجمہ : اور وہ لوگ جو محافظت کرنے والے ہیں اپنی نمازوں پر یہ لوگ وہی وارث ہیں جو ورثہ لیوینگے بہشت کا اور وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں

حدیث شریف : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " الصَّلاةُ عِمادُ الدِّينِ ، مَنْ أقَامَها فَقدْ أقَامَ الدِّينَ ، وَمنْ هَدمَها فَقَد هَدَمَ الدِّينَ "

ترجمہ : فرمایا حضرت نبی کریم ﷺ نے نماز ستون ہے دین کا جس نے نماز کو قائم کیا اس نے اپنے دین کو قائم کیا. اور جس نے نماز کو ترک کیا اس نے اپنے دین کو منہدم کر دیا .

حدیث شریف : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " لِكُلِّ شَيْءٍ عَلَمٌ وَعَلَمُ الإِيمَانِ الصَّلاة "

ترجمہ : فرمایا حضرت نبی کریم ﷺ نے ہر چیز کے واسطے ایک نشانی ہے اور نشانی ایمان کی نماز ہے .

حدیث شریف : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " مَنْ تَرَكَ الصَّلاةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ كَفَرَ "

ترجمہ : فرمایا حضرت نبی کریم ﷺ نے جو شخص نماز کو عمداً ترک کیا تحقیق وہ کافر ہے .

حدیث شریف : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " لاَ فَرْقَ بَيْنَ الاِسْلاَمِ وَالْكُفْرِ اِلاَّ الصَّلاة "

ترجمہ : فرمایا حضرت نبی کریم ﷺ نے نہیں ہے کوئی فرق درمیان میں اسلام اور کفر کے سوائے نماز کے .

حدیث شریف : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " تَارِكُ الصَّلاةِ مَلْعُونٌ "

ترجمہ : فرمایا حضرت نبی کریم ﷺ نے ترک کرنے والا نماز کا ملعون ہے .

حدیث شریف : فرمایا حضرت نبی کریم ﷺ نے نماز مومن کے لئے معراج ہے .

ف : آفتاب کے طلوع اور غروب اور عین دوپہر کے وقت نماز اور سجدہ تلاوت اور نماز جنازہ جائز نہیں ہے. کیونکہ روایت ہے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مسلم وغیرہ میں کہ کہا تین ساعت ہیں رسول اللہ ﷺ منع فرماتے تھے ہم کو کہ نماز پڑھیں ہم ان وقتوں میں یا قبر میں رکھیں مردوں کو جب کہ آفتاب طلوع

کرے، یہاں تک کہ بلند ہو جائے اور جس وقت دو پہر ہو یہاں تک کہ زوال ہو آفتاب کا اور جبکہ ڈوبتا ہو آفتاب یہاں تک کہ ڈوب جائے اور موطا میں ہے کہ منع کیا آنحضرت ﷺ نے نماز سے ان ساعتوں میں اور آفتاب کے غروب ہونے کے وقت فقط اس دن کی عصر کی نماز البتہ جائز ہے اس لئے کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس نے پائی ایک رکعت نماز سے تحقیق کہ پائی اس نے ساری نماز اور روایت کیا اس کو بہت علماء نے اسناد صحیح سے. (صحیح مسلم شریف، نورالھدایہ)

ف : حضرت نبی کریم ﷺ نے بعد نماز فجر طلوع آفتاب تک اور بعد نماز عصر غروب آفتاب تک نفل وغیرہ پڑھنے کو منع فرمایا ہے. (صحیح مسلم، نورالھدایہ)

ف : نماز پنجگانہ شب معراج میں حجرت سے ڈیڑھ سال پہلے فرض ہوئی، اس سے پہلے دو نمازیں پڑھی جاتی تھیں ایک آفتاب نکلنے سے پہلے اور دوسری غروب سے پہلے. (غایۃ الاوطار)

ف : حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اپنی اولاد کو نماز کا حکم کرو جب کہ وہ سات برس کے ہوں اور ترک نماز پر ان کو ہاتھ سے مارو جب کہ دس برس کے ہوں . (غایۃ الاوطار، ترمذی)

ف : نماز خدائے تعالیٰ کی خاص نعمت ہے، اور رکوع، سجود، قاعدہ، قیام وغیرہ ارکان اس کے اعضاء ہیں اور صفائی باطن اور حضور قلب اس کی جان ہے. پس ارکان نماز کو جیسا کہ چاہیئے اچھی طرح ادا کرنے سے نماز مکمل اور اچھی صورت میں ادا ہوتی ہے ورنہ ارکان نماز میں سے کسی رکن کو بعجلت ناقص طور پر ادا کرنے سے نماز بھی ناقص ہو جاتی ہے.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ مسجد میں تشریف لائے ایک شخص آیا، اس نے نماز پڑھی پھر آپ کو سلام کیا آپ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا جا پھر نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی. وہ گیا اور جیسے پہلے پڑھی تھی پھر پڑھ کر آیا اور سلام کیا آپ نے وعلیک السلام کہا اور فرمایا جا پھر نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی. تین بار ایسا ہی کیا آخر وہ شخص عرض کیا قسم اس کی جس نے آپ کے سچا پیغمبر کر کے بھیجا میں تو اس سے اچھی نماز نہیں پڑھ سکتا مجھے بتلایئے.

آپ ﷺ نے فرمایا جب تو نماز کے لئے کھڑا ہو تو تکبیر کہہ پھر جتنا قرآن تجھ سے پڑھا جائے پڑھ بعد اس کے رکوع کر اطمینان سے پھر سر اٹھا کر سیدھا کھڑا ہو پھر سجدہ کر اطمینان سے پھر سر اٹھا کر بیٹھ اطمینان سے پھر ساری نماز اسی طرح ادا کر (صحیح مسلم شریف)

ف : ہدایہ میں ہے کہ فرمایا ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہ منع کیا مجھ کو آنحضرت ﷺ نے تین چیزوں سے ایک یہ کہ چونچ ماروں مثل چونچ مارنے مرغ کے یعنی

Go to Contents فہرست کے صفحہ پر جائیں

جلدی جلدی سجدے میں جاؤں اور پھر جلدی اٹھ کھڑا ہو جاؤں دوسرا یہ کہ بیٹھوں مثل بیٹھک کتّے کے تیسرا یہ کہ بچھاؤں میں بچھانا لومڑی کا۔ (نورالھدایہ)

ف : نماز کے لئے مسجد میں ایسے لباس سے جانا چاہیئے کہ جس طرح مقرب بارگاہ سلطانی دربارشاہی میں جاتا ہے چنانچہ نماز کے وقت زینت اختیار کرنے کو خود خدائے تعالی ارشاد فرماتا ہے يَـٰبَنِىٓ ءَادَمَ خُذُوا۟ زِينَتَكُمْ عِندَ كُلِّ مَسْجِدٍ (سورۃ الأعراف آیت ۳۱)

ترجمہ : اے بنی آدم لو زینت اپنے نزدیک ہر نماز کے لئے

بزرگان دین کا ایسا ہی عمل رہا ہے چناچہ راقم اپنے پیرو مرشد مرحوم ومغفور رحمتہ اللہ علیہ کو دیکھا ہے کہ ہمیشہ ہر نماز کو پگڑی اور جامہ یا انگرکھا اور اس پر شملہ سے کمر بستہ ادا فرمایا کرتے تھے.

ف : جس لباس سے لوگوں میں نہ جاتے ہوں اس لباس سے نماز پڑھنا مکروہ ہے. (نورالھدایہ)

ف : مصلی کو نماز کے فرائض کا جاننا فرض ہے، اور واجبات کا جاننا واجب اور سنتوں کا جاننا سنت اور مستحب کا جاننا مستحب ہے، کیونکہ نماز کے کونسے ارکان فرض وواجب وسنت ہیں، یاد نہ رہنے سے نماز ناقص ہو جاتی ہے اور عدم واقفیت کی وجہ سے نماز میں سجدۂ سہو واجب ہونے کی صورت میں اس کا امتیاز بھی نہیں ہوسکتا. فتاوی کبری وناصری وشہابی ومسعودی میں لکھا ہے کہ جو شخص فرائض وواجبات نماز نہ جانتا ہو اس کی نماز جائز نہیں ہوتی. اشعار مندرجہ ذیل یاد کرنے سے نماز کے فرائض وواجبات سنتیں ذہن نشین ہوسکتے ہیں ہر سہ مصرعہ ثانی کا ہر حرف نماز کے فرائض وواجبات وسنتوں کا سرحرف ہے .

اشعار

(ا) فرئض ندانی شوی درخلق	اُجَسٍ	نَوقٍ	تَقّقٍ	رَسَقُ
(ب) چوں واجب ندانی شوی درخطر	فُضَتٍ	تُقَتٍ	لُقَتٍ	جَسَرَ
(ج) چوں سنت بدانی شوی مقتدا	رُوثٍ	تُبَتٍ	تُستٍ	دُ دُ ا

Go to Contents فہرست کے صفحہ پر جائیں

نقشہ ذیل سے نماز کے فرائیض اور واجبات اور سنتوں کی تفصیل ظاہر ہوگی

تعداد	فرائیض نماز	واجبات نماز	سنت ہائے نماز
۱	اندام پاک رکھنا	فاتحہ کا سورہ پڑھنا	رفع یدین کرنا ل
۲	جامہ پاک رکھنا	ضم سورہ کرنا ل	وضع یدین کرنا ل
۳	جائے پاک ہونا	تعین قراءت پہلی دو رکعت میں کرنا ل	ثناء پڑھنا
۴	ستر عورت چھپانا	تعدیل ارکان کرنا	تعوذ پڑھنا
۵	نیت کرنا	قعدہ اولی میں بیٹھنا	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا
۶	وقت نماز کا پہچانا	تشہد پڑھنا ل	تسبیحات رکوع وسجود پڑھنا
۷	قبلہ پہچانا	لفظ سلام علیکم ورحمتہ اللہ کہنا	تکبیرات انتقالات کہنا
۸	تکبیر اولی کہنا	قنوت کی دعا وتر میں پڑھنا	سمع اللہ لمن حمدہ کہنا
۹	قیام کرنا	تکبیرات عیدین پڑھنا	توقف قومہ اور جلسہ میں کرنا
۱۰	قراءت پڑھنا	جہر فجر، مغرب، عشاء میں پڑھنا	درود شریف پڑھنا
۱۱	رکوع کرنا	سر ظہر عصر میں پڑھنا	دعائے ماثورہ پڑھنا
۱۲	سجود کرنا	رعایت ترتیب کرنا	آمین آہستہ کہنا ختم سورہ فاتحہ پر
۱۳	قعدہ آخری میں بیٹھنا بمقدار تشہد اس سے زاید سنت ہے		
۱۴	اپنے قصد سے نماز سے باہر ہونا		

ل ضم سورہ فاتحہ پڑھنے کے بعد کوئی صورت یا چھوٹی تین آیات بغیر فاصلہ کے پڑھنا اگر فاتحہ پڑھنے کے بعد (اللَّھُمَّ صَلِّ عَلَی مُحَمَّدٍ) پڑھنے کی مقدار بے عذر دیر کی جائے تو سجدہ سہو لازم آئے گا۔ (حرز المصلین) ل یعنی فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں کو قراءت کے لئے معین کرنا واجب ہے اگر دوسری یا تیسری یا تیسری چوتھی رکعتوں میں قراءت کی جائے تو ترک واجب ہوگا البتہ سجدہ سہو سے نماز ہو جائے گی۔ ل قعدہ اولی میں صرف التحیات پڑھنے تک بیٹھنا واجب ہے اگر اس سے کچھ دیر زاید مثلاً (اللَّھُمَّ صَلِّ عَلَی مُحَمَّدٍ) کہنے تک بیٹھے تو واجب ترک اور سجدہ سہو لازم ہوگا۔ ل یعنی صرف تکبیر تحریمہ کے وقت مرد کانوں تک اور عورت مونڈھوں تک ہاتھ اٹھانا۔ (غایۃ الاوطار) ل یعنی مرد ناف کے نیچے اور عورت چھاتیوں کے نیچے ہاتھ باندھنا۔ (غایۃ الاوطار)

Go to Contents فہرست کے صفحہ پر جائیں

ف : شعر مذکور میں (۱۳) فرایض مذکورہ کے جانب اشارہ ہے لیکن اپنے قصد سے نماز سے باہر ہونا بھی فرایض نماز میں داخل ہے جو چودھواں فرض ہے . (نورالہدایہ)

ف : ستر عورت [1] یعنی نماز میں برہنگی کو ڈھانکنا مرد کے لئے ناف سے گھٹنوں کے نیچے تک اور آزاد یعنی حر عورت کے لئے سوائے چہرہ اور دونوں ہتیلیوں اور تلووٴں کے کل جسم کا ڈھانکنا فرض ہے اور لونڈی کا ستر عورت مانند مرد کے ہے. لیکن فرق صرف اس قدر ہے کہ وہ اپنا پیٹ اور پیٹھ بھی چھپادے . (مالابد)

ف : ستر عورت کا چوتھائی حصہ نماز میں کھل جائے تو نماز درست نہ ہوگی . (احسن المسائل)

ف : اگر کسی مقام میں قبلہ معلوم نہ ہو تو قیاس یعنی غور و فکر کرے بدوں اس کے نماز جائز نہ ہوگی اور جس جانب قبلہ ہونے کا گمان ہو اس جانب نماز ادا کرے اگر قیاس میں غلطی ہو تو نماز دوبارہ نہ پڑھے اگر عین نماز کی حالت میں غلطی معلوم ہو تو حالت نماز میں ہی قبلہ کی جانب پھر جائے. (نورالہدایہ، احسن المسائل)

نماز میں قیام کی حد یہ ہے کہ اگر اپنے ہاتھ لانبے کریں تو گھٹنوں تک نہ پہونچیں اس صورت سے تھوڑی دیر ٹہرنے سے بھی قیام ادا ہو جائے گا.(عالمگیری)

نماز میں جس قدر قراءت فرض ہے اسی قدر قیام بھی فرض ہے (یعنی بڑی ایک آیت کی مقدار) اور بقدر سورہ فاتحہ اور ایک چھوٹی سورت کے قیام واجب ہے. اس سے زیادہ سنت یا مستحب ہے . (درمختار)

بلا عذر ایک پاوٴں سے قیام مکروہ ہے . (عالمگیری)

حسب ذیل عذرات ہوں تو فرض نماز بیٹھ کر پڑھنا جائز ہے.

اول بیماری - دوسرا برہنگی - تیسرا شیخوخیت (بڑھاپا) ان عذرات کے علاوہ فرض نماز یا ملحق بفرض بیٹھ کر نماز ادا کرے گا تو جائز نہ ہوگا. (درمختار)

اگر کوئی بیمار قیام اور رکوع و سجود پر قدرت نہیں رکھتا ہو تو اس شخص کو بیٹھ کر سر کے اشارہ سے نماز ادا کرنا چاہئے لیکن رکوع سے سجدہ کیلئے زیادہ جھکے، اگر رکوع اور سجدہ کے جھکنے میں فرق نہیں کریگا تو نماز نہ ہوگی . (عالمگیری)

سہارے سے بیٹھ کر نماز پڑھنے پر قادر نہ ہو تو لیٹ کر نماز پڑھنا بھی جائز ہے. (عالمگیری)

---

[1] عورت اصطلاح فقہ میں اس حصہ جسم کو کہتے ہیں جس کا چھپانا مطلقاً فرض ہے نماز میں اور خارج نماز میں بھی اور اس کا ظاہر کرنا حرام ہے.

نفل نماز میں قیام فرض نہیں ہے بلا عذر بھی بیٹھ کر پڑھنا جائز ہے. (درمختار)

فرض نماز کے دو رکعت میں قراءت فرض ہے نماز خواہ دو راکعت والی ہو یا چار رکعت والی اور یہ رکعتیں پہلی ہوں یا پچھلی. اگر کسی رکعت میں بھی قراءت نہ پڑھی جائے یا صرف ایک رکعت میں پڑھی جائے تو نماز نہ ہوگی اور وتر و نفل کی سب رکعتوں میں قراءت فرض ہے. (عالمگیری، منتیہ المصلی، شرح وقایہ)

گونگا اور ایسا ان پڑھ جو اچھی طرح کچھ نہیں پڑھ سکتا ہو ان کی نماز صرف نیت سے ہو جاتی ہے زبان ہلانا واجب نہیں ہے. (عالمگیری)

علاوہ معذور کے قدرت ہونے پر اگر صحیح حروف ادا نہ کریگا تو قراءت جائز نہ ہوگی. (عالمگیری)

کبڑا آدمی جو ہر وقت رکوع کی طرح جھکا رہتا ہے وہ رکوع کے لئے سر سے اشارہ کرے. (عالمگیری)

حضرت رسول کریم ﷺ رکوع کرتے تو اپنے سر کو نہ بلند کرتے اور نہ پست بلکہ ان دونوں حالتوں کے درمیان رکھتے تھے. (مسلم ابن ماجہ)

نماز کی ہر رکعت میں دو سجدے باجماع امت فرض ہیں. (عالمگیری)

اگر کسی نے بلا عذر صرف ناک ہی سجدے میں رکھی اور پیشانی نہیں رکھی تو اس کا سجدہ نہیں ہوگا اسی قول پر فتوی ہے لیکن صاحب عذر کا سجدہ درست ہے اگر صرف پیشانی سجدہ میں رکھی جائے اور ناک سجدہ میں نہیں رکھی جائے تو اس کا سجدہ مکروہ ہے. (عالمگیری)

ناک کے سخت حصہ پر سجدہ کرنا چاہیئے اگر ناک کے نرم حصہ پر جو ناک کا سرا ہے سجدہ کیا جائے تو جائز نہیں ہے. (عالمگیری)

اگر کسی کی ناک اور پیشانی دونوں میں عذر ہو تو وہ شخص سجدہ کا اشارہ کرے. (عالمگیری)

اگر گھانس یا روئی کے گدے پر سجدہ کیا جائے اور سجدہ کے وقت ناک اور پیشانی پوری طرح زمین پر نہ ٹکے اس طرح پر کہ اگر سر پر زور دیا جائے تو سر نیچا ہو جائے تو درست نہیں ہے ورنہ درست ہے. (عالمگیری)

اگر کسی شخص کی پیشانی میں زخم ہو اور ناک پر نہ ہو تو وہ شخص سجدہ کرنے سے عاجز و معذور نہ ہوگا بلکہ اس شخص کو ناک پر ہی سجدہ کرنا واجب ہے، اگر ناک پر سجدہ نہ کر کے اشارہ سے سجدہ کریگا تو نماز نہ ہوگی. (عالمگیری)

دونوں سجدوں کے درمیان میں بیٹھنے کے قریب ہو جائے اگر اس سے پہلے دوسرا سجدہ کیا جائے تو بموجب قول صحیح سجدہ نہ ہوگا. (غایۃ الاوطار)

اگر سجدہ کی جگہ کانٹا ہو تو سر اٹھا کے دوسری جگہ رکھنا ایک ہی سجدہ کا حکم رکھتا ہے. چاہئے کہ دوسرا سجدہ علیحدہ کیا جائے. (حرز المصلین)

جناب انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ اے انس اپنی نگاہ کو اس جگہ رکھو جہاں تم سجدہ کرتے ہو. (شعیب الایمان)

ف : جہریہ نماز بہت بلند آواز سے نہ پڑھے اور نہ بہت ہی آہستہ بلکہ بین بین طریقہ اختیار کرے. (احسن المسائل)

ف : ابتدا میں حضرت نبی کریم ﷺ سب نمازوں میں جہر فرماتے تھے. اس موقعہ پر کفار ومشرکین نے ایذا رسانی ودشنام دہی شروع کی تو یہ آیت نازل ہوئی. وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا ۝١١٠ (سورۃ الاسراء آیت ۱۱۰)

ترجمہ : نہ کل نمازوں میں جہر کرو نہ کل میں آہستہ پڑھو بلکہ دونوں کے درمیان ایک راہ تلاش کرو

اس کے بعد آپ نے ظہر اور عصر میں آہستہ اور مغرب وعشاء وفجر میں جہر پڑھنے کا عمل فرمایا اس لئے کہ مغرب کے وقت کفار کھانا کھانے میں مشغول رہتے تھے اور عشا اور فجر کے وقت سوتے تھے. (غایۃ الاوطار)

مفسدات نماز

(۱) نماز میں کلام کرنا (۲) قصداً سلام کرنا (۳) جواب سلام کہنا قصداً ہو یا سہواً (۴) آہ یا اف کہنا (۵) آواز سے رونا (۶) بغیر عذر کے کھانسنا (۷) چھینک کا جواب دینا (۸) خبر خوش یا ناخوش کا جواب دینا (۹) سوا امام کے دوسرے کو قراءت کا بتانا یا غیر سے لقمہ لینا (۱۰) مصحف سے دیکھ کر پڑھنا (۱۱) نجس جگہ سجدہ کرنا (۱۲) جو آدمیوں سے مانگتے ہیں اللہ سے مانگنا (۱۳) کھانا پینا (۱۴) عمل کثیر کرنا (۱۵) امام سے آگے کھڑے ہونا (۱۶) منہ قبلہ سے پھیرنا (۱۷) قرآن غلط پڑھنا [1] (۱۸) ہنسنا (۱۹) ستر عورت کا چہارم حصہ کا کھلنا (۲۰) عورت مہین کپڑا پہننا (۲۱) مرد اور عورت کا ایک صف میں کھڑا ہونا. (نورالہدایہ، غایۃ الاوطار)

ف : اگر نماز میں کسی کے دانتوں میں کوئی چیز چنے کی مقدار سے کم نکلے اور اس کو نگل جائے تو نماز فاسد نہ ہوگی. اگر چنے کے برابر یا اس سے زیادہ ہو اور وہ نگل جائے تو نماز ٹوٹ جائے گی. (درمختار)

اگر کسی نے مٹھائی کھا کر نماز شروع کی اور نماز میں مٹھائی کا مزہ آتا رہا تو نماز فاسد نہیں ہوگی. اگر مٹھاس منہ میں رہے یا اور کوئی چیز تل کی مقدار میں نماز کی

---

[1] معنوں میں تبدیلی ہو تو نماز فاسد ہوگی اور تبدیلی نہ ہو تو فاسد نہ ہوگی. (غایۃ الاوطار)

Go to Contents فہرست کے صفحہ پر جائیں

حالت میں باہر سے منہ میں جائے اور اس کو چبا کر نگل جائے تو نماز فاسد ہو جائے گی. (عالمگیری)

مکروہات نماز

(۱) چادر کو یا کندھے پر سے کناروں کو لٹکے ہوئے اوڑھنا یا قبا کو بغیر آستین پہنے اسی طرح ڈالنا (۲) کپڑے کو سمیٹنا یا اوپر اٹھانا اور آستین یا دامن کو چڑھاتے ہوئے نماز پڑھنا (۳) کپڑے یا بدن سے کھیلنا (۴) بالوں کو جمع کرنا یا لپیٹ کے جڑ میں داخل کرنا یعنی جوڑہ وچونڈہ باندھنا (۵) انگلیوں کو چٹخانا (۶) گردن پھیر کر دیکھنا (۷) ایک بار سے زیادہ کنکریوں کا سجدہ کی جگہ سے ہٹانا (۸) کمر پر ہاتھ رکھنا (۹) دونوں ہاتھوں کا کھینچنا اور سینے کو آگے کرنا واسطے دفع سستی کے یعنی انگڑائی لینا (۱۰) کتّے کی طرح بیٹھنا (۱۱) سجدہ میں دونوں بازوؤں کو بچھا دینا (۱۲) چار زانو بے عذر بیٹھنا (۱۳) امام اکیلئے مسجد کے محراب میں کھڑے ہونا یا امام اکیلے بلندی [1] پر متقدی نیچے یا امام نیچے متقدی بلندی پر کھڑے رہنا (۱۴) نمازی کا تنہا صف کے پیچھے کھڑے رہنا جس میں جگہ باقی ہو (۱۵) تصویر کا سر کے اوپر یا آگے ہونا (۱۶) سستی سے ننگے سر نماز پڑھنا (۱۷) برے کپڑوں سے نماز پڑھنا یعنی جن کپڑوں سے لوگوں میں نہ جاتے ہو (۱۸) خاک کے دور کرنے کو نماز میں پیشانی زمین پر ملنا (۱۹) آسمان پر نظر کرنا (۲۰) سجدہ پگڑی یا شملہ کے پیچ پر کرنا (۲۱) آیتوں کا گننا (۲۲) جن کپڑوں پر تصور ہو اس کا پہننا (۲۳) سیدھے ہاتھ پر بایاں ہاتھ باندھنا (۲۴) ٹیکے سے کھڑے ہونا (۲۵) پنجوں پر کھڑے ہونا یا ایک قدم پر زور دیکر دوسرا قدم اٹھانا (۲۶) دونوں قدم کے درمیان چار انگل سے زیادہ فاصلہ رکھنا (۲۷) ہاتھ بغیر اٹھائے باندھنا (۲۸) امام ظہر وعصر میں سجدہ کی آیت پڑھنا (۲۹) پہلی رکعت سے دوسری رکعت میں بڑی قراءت پڑھنا (۳۰) جمائی لینا (۳۱) آنکھیں بند کر کے نماز پڑھنا، لیکن خشوع وخضوع کے لئے بند کی جائیں تو مکروہ نہیں ہے (۳۲) کوئی سنت ترک کرنا (۳۳) رکوع وسجود امام سے قبل کرنا (۳۴) بے وقفہ کے دو سجدے کرنا (۳۵) تنگ وقت نماز پڑھنا (۳۶) جھگڑے کی جگہ نماز پڑھنا (۳۷) باجے کی جگہ نماز پڑھنا (۳۸) صحرا میں بغیر سترہ کے نماز پڑھنا (۳۹) سلام کے وقت شانوں کے طرف نہ دیکھنا (۴۰) نماز پڑھنے والا اپنے اسباب کو پیچھے رکھنا (۴۱) مسجد کا دروازہ بند کرنا (۴۲) کسی آدمی کے منہ کی طرف نماز پڑھنا اگر چہ کہ دور ہو اور درمیان میں کچھ آڑ نہ ہو (۴۳) عمامہ یا پگڑی اس طرح باندھنا کہ بیچ میں سر کھلا رہے (۴۴) پاخانہ یا پیشاب کی حاجت

---

[1] بلندی سے مراد بعض ائمہ کے نزدیک بقدر قامت آدمی اور بعض کے پاس ایک ہاتھ ہے اس سے کم بلندی ہو تو کراہت نہیں. (نورالہدایہ)

Go to Contents فہرست کے صفحہ پر جائیں

کے وقت نماز پڑھنا (۴۵) رکوع وسجود وقومہ، جلسہ، اطمینان کے ساتھ نہ کرنا (۴۶) ڈھاٹہ باندھ کر نماز پڑھنا. (غایۃ الاوطار)

اور مکروہ ہے نماز بول وبراز اور ریح کے دباؤ کے وقت اور خواہش کے وقت کھانا آنے پر- اگر طعام کی طرف طبیعت حریص نہ ہو تو نماز مکروہ نہیں ہے.اور جو چیز نمازی کے دل کو نماز کے افعال اور خشوع وخضوع سے باز رکھے اور اس میں خلل ڈالے مکروہ ہے اور حضور دل اہل دل کے نزدیک فرض ہے. (غایۃ الاوطار)

نماز میں سرخ وزرد اور ریشمی اور مغصوبہ اور ایسا باریک کپڑا پہننا جس میں سے بدن نظر آتا ہو اور نیا و بہتر لباس ہوتے ہوئے کہنہ اور خراب لباس پہننا اور دستار وشملہ ہوتے ہوئے برہنہ سر نماز پڑھنا اور بے نمازی کے کپڑے سے پڑھنا اور عورت کے مانند چادر سر پر لپیٹنا اور زمین مغصوبہ پر اور گذرگاہ عام اور جانوروں کو باندھنے اور ذبح کرنے کی جگہ اور کچرا ڈالنے کی جگہ اور قبرستان میں بمقابل قبر اور کفار کی زمین اور مکان میں بغیر اجازت کے اور اندھیرے گھر میں فرض نماز پڑھنا مکروہ ہے. (حرز المصلین)

سجدے میں جاتے وقت کسی کپڑے یا پائجامہ کو ہاتھ سے اوپر کھینچنا مکروہ ہے بلکہ اس فعل سے نماز فاسد ہو جاتی ہے. (حرز المصلین)

چونکہ یہ فعل کثیر الوقوع ہے لہذا احتیاط چاہیئے.

اللہ تعالی اس شخص کی نماز قبول نہیں فرماتا جو اپنا تہ بند (پاجامہ) ٹخنوں سے نیچے لٹکائے ہوئے ہو. (ابوداؤد)

کوئی شخص زمین پر نماز پڑھ رہا ہو اور دوسرا شخص اس کے آگے کپڑا یا مصلی ڈال دے تو اس پر سجدہ کرنا جائز ہے. (عالمگیری)

وہ اسباب جن میں نماز کا توڑنا درست ہے

ف : نماز کا توڑنا کبھی واجب کبھی مستحب کبھی مباح کبھی حرام ہوتا ہے.

واجب جان بچانے کے لئے اور مستحب حصول جماعت یا کسی اور وجہ سے کامل کرنے کے لئے اور مباح فوت مال کی وجہ سے اور بدوں عذر کے توڑنا حرام ہے. (بحرالرائق، غایۃ الاوطار)

حالت نماز میں اگر ریل چلے اور اس میں اپنا اسباب یا اہل وعیال سوار ہوں تو نماز توڑ کر سوار ہونا درست ہے.

حالت نماز میں سامنے سانپ آجائے تو اس کے ڈر سے یا اس کو مارنے کے لئے نماز توڑ دینا درست ہے.

حالت نماز میں جوتی یا کچھ سامان چور لے چلے اور نماز ختم ہونے تک وہ چل دینے اور نہ ملنے کا گمان ہو تو نماز توڑ کر دلینا درست ہے جس کی قیمت ایک درم یعنی پانچ آنے ہو وہ چیز نمازی کی ہو یا کسی دوسرے کی۔ (غایۃ الاوطار)

حالت نماز میں پیشاب یا پائخانہ زور کرے تو نماز توڑ کر اس سے فارغ ہونا مستحب ہے۔

حالت نماز میں آگے کنواں یا باولی بے حصار ہو اور کوئی اندھا اس طرف جاتا ہو اگر اس کو نہ روکا جائے تو گر کر ہلاک ہونے کا اندیشہ ہو تو نماز توڑ کر اس کو روکا جائے اگر ویسی حالت میں نہ روکا جائے اور اندھا اس میں گر کر مر جائے تو نمازی گنہ گار ہوگا۔

حالت نماز میں کسی بچہ وغیرہ کے کپڑوں میں آگ لگ جائے تو نماز توڑ کر آگ بجھانا فرض ہے۔

حالت نماز میں ماں، باپ، دادی، دادا، نانا، نانی کسی مصیبت کی وجہ سے پکاریں تو نماز توڑ دینا واجب ہے اور ماں باپ وغیرہ حالت بیماری میں رفع حاجت یا کسی اور ضرورت کو جانے یا آنے میں گر جائیں یا گرنے کا اندیشہ ہو تو نماز توڑ کر ان کو اٹھانا یا سنبھالنا درست ہے بشرطیکہ وہاں کوئی دوسرا شخص اٹھانے والا موجود نہ ہو۔

حالت نماز میں اگر کوئی بے ضرورت پکارے تو فرض نماز توڑنا درست نہیں۔

سنت یا نفل نماز کی حالت میں ماں باپ، دادا، دادی، نانا، نانی پکاریں اور ان کو معلوم نہ ہو کہ یہ نماز پڑھتا ہے تو ایسی صورت میں نماز توڑ کر ان کا جواب دینا واجب ہے۔ چاہے وہ کسی مصیبت اور ضرورت سے پکاریں یا بلا ضرورت اگر نماز توڑ کر جواب نہ دے تو موجب گناہ ہوگا اور اگر وہ جانتے ہوں کہ نماز پڑھ رہا ہے، ایسی حالت میں اگر وہ بغیر مصیبت اور ضرورت کے پکاریں تو نماز توڑ کر جواب دینا درست نہیں ہے۔ (غایۃ الاوطار)

ف : ہدایہ میں لکھا ہے کہ کوئی شخص نماز ادا کرتا ہو اور اس کے آگے کوئی شخص پیٹھ کر کے بیٹھے تو جائز ہے۔

نمازی کے آگے سے کوئی شخص گزر جائے تو نماز میں کچھ خلل ہوگا البتہ گزرنے والا گنہ گار ہوگا۔ (درمختار)

بڑی مسجدوں اور جنگل میں نمازی کے آگے سے گذرنے کی حد یہ ہے کہ سجدہ کی جگہ دیکھتے ہوئے جہاں تک نمازی کی نظر پڑے اور چھوٹی مسجدوں اور گھروں کے لئے جائے نظر کا اعتبار نہیں ہے، یہاں بغیر ستون یا آدمی کے آڑ کے گزرنے سے گنہ گار ہوگا۔ (عالمگیری)

اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو یہ معلوم ہو کہ اس پر کیا گناہ ہے تو چالیس دن یا مہینے یا برس کھڑا رہنا پسند کرے مگر نمازی کے آگے سے گزرنا پسند نہ کرے گا۔ (بخاری شریف، ابوداؤد)

اگر دو شخص گزریں تو وہ شخص گنہ گار ہوگا جو نمازی سے زیادہ قریب ہے۔ (عالمگیری)

اگر نمازی اس قدر اونچی جگہ نماز پڑھ رہا ہو کہ گزرنے والے کے اعضاء نمازی کے مقابل میں نہ ہوتے ہوں تو گزرنے والا گنہ گار نہ ہوگا۔ اگر اعضاء مقابل میں ہوتے ہوں تو گنہ گار ہوگا۔ (عالمگیری)

جنگل وغیرہ میں نماز پڑھی جائے تو نمازی کو چاہیئے کہ اپنے سامنے سترہ (لکڑی) جو طول میں ہاتھ کے مقدار میں اور موٹائی میں بقدر انگلی کے ہو کھڑا کرے۔ اور اگر کھڑا نہ کر سکے تو آگے طولاً ڈالے۔ امام کا سترہ مقتدیوں کے لئے کافی ہے اس صورت میں اگر کوئی جماعت کے آگے سے گزرے گا تو گنہ گار نہیں ہوگا۔ (عالمگیری)

سترہ کو نمازی کے تین ہاتھ کے فاصلہ پر داہنے ابرو کے مقابل میں رکھے۔ (غایۃ الاوطار)

نمازی کے آگے سے کوئی چیز ہاتھ بڑھا کر لی جائے تو گناہ نہیں ہے۔ (غایۃ الاوطار)

امور مندرجہ ذیل سے نماز میں سجدہ سہو واجب ہوتا ہے

(۱) تکرار فرض (۲) تاخیر فرض (۳) ترک واجب (۴) تکرار واجب (۵) تاخیر واجب (کذا فی الکافی)

ف : ترک فرض سے نماز بھی ترک ہو جاتی ہے اور ترک و تکرار و تاخیر سنت سے ثواب میں کمی اور نماز ناقص ہو جاتی ہے ایسی نماز کا اعادہ بہتر ہے۔ امور مذکورہ سہواً وقوع میں آئیں تو سجدہ سہو واجب ہوتا ہے، دانستہ ہو تو نماز اعادہ لازم ہے۔ (غایۃ الاوطار)

مقتدی کے سہو سے کسی پر سجدہ سہو لازم نہیں آئے گا بلکہ امام کے سہو سے سجدہ سہو لازم آتا ہے مسبوق بھی امام کے ساتھ سجدہ سہو کرے اور اس کے بعد اپنی بقیہ نماز پڑھ لے اور اگر اس بقیہ نماز میں بھی سہو ہو جائے تو دوبارہ سجدہ سہو کرے۔ (نورالہدایہ، غایۃ الاوطار)

اگر قعدہ اولی کو بھول کر کھڑا ہونا چاہے اور بیٹھنے کی جانب نزدیک ہو تو بیٹھ جائے اور سجدہ سہو نہ کرے۔ اگر قیام سے نزدیک ہو جائے تو نہ بیٹھے اور آخر نماز

میں سجدہ سہو کرے۔ (نورالہدایہ)

اگر قعدہ آخر کو بھول کر کھڑا ہو جائے تو جب تک اس رکعت کا سجدہ نہیں کیا یاد آ جائے تو بیٹھ جائے اور بوجہ تاخر فرض سجدہ سہو کرے اور اگر سجدہ کر لیا تو بہ سبب ترک قعدہ آخر جو فرض ہے، فرض اس کا باطل ہو جائیگا۔ اگر چاہے تو اس کے ساتھ چھٹی رکعت کو بھی ملا لیوے یہ چھ رکعتیں نفل ہو جائیں گے۔ (نورالہدایہ)

اگر قعدہ آخر کر کے بھول کر پھر کھڑا ہو جائے تو جب تک پانچویں رکعت کا سجدہ نہیں کیا ہے یاد آ جائے اور سجدہ سہو کر لے اور اگر پانچویں رکعت کا سجدہ کر لیا ہو تو چاہیئے کے ایک رکعت اور ملا لے اور سجدہ سہو کرے تو چار رکعتیں فرض ادا ہو جائیں گی اور دو نفل۔ (نورالہدایہ)

سجدہ سہو کا حکم فرض واجب سنت وغیرہ سب نمازوں میں برابر ہے۔ (عالمگیری)

ایک نماز میں کئی واجب ترک ہوں تو ایک سجدہ سہو سب کے لئے کافی ہے۔ (عالمگیری)

اگر سجدہ سہو کرنے کے بعد پھر سہو ہو تو اس کے بعد سجدہ سہو نہ کرے ورنہ یہ سلسلہ ختم نہ ہوگا۔ (عالمگیری)

اگر کوئی شخص پہلی رکعت میں سہو سے سورہ فاتحہ دو بار پڑھے تو سجدہ سہو کرے اس لئے کہ پہلے دوگانے میں ایک بار الحمد پڑھنا واجب ہے اور اگر دوسرے دوگانے میں پڑھے تو سجدہ سہو نہ کرے۔ (عالمگیری)

اگر کسی کو دو سلام کے بعد اپنے ذمہ سجدہ سہو ہونا یاد آئے تو ایک قول جب تک کہ قبلہ سے منہ نہ پھیرا ہو یا کچھ کلام نہ کیا ہو سجدہ سہو کر سکتا ہے، اور دوسرے قول کے موافق نہیں کر سکتا کیونکہ دوسرے سلام سے سجدہ سہو ساقط ہو جاتا ہے نماز کا اعادہ کرے۔ (شامی، عالمگیری، درمختار)

اگر کوئی شخص بھول کر اس خیال سے کہ چار رکعت ہو چکی ہیں دو رکعت کے بعد سلام پھیر دے، اور پھر یاد آ جائے تو اسی وقت کھڑا ہو کر چار رکعت کی تکمیل کر کے آخر میں بوجہ تاخیر فرض سجدہ سہو کرے اور بعد سلام کوئی فعل مفسد نماز کیا ہو تو نماز کا اعادہ کرے اور اگر مسبوق بھی بھول کر امام کے ساتھ سلام پھیر دے تو وہ بھی اس سلام سے خارج نماز نہ ہوگا اور نہ مسبوق پر سجدہ سہو لازم آئے گا۔ (درمختار، احسن اا لمسائل)

شک کی صورت میں سجدہ سہو واجب ہو جاتا ہے خواہ گمان غالب پر عمل کرے یا وہم کو اختیار کرے۔ (عالمگیری)

اگر نماز میں شک ہو کہ کتنی رکعتیں پڑھی ہیں اور یہ شک پہلی مرتبہ ہوا اور شک کی عادت نہ ہو تو نماز پھر شروع سے پڑھے اور اگر کئی بار شک ہو تو غور کرے اور گمان پر عمل کرے اور اگر سوچنے میں کچھ معلوم نہ ہو تو کم کو اختیار کرے۔ (نورالہدایہ)

Go to Contents فہرست کے صفحہ پر جائیں

روایت کیا ابوداوٗد، ترمذی، مالک وغیرہ نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے جب شک کرے کوئی تم میں سے اپنی نماز میں اور نہ جانے کہ تین پڑھا یا چار تو چاہیئے کہ دفع کرے شک کو اور بناء کرے یقین پر پھر دو سجدے کرے قبل سلام کے، اگر پڑھ لے گا پانچ رکعتیں تو سجدہ سہو چھٹی رکعت کے قائم مقام ہوگا، اور اگر پوری چار پڑھے تو سجدہ سہو کرنے سے ذلت ہوگی شیطان مردود کو روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے بھی. (نورالہدایہ)

اگر ایک یا دو یا تین یا چار رکعتوں میں شک ہو تو کم کو اختیار کرے. (نورالہدایہ)

اگر امام اور مقتدیوں کے درمیان کسی نماز کی ادائی میں اختلاف ہو اور امام کو چار رکعت ہونے کا یقین ہو تو امام کا قول معتبر ہوگا، جماعت کے کہنے سے نماز کا اعادہ نہ ہوگا اور اگر امام کو شک ہو تو جماعت کا قول معتبر ہوگا اور اس نماز کا اعادہ ہوگا. (عالمگیری)

اگر مقتدیوں میں باہم اختلاف ہو بعض کہیں تین رکعت پڑھی ہیں اور بعض کہیں چار تو ایسی صورت میں امام جس فریق کے ساتھ ہوگا انہیں کا قول معتبر ہوگا خواہ ایک ہی آدمی کے ساتھ امام ہو. (عالمگیری)

جماعت میں ایک مقتدی کو تین رکعت پڑھنے کا یقین ہو جائے اور مقتدی کو چار رکعت پڑھنے کا یقین ہو اور امام اور جماعت کو شک ہو تو نماز کو صحیح سمجھیں اور اسی نماز پر رہیں. (عالمگیری)

ایک مقتدی کو یقین ہو کہ امام نے تین رکعت پڑھی ہیں اور باقی جماعت اور امام کو شک ہو تو اس صورت میں ایک مقتدی کے یقین پر اس کی مخالفت نہ ہونے کی وجہ سے احتیاطاً نماز کا اعادہ کرنا ہوگا. (عالمگیری)

بعد ادائی نماز کوئی شخص اطلاع دے کہ دو کی جگہ تین یا چار، یا چار کی جگہ تین یا پانچ رکعت پڑھی ہیں تو احتیاطاً اس نماز کا اعادہ کرے اگرچہ کہ اپنی رائے میں اس کو غلط سمجھتا ہو. (عالمگیری)

اگر امام اور جماعت کے خیال میں اختلاف ہو اور امام کو یقین ہو تو نماز کا اعادہ نہ کرے. (درمختار)

بعد وضو مصلے پر پہلے سیدھا پیر رکھکر کھڑے ہونے کے بعد معہ تسمیہ یہ آیت پڑھیں.

إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ حَنِيفًا ۖ وَمَآ أَنَا۠ مِنَ ٱلْمُشْرِكِينَ ﴿٧٩﴾ (سورۃ الانعام آیت ۷۹)

ترجمہ : میں نے اپنا منہ سب سے ایک سو کر کے اسی کی طرف کیا ہے جس نے آسمان اور زمین بنائے اور میں مشرکوں سے نہیں ہوں (ذوق شوق نماز)

دوگانہ تحیۃ الوضو

واضح ہو کہ بعد وضو دورکعت دوگانہ تحیۃ الوضو پڑھنا سنت ہے اس کی ادائی میں بڑا ثواب ہے. اور حضرت مہدی علیہ السلام نے بھی اس کی ادائی کی سخت تاکید فرمائی ہے اور نہ پڑھنے والوں کو دین کا بخیل فرمایا ہے.

ف : صحیح مسلم وغیرہ میں عقبہ بن عامر سے مروی ہے کہ حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ نہیں کوئی ایسا مسلمان جو وضو کرے اچھی طرح سے پھر کھڑا ہو اور دورکعت نماز پڑھے دونوں رکعتوں پر متوجہ ہو کر اپنے دل اور چہرہ سے اس کے واسطے جنت واجب ہوگئی. (غایۃ الاوطار)

حضرت نبی کریم ﷺ نے شب معراج میں حضرت بلالؓ کے چلنے کی آواز اپنے آگے جنت میں سنی صبح کو ان سے دریافت فرمایا کہ تم کونسا ایسا نیک کام کرتے ہو کہ کل میں نے تمہارے چلنے کی آواز جنت میں اپنے آگے سنی بلالؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں جب وضو کرتا ہوں تو دورکعت نماز پڑھ لیا کرتا ہوں. (صحیح بخاری)

ف : غسل کے بعد بھی یہ دورکعت مستحب ہیں اس لئے کہ ہر غسل کے ساتھ وضو بھی ضرور ہوتا ہے. (درمختار)

اعضاء وضو خشک نہ ہونے تک تحیۃ الوضو پڑھنے میں ثواب ہے. (درمختار)

نیّت دوگانہ تحیۃ الوضو

نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ تَعَالٰی رَکْعَتَیْنِ صَلٰوۃِ التَّحِیَّۃِ الْوُضُوْءِ شُکْرُاللّٰہِ تَعَالٰی مُتَابِعَۃُ الْمَھْدِیّ الْمَوْعُوْدِ مُتَوَجِّھًا اِلٰی جِھَۃِ الْکَعْبَۃِ الشَّرِیْفَۃِ اَللّٰہُ اَکْبَرْ (ذوق شوق نماز)

ترجمہ : میں نے نیت کی ہے کہ اللہ تعالی کے واسطے تحیۃ الوضو کی دورکعت نماز پڑھتا ہوں اللہ تعالی کے شکر کے لئے مہدی موعود کی متابعت سے کعبۃ اللہ شریف کے طرف متوجہ ہو کر اللہ تعالی بہت بزرگ ہے.

ف : (اَللّٰہُ اَکْبَرُ) [1] کہتے ہوئے دونوں ہاتھ کے انگوٹھے کان کی لولکی کو لگا کر بایاں ہاتھ ناف کے نیچے رکھ کر اس کے پشت پہنچے کو سیدھے ہاتھ سے پکڑ کر دونوں پیر پر برابر وزن رکھے ہوئے ان کے درمیان میں اندازاً چار انگل کا فصل رکھ کر بادشاہ ذوالجلال کے حضور میں جس طرح کہ اس کا غلام یا ملازم کھڑا ہوتا ہے اس طرح ادب و تعظیم و حضور قلب کے ساتھ دنیاوی معاملات اور تعلقات و خیالات سے یک سو ہو کر اور یقین کے ساتھ خدائے تعالی کو حاظر و ناظر جانکر کھڑے ہونا چاہیئے.

قولہ تعالی وَٱللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿٢﴾ (سورۃ التغابن آیت۲) ترجمہ : اور اللہ تعالی اس چیز کو کہ کرتے ہو تم دیکھنے والا ہے

حدیث شریف : قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ الإِحْسَانِ ؟ قَالَ: " أَنْ تَعْبُدَ اللهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ "

ترجمہ : حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے کہ پوچھا اس شخص نے رسول اللہ ﷺ سے کہ احسان کیا ہے آپ نے فرمایا یہ کہ عبادت کرے تو اللہ کی گویا کہ تو اللہ کو دیکھ رہا ہے پس اگر نہ دیکھ سکے تو اللہ کو تو یوں جان کر عبادت کر کہ وہ تجھ کو دیکھ رہا ہے (مشکوۃ شریف)

اے نمازی خدائے تعالی حاضر و ناظر ہی نہیں ہے بلکہ دل میں جو وساوس و خیالات پیدا ہوتے ہیں ان کو بھی خوب جانتا ہے. لہذا یقین دل کے ساتھ خدائے تعالی کو حاضر و ناظر جان کر اس کے خوف کے ساتھ نماز کو اچھی طرح حضور قلب کے ساتھ دل کو وساوس اور گونا گوں خیالات سے روکتے ہوئے ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے تا کہ فضل خدا شامل حال ہو کر نماز معراج اور اس میں دیدار خدا حاصل ہوتا رہے.

نماز میں نظر سجدہ گاہ سے آگے نہ جانی چاہیئے.

ف : عورتیں تکبیر تحریمہ یعنی اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے وقت اپنے ہاتھ مونڈھوں تک اٹھا کر سیدھے ہاتھ کی ہتیلی کو بائیں ہاتھ کی پشت ہتیلی پر پستان کے نیچے رکھ کر کھڑی ہوں اور ہاتھ آستینوں سے باہر نہ نکالیں. (غایۃ الاوطار)

---

[1] اس کو تکبیر تحریمہ کہتے ہیں اس لئے کہ نمازی کو قبل تکبیر نماز جو امور حلال تھے وہ حرام ہو جاتے ہیں (برہان) چونکہ ذبیحہ بھی اسی تکبیر سے کیا جاتا ہے لہذا تکبیر تحریمہ اور تکبیرات انتقالات سے نفس کو ذبح کرتے ہوئے نماز ادا کرنی چاہیئے.

Go to Contents فہرست کے صفحہ پر جائیں

نماز کی نیت کے بعد آہستہ یہ ثناء پڑھنا سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلاَ إِلَهَ غَيْرُكَ

ترجمہ : یا اللہ تجھ کو پاکی سزاوار ہے اور پناہ چاہتا ہوں میں تیرے حمد کے طفیل سے اور شروع کرتا ہوں میں تیری تعریف کے ساتھ اور تیرا نام زیادہ برکت والا ہے اور مبارک اور قائم اور بہت نیکی والا اور پاک ہے اور بلند ہے تیری بزرگی اور تونگری اور عظمت اور بے پروائی اور تیرے سوائے کوئی معبود برحق نہیں ہے.

اس کے بعد تعوذ یعنی أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ اور تسمیہ یعنی بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ اور سورہ فاتحہ یعنی

ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿٢﴾ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ ﴿٣﴾ مَٰلِكِ يَوْمِ ٱلدِّينِ ﴿٤﴾

إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ﴿٥﴾ ٱهْدِنَا ٱلصِّرَٰطَ ٱلْمُسْتَقِيمَ ﴿٦﴾

صِرَٰطَ ٱلَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ ٱلْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا ٱلضَّآلِّينَ ﴿٧﴾

ہر نماز میں امام ومقتدی اور منفرد کو بعد ختم سورہ فاتحہ آہستہ آمین کہنا چاہیئے اس لئے کہ سورہ فاتحہ میں دعا ہے اور آمین کہنا مقبولیت دعا کا موجب ہوتا ہے.

ہر فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں میں اور سنت ونفل ووتر کی ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد کوئی اور سورہ یا بڑی ایک آیت یا چھوٹی تین آیتیں پڑھنا واجب ہے اسی کو سورہ ضم کہتے ہیں. (قدوری، ہدایہ وغیرہ)

دوگانہ تحیۃ الوضو کی پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد یہ آیت پڑھیں وَٱلَّذِينَ إِذَا فَعَلُواْ فَٰحِشَةً أَوْ ظَلَمُوٓاْ أَنفُسَهُمْ ذَكَرُواْ ٱللَّهَ فَٱسْتَغْفَرُواْ لِذُنُوبِهِمْ وَمَن يَغْفِرُ ٱلذُّنُوبَ إِلَّا ٱللَّهُ وَلَمْ يُصِرُّواْ عَلَىٰ مَا فَعَلُواْ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿١٣٥﴾ (سورہ آل عمران-آیت ۱۳۵)

ترجمہ : اور وہ لوگ جو بے حیائی یا ظلم کریں اپنی جانوں پر یاد کریں اللہ کو پس بخشش مانگیں اپنے گناہوں کے واسطے اور کو بخشتا ہے گناہوں کو مگر خدا اور نہ ہٹ کریں اس چیز پر کہ کیا انہوں نے اور وہ جانتے ہیں

اس کے بعد اَللّٰهُ اَکْبَرُ کہہ کر رکوع میں جا کر دونوں ہاتھ سے گھٹنوں کو پکڑ کر پشت سیدھی رکھکر تین یا پانچ یا سات بار یہ پڑھیں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ یعنی پاک ہے میرا پروردگار جو بڑا بزرگ ہے.

ف : لیکن عورت رکوع میں تھوڑا جھکے اور ہاتھوں پر سہارا نہ دے اور ہاتھوں کی انگلیوں کو نہ پھیلائے بلکہ ملے رکھے ہاتھ گھٹنوں پر رکھے مگر مضبوط نہ پکڑے اور گھٹنوں کو جھکا دے اور سمٹی رہے۔

رکوع کے بعد سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ (یعنی اللہ سنتا ہے جو کوئی اسکی تعریف کرے، اے پروردگار تیرے ہی لئے تمام قسموں کی تعریف مخصوص ہے) کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہوجائیں اس کے بعد اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتے ہوئے سجدہ میں جاتے وقت پہلے ہر دو زانو بعدہ ہر دو ہاتھ من بعد ناک اور پیشانی زمین پر رکھیں اور اٹھنے میں اس کا برعکس کریں اور دونوں ہاتھ کی انگلیاں ملے ہوئے قبلہ رخ کان کے نیچے اس طرح رکھیں کہ لولکی کے محاذی ہاتھ کا انگوٹھا رہے، ہاتھ اور پہلو اور ران اور پنڈلی کو جدا رکھیں کہ سجدہ دراز ہو لیکن عورت ان سب عضو کو ملا دے کر پست سجدہ کرے اور سجدہ میں ہاتھوں کو بچھا دے سجدہ میں تین یا پانچ یا سات بار پڑھیں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى (یعنی پاک ہے میرا پروردگار جو بہت بلند درجے والا ہے) اس کے بعد اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتے ہوئے دو زانو سیدھے بیٹھ کر ایک بار یہ پڑھیں اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَعَافِنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي (یعنی یا اللہ مجھ کو بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور چین دے مجھ کو اور ہدایت کر مجھ کو اور رزق دے مجھ کو) (غایۃ الاوطار)

پھر اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتے ہوئے دوسرے سجدہ میں جا کر تین یا پانچ یا سات بار دعائے مذکور پڑھ کر اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتے ہوئے کھڑے ہو کر سورہ فاتحہ اور اس کے بعد یہ آیت پڑھیں وَمَن يَعْمَلْ سُوٓءًا أَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهُۥ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ ٱللَّهَ يَجِدِ ٱللَّهَ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿١١٠﴾ (سورہ النساء آیت ۱۱۰)

ترجمہ : اور جو کوئی گناہ کرے یا اپنا برا کرے پھر اللہ تعالی سے بخشوا دے تو پاوے اللہ تعالی کو بخشنے والا مہربان

ف : حضرت مہدی موعود علیہ السلام کا دوگانہ تحیۃ الوضو میں آیات مذکورہ پڑھنا حضرت میاں شاہ دلاورؓ سے پنج فضائل میں منقول ہے اسی واسطے گروہ مبارک میں یہ آیتیں پڑھی جاتی ہیں اس کے بعد دوسری رکعت کو پہلی رکعت کے طریقہ پر تکبیرات انتقالات اور رکوع وسجود و مذکورہ دعاؤں کے ساتھ ختم کر کے دو زانو قعدہ میں بائیں پیر کو بچھا کر اس پر بیٹھیں اور دائیں پیر کو کھڑا کریں اور ہر دو پیر کی انگلیوں کو قبلہ کی طرف کریں اور دونوں ہاتھ گھٹنوں کے پاس زانو پر رکھیں، لیکن عورت بائیں سیرین بیٹھ کر دونوں پیر سیدھے جانب سے باہر کر دے اور ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی گھٹنے پر رکھیں اور ایک بار التحیات پڑھیں۔ (غایۃ الاوطار)

التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ ، أَشْهَدُ أَنْ لا إِلَهَ إِلا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

اس کے بعد یہ درود ابراہیم پڑھیں

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَ سَلِّمْ كَمَا صَلَّيْتَ وَ سَلَّمْتَ وَ بَارَکْتَ وَرَحِمْتَ وَ تَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ رَبَّنَا اِنَّکَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ (ذوق شوق نماز)

درود دیگر

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ ، اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

اس کے بعد یہ دعائیں پڑھیں

(١) رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

(٢) رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ

(٣) رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَ لِمَنْ دَخَلَ بَيْتِی مُؤْمِنًا وَّ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِفَضْلِکَ وَ كَرَمِکَ يَا اَكْرَمَ الْاَكْرَمِيْنَ وَ بِرَحْمَتِکَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

(٤) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَالْاُسْتَاذِی الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْجَمِيْعِ مُرْشِدِیَّ وَ لِمَنْ دَخَلَ بَيْتِیَ وَالْجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ اَلْاَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ بِرَحْمَتِکَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ (ذوق شوق نماز)

اس کے بعد اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ کہتے ہوئے دونوں باز واس طرح منہ پھیر کر سلام پھیرنا چاہیئے کہ داہنے وار بائیں رخسارے کی سفیدی پیچھے نماز پڑھنے والوں کو دکھائی دے اور اس وقت یہ خیال کریں کہ اۓ سیدھے اور بائیں طرف کے فرشتو اور مومنو تم پر اللہ تعالی کی سلامتی اور رحمت کاملہ نازل ہووے. (غایۃ الاوطار، نورالہدایہ)

اس کے بعد مناجات کے سجدہ میں جا کر یہ دعا پڑھیں

(۱) اِلٰهِی کَفَانِیْ مِنْ نَعِیْمِ الدُّنْیَا بِمُحَبَّتِکَ وَ شَوْقِکَ وَ عِشْقِکَ وَ ذِکْرِکَ وَ کَفَا نِی مِنْ نَعِیْمِ الْاٰخِرَةِ بِلِقَآئِکَ وَ رِضَآئِکَ بِفَضْلِکَ وَ کَرَمِکَ یَا اَکْرَمَ الْاَکْرَمِیْنَ وَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

(۲) اَسْتَغْفِرُاللّٰهَ رَبِّی مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهٗ عَمَدًا اَوْخَطَآءً سِرًّا اَوْعَلَانِیَةً مِّنْ ذَنْبِ الَّذِیْ اَعْلَمُ وَ مِنْ ذَنْبِ الَّذِی لَآ اَعْلَمُ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوبِ اَسْتَغْفِرُاللّٰهَ رَبِّی مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّخَطِیْٓةٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَیْهِ

(۳) اَللّٰهُمَّ سَجَدَتْ لَکَ سَوَادِیْ وَاٰمَنَ بِکَ فُؤَادِیْ وَ اَقَرَّ بِکَ لِسَانِیْ هَآ اَنَا اَذْنَبْتُ ذَنْبًا عَظِیْمًا وَّ مَنْ یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ الْعَظِیْمِ اِلَّا رَبِّیَ الْعَظِیْمِ اِلَّا رَبِّیَ الْعَظِیْمِ اِلَّا رَبِّیَ الْعَظِیْمِ

(۴) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَالْاُسْتَاذِی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْجَمِیْعَ مُرْشِدِیَّ وَ لِمَنْ دَخَلَ بَیْتِیْ وَالْجَمِیْعَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ اَلْاَحْیَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

(۵) رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

(٦) اَللّٰهُمَّ اٰتَانَا تَصْدِیْقَ الْمَهْدِیِّ الْمَوْعُوْدِ صَلْعَمْ کَمَا هُوَا تَصْدِیْقَهٗ (ذوق شوق نماز)

ف : گروہ مبارک میں بہ اتباع حکم و عمل حضرت مہدی موعود علیہ السلام دوگانہ تحیۃ الوضو کے بعد سجدہ مناجات میں دعا کرنے کا طریقہ ہے اور یہی عمل مستند و مستحسن و مقبول اور خدائے تعالی اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام پر مبنی ہے، چنانچہ مولانا حضرت سید اشرف صاحب شمسی نے رسالہ دعا میں اس کے متعلق جو دلائل تحریر فرمائے ہیں اس کا خلاصہ درج ذیل ہے.

قولہ تعالی ٱدْعُواْ رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً (سورۃ الاعراف، آیت ۵۵)

ترجمہ : تم اپنے پروردگار کو عاجزی سے اور چھپا کر پکارو

تفسیر بیضاوی میں لکھا ہے کہ أي ذُوي تَضَرُّعٍ وَخُفْيَةً فَإِنَّ الْإِخْفَاء دَلِيْلُ الْإِخْلَاص یعنی چھپا کر دعا کرنا اخلاص کی دلیل ہے.

اورامام فخرالدین رازی نے تفسیر کبیر میں فرمایا ہے کہ :

وأعلم أن الإخفاء معتبر في الدعاء ، ويدل على وجوه : الأول : هذه الآية فإنها تدل على أنه تعالى أمر بالدعاء مقروناً باللإخفاء ، وظاهر الأمر للوجوب ، فإن لم يحصل الوجوب ، فلا أقل من كونه ندباً . ثم قال تعالى بعده : { إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ } والأظهر أن المراد أنه لا يحب المعتدين في ترك هذين الأمرين المذكورين ، وهما التضرع والإخفاء ، فإن الله لا يحبه ومحبة الله تعالى عبارة عن الثواب ، فكان المعنى أن من ترك في الدعاء التضرع والإخفاء ، فإن الله لا يثيبه ألبتة ، ولا يحسن إليه ، ومن كان كذلك كان من أهل العقاب لا محالة ، فظهر أن قوله تعالى : { إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ } كالتهديد الشديد على ترك التضرع والإخفاء في الدعاء .

یعنی دعا میں پکی بات یہی ہے کہ وہ چھپا کر کی جائے اور کئی وجہیں اسی بات کو بتاتی ہیں ان میں سے پہلی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالی نے اس دعا کا حکم فرمایا ہے جو چھپانے سے نزدیک ہو یعنی چھپا کر دعا کرنے کا حکم فرمایا ہے اور امر کے صیغوں سے ظاہراً یہی بات معلوم ہوتی ہے کہ ان سے وجوب مقصود ہوتا ہے، اگر وجوب نہ ہو تو کم سے کم مندوب تو ضرور ہوگا، پھر اللہ تعالی یہ بھی فرماتا ہے کہ حد سے گزرنے والوں کو نہیں چاہتا، اس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ وہ ان لوگوں کو نہیں چاہتا جو دونوں حکم (تضرع اخفاء) کے ساتھ دعا نہیں کرتے اللہ تعالی کی محبت سے ثواب مراد ہے تو آیت مذکورہ کے یہ معنی ہو جائیں گے کہ جو لوگ عاجزی سے اور چھپا کر دعا نہیں مانگتے ہیں اللہ تعالی ان کو ثواب نہیں دیگا اور ان پر احسان نہیں کرے گا اور جو شخص اس صفت سے موصوف ہوگا وقابل عذاب ہوگا کیونکہ اس نے اللہ تعالی کے حکم مذکور کی پروا نہیں کی، غرض إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ جو اللہ تعالی کا فرمان پاک ہے ان لوگوں کے واسطے بڑی سخت دھمکی ہے جو دعا کو چھپا کر اور عاجزی کے ساتھ نہیں کرتے.

حدیث شریف : سنن أبي داود ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ الله عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ "

ترجمہ : فرمایا حضرت نبی کریم ﷺ نے بندہ سجدہ کی حالت میں اللہ تعالی سے زیادہ قریب ہوتا ہے، پس تم سجدہ میں دعا کرو

سورہ فاتحہ نماز کی ہر رکعت میں پڑھا جاتا ہے اور اس میں خود خدائے تعالی نے دعا کی تعلیم فرمائی ہے اور فرمایا حضرت رسول خدا ﷺ نے أَفْضَلُ الدُّعَاءِ الْحَمْدُ لله اور ہر نماز میں درود کے بعد بھی دعا پڑھی جاتی ہے (جس کو دعائے ماثورہ کہتے ہیں) احکام مذکورہ وغیرہ سے سجدہ میں دعا کرنا واجب ہے.

پس ایسی صورت میں بعد نماز فریضہ ہاتھ اٹھا کر بہ آواز بلند دعا کرنا کسی دلیل سے ثابت نہیں ہوتا بلکہ وہ خلاف سنت ہے اور گروہ مہدیہ کا عمل دلیل اور تقوی اور افضلیت پر مبنی ہے.

فجر کی نماز سنت کی نیت

نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ تَعَالٰی رَکْعَتَیْنِ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ سُنَّۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی مُتَوَجِّھًا اِلٰی جِھَۃِ الْکَعْبَۃِ الشَّرِیْفَۃِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

فجر کی سنت کی پہلی رکعت میں سورہ کافرون اور دوسری رکعت میں سورہ اخلاص پڑھنا سنت ہے (شامی، مالابد)

ف : حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو مسلمان فرایض کے علاوہ بارہ رکعتیں پڑھ لیا کرے اس کے لئے اللہ تعالی جنت میں گھر بنائے گا (صحیح مسلم) ترمذی اور نسائی میں ان بارہ رکعتوں کی تفصیل اس طرح منقول ہے کہ چار قبل ظہر کے دو بعد اس کے او دو بعد مغرب کے اور دو بعد عشاء کے اور دو قبل فجر کے.

ف : واضح ہو کہ دو رکعت والی چھوٹی سنت کی نیت میں بجائے لفظ (الفجر) کے (الظہر) کہنا اور مغرب کی سنت کی نیت میں (المغرب) کہنا اور عشا کی سنت کی نیت میں (العشاء) کہنا اور چار رکعت والی سنتوں کی نیت میں بجائے (رکعتین) (اربع رکعات) کہنا باقی تمام الفاظ وہی ہیں اور (رکعتین) کی جگہ (رکعتی) بھی کہنا درست ہے.

ف : اور چار رکعت والی سنت میں چاروں رکعتوں می ضم سورۃ کرنا چاہیئے اور چار قل پڑھنے کا طریقہ ہے.

ف : جن فرضوں کے پہلے سنتیں پڑھی جاتی ہیں ان کو پڑھ کر خلاف نماز کام میں مشغول ہو جانا مثلاً (کھانا، پینا اور دنیاوی کوئی کام بلا ضرورت) کرنے سے بعض فقہا کے پاس سنت باطل ہو جاتی ہے اور بعض کے پاس ثواب چلا جاتا ہے. (عالمگیری)

Go to Contents فہرست کے صفحہ پر جائیں

فجر کی فرض نماز کی نیت

نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ تَعَالٰی رَکْعَتَیْنِ صَلٰوۃِ الْفَجرِفَرْضُ اللّٰہِ تَعَالٰی فَرْضَ ھٰذَا الْوَقْتِ اِقْتَدَیْتُ بِھٰذَا الْاِمَامِ مُتَوَجِّھًا اِلٰی جِھَۃِ الْکَعْبَۃِ الشَّرِیْفَۃِ اَللّٰہُ اَکْبَرْ (ذوق شوق نماز)

ترجمہ : میں نیت کرتا ہو کہ نماز پڑھوں اللہ تعالی کے واسطے دو رکعت نماز فجر اللہ تعالی ک فرض کی اقتدا کرتا ہو اس امام کی کعبہ شریف کی طرف متوجہ ہو کر اللہ تعالی بہت بزرگ ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ نے روایت کی کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دو رکعتیں فجر کی دنیا سے اور جو کچھ اس میں ہے اس سے بہتر ہیں اور مجھے ساری دنیا سے زیادہ پیاری ہیں (صحیح مسلم)

ظہر عصر اور عشا کی فرض نمازوں کی نیت میں بجائے (الفجر) وقتیہ نماز کا نام لیں اور بجائے (رکعتین) (اربع رکعات) کہنا باقی تمام الفاظ مذکورہ وہی ہیں۔

نماز مغرب کی نیت میں مقام مذکورہ پر (ثلث رکعات) کہنا اور خود امام ہو کر نماز پڑھائیں تو بجائے (اِقْتَدَیْتُ بِھٰذَا الْاِمَام) کے (اَنَا اِمَامٌ عَلَی الْجَمَاعَۃِ لِمَنْ حَضَرَ وَ لِمَنْ یَّحْضُرُ) کہنا چاہیئے۔ نماز وتر کی نیت میں (ثلث رکعات صلوۃ الوتر) کہنا چاہیئے۔

ف : نماز وتر امام اعظمؒ کے پاس واجب ہے، اور امام محمدؒ اور امام یوسفؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک سنت ہے۔ (نور الہدایہ)

ف : وتر کی نیت میں صلوۃ الوتر کہنا واجب یا سنت کہنا لازم نہیں چونکہ اس میں اختلاف ہے۔ (غایۃ الاوطار، عالمگیری)

ف : رمضان شریف میں تراویح اور دوگانہ شب قدر کیساتھ نماز وتر باجماعت ادا کی جاتی ہے۔

ف : وتر کی پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ قدر اور دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ کافرون پڑھ کر قاعدہ اولی میں التحیات پڑھکر تیسری رکعت کے لئے کھڑے ہو کر سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص پڑھکر اللہ اکبر کہہ کر دونوں کانوں تک ہاتھ اٹھا کر پھر ناف پر باندھ کر دعائے قنوت پڑھکر رکوع وسجود کے ساتھ نماز ختم کریں۔

ف : اگر سہواً ان سورتوں کے علاوہ کوئی اور سورتیں پڑھیں تو نماز ادا ہو جائے گی لیکن عمداً دوسری سورتیں پڑھنا خلاف تقلید ہے۔ (ذوق شوق نماز)

دعائے قنوت

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَ نَسْتَغْفِرُکَ وَ نُؤْمِنُ بِکَ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ وَنُثْنِیُ عَلَیْکَ الْخَیْرِ وَ نَشْکُرُکَ وَ لَانَکْفُرُکَ وَ نَخْلَعُ وَ نَتْرُکَ مَنْ یَّفْجُرُکَ اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّیْ وَ نَسْجُدُوَ اِلَیْکَ نَسْعٰی وَ نَحْفِدُ وَ نَرْجُوْارَحْمَتَکَ وَ نَخْشٰی عَذَابَکَ اِنَّ عَذَا بَکَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ

ترجمہ : یا اللہ ہم بے شک تجھ سے تیری اطاعت اور عبادت کے لئے یاری ومددگاری چاہتے ہیں اور تجھ سے اپنے کئے ہوئے گناہوں کی بخشش چاہتے ہیں اور تجھ پر ہم ایمان لاتے ہیں اور تجھ پر ہی توکل کرتے ہیں اور ہم تیری بہترین ثناء کرتے ہیں اور ہم تیری شکر گذاری کرتے ہیں اور کفران نعمت نہیں کرتے اور تیری ناشکری نہیں کرتے اور چھوڑ دیتے ہیں اور ہانک دیتے ہیں ویسے شخص کو جو تیرا گناہ کرے اور تیری فرمانبرداری نہ کرے. اے خدا ہم خاص تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور مخصوص تیرے ہی واسطے نماز پڑھتے ہیں اور تیرے غیر کی پرستش نہیں کرتے اور تیری جزا کی طرف ہم دوڑتے ہیں اور تیرے فرمان کے راستہ پر ہم جلدی چلتے ہیں اور تیری رحمت کے امیدوار ہیں اور تیرے عذاب وعقوبت سے ڈرتے ہیں کیونکہ تیرا عذاب کافروں کو جلانے والا ہے.

Go to Contents فہرست کے صفحہ پر جائیں

احکام نماز جماعت

قولہ تعالی : وَارۡكَعُوۡا مَعَ الرّٰكِعِيۡنَ (سورۃ البقرۃ آیت ۴۳) ترجمہ : فرمایا اللہ تعالی نے رکوع کرو تم رکوع کرنے والوں کے ساتھ

حدیث شریف : قَالَ النَّبِیُّ صَلَّ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلوٰۃُ الرَّجُلِ فِيْ جَمَاعَۃٍ تَزِیْدُ عَلٰی صَلوٰۃٍ وَاحِدَۃٍ مَائَۃَ وَعَشْرِیْنَ صَلوٰۃً

ترجمہ : یعنی فرمایا حضرت نبی کریم ﷺ نے مرد کی ایک نماز جماعت کے ساتھ زیادہ ہے ثواب میں تنہا پڑھنے سے ایک سو بیس نمازوں سے.

حدیث شریف : قَالَ النَّبِیُّ صَلَّ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْجَمَاعَۃُ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا

ترجمہ : یعنی فرمایا حضرت نبی کریم ﷺ نے نماز جماعت سے پڑھنا بہتر ہے دنیا سے اور جو کچھ کہ دنیا میں ہے اس سے.

اگر محلّہ کی مسجد میں جماعت نہ ہوتی ہو تو اس صورت میں محلّہ والے کو محلّہ کی مسجد کے سوا دوسری مسجد میں جانا درست نہیں ہے اس لئے کہ اس پر اسی مسجد کا حق ہے پس اس مسجد میں اذاں کہے اور تنہا نماز پڑھے یہ تنہا نماز اس مسجد کی اس کے حق میں دوسری مسجدوں کی جماعت سے بہتر ہے. (درمختار)

اگر محلّہ میں دو مسجدیں ہوں تو نمازی کے مکان سے قریب تر جو مسجد ہو وہ زیادہ حقدار ہے. (درمختار)

اگر دونوں مسجدوں کا فاصلہ برابر ہو تو جو مسجد قدیم ہو اس میں نماز پڑھے. (درمختار)

جس مسجد میں ایک دفعہ اذاں اور اقامت اور جماعت کے ساتھ ہو چکی ہو اور وہ مسجد محلّہ کی ایسی ہو جس میں امام اور موذن اور نمازی معین ہوں تو ایسی صورت میں جماعت ثانی محراب سے ہٹ کر بغیر دوسری اذاں کے بالاتفاق اور بالاجماع جائز ہے دوسری اذاں کے ساتھ اسی مسجد میں جماعت ثانی مکروہ تحریمی ہے اور اگر مسجد ایسی ہو جس میں نہ امام مقرر ہوں اور نہ موذن اور نہ نمازی تو اس میں دوسری اذاں کے ساتھ بھی جماعت ثانی بلا کراہت درست ہے. (عالمگیری)

حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جتنا وقت نماز کے انتظار میں گزرتا ہے وہ سب نماز میں شمار ہوتا ہے. (صحیح بخاری شریف)

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، راوی ہیں کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص عشا کی نماز جماعت سے پڑھے اس کو نصف شب کی عبادت کا ثواب ملیگا، اور جو عشا اور فجر کی نماز جماعت سے پڑھے اس کو پوری رات کی عبادت کا ثواب ملیگا. (ترندی)

غلام اور گنوار اور فاسق اور اندھے اور بدعتی اور ولد الزنا کے پیچھے یعنی ان کی اقتدا سے نماز پڑھنا مکروہ ہے. (نورالھدایہ)

صحیحین میں مروی ہے کہ فرمایا حضرت نبی کریم ﷺ نے کہ جب امامت کرے تم میں سے کوئی تو چاہیئے کہ تخفیف کرے نماز میں کیونکہ جماعت میں

ضعیف اور بیمار اور بوڑھے اور صاحب حاجت سب طرح کے لوگ رہتے ہیں اور اکیلا پڑھے تو اختیار ہے جتنا چاہے طول کرے. (نورالہدایہ)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ کہا انہوں نے نہیں پڑھی میں نے نماز خفیف کسی امام کے پیچھے زیادہ خفیف اور پوری، آنحضرت ﷺ کی نماز سے. (صحیح مسلم)

حضرت عثمان بن ابی العاصؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے اخیر بات جو مجھ سے بیان کی وہ یہ تھی کہ جب تو امامت کرے لوگوں کی تو نماز ہلکی کر.

امام کو نماز میں بڑی بڑی سورتیں پڑھنا یا رکوع وسجود وغیرہ میں دیر تک رہنا مکروہ تحریمی ہے امام کو چاہیئے کہ مقتدیوں کی ضرورت اور ان کے ضعف وغیرہ امور کا خیال رکھے اور ان کی رعایت سے قراءت وغیرہ کرے بلکہ ضرورت کے وقت مقدار مسنون سے بھی کم قراءت کرنا بہتر ہے.

اگر مقتدی ایک ہو تو امام اس کو داہنے طرف کھڑا کرے دلیل اس کی یہ ہے کہ روایت ہے حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے کہ رہا میں ایک رات نزدیک میمونہ بیٹی حارث ہلالیہ کے سو کھڑے ہوئے نبی کریم ﷺ نماز پڑھنے کو تو میں کھڑا ہوا حضرت ﷺ کے بائیں طرف تو پکڑا سر میرا اور کرلیا مجھ کو دہنے طرف، روایت کیا یہ ابن ابی شیبہ اور بخاری مسلم وغیرہم نے. (نورالہدایہ)

ایک مقتدی ہو تو امام کی داہنی جانب اس طرح کھڑا ہو کہ اس کے پاوں کی انگلیاں امام کی ایڑی کے برابر ہوں ایک مقتدی کو امام کے بائیں کھڑا ہونا مکروہ تنزیہی ہے. (درمختار)

اگر امام کے پیچھے یا بائیں طرف کھڑے ہو کے نماز پڑھے تو جائز ہے لیکن گنہ گار ہوگا، بوجہ مخالفت سنت کے اور اگر دو آدمی ہوں تو امام ان سے آگے بڑھ کے نماز پڑھا دے اور امام ابی یوسفؒ کے نزدیک بیچ میں دو آدمیوں کے کھڑا ہوئے، اور حضرت عبداللہ بن مسعود نے کھڑا کیا سود اور علقمہ کو داہنے اور بائیں اور آپ بیچ میں کھڑے ہوئے اور جب نماز پڑھ چکے تو کہا ایسا ہی کیا حضرت رسول اللہ ﷺ نے روایت کیا مسلم نے. (نورالہدایہ)

چاہیئے کہ صف میں خوب ملکر کھڑے ہوں درمیاں میں جگہ باقی نہ رہے اور جو شخص صف کی خالی جگہ میں کھڑا ہو جاوے یا کسی اور کو اس میں کھڑا کرے تو حدیث شریف میں ہے کہ اس کی مغفرت ہوگی روایت کیا اس کو بزاز نے اسناد حسن سے اور بہت سی حدیثیں اس باب میں فتح القدیر میں مذکور ہیں.

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن نماز پڑھائی بعد نماز ہمارے طرف متوجہ ہو کر فرمایا اے لوگو میں تمہارا امام ہوں تم مجھ سے پہلے رکوع نہ کرو نہ سجدہ نہ اٹھنا نہ فارغ ہونا کیونکہ میں تم کو دیکھتا ہوں اپنے آگے سے اور پیچھے سے پھر فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے اگر تم وہ دیکھتے جو میں نے دیکھا تو ہنستے بہت کم اور روتے بہت لوگوں نے عرض کیا آپ نے کیا دیکھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے جنت اور دوزخ کو دیکھا ہے (صحیح مسلم)

Go to Contents فہرست کے صفحہ پر جائیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص امام سے پہلے سر اٹھاتا ہے اس کو ڈر نہیں کہ خدا اس کی صورت پلٹ کر گدھے کی صورت کر دیوے. (صحیح مسلم و بخاری شریف)

امام سے پہلے مقتدی کو رکوع یا سجدہ میں چلا جانا یا رکوع اور سجدہ سے امام سے پہلے سر اٹھانا مکروہ تحریمی ہے. (اعالمگیری)

ف : حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے صفیں اپنی برابر کرو نہیں تو اللہ تم میں پھوٹ ڈال دیگا اور چہرے میں تغیر کر دیگا. (صحیح مسلم، بخاری شریف)

ف : نماز میں پہلی صف مرد کی ہو ان کے پیچھے لڑکے اور ان کے پیچھے عورتیں. (نورالہدایہ)

پہلی صف میں جگہ ہوتے ہوئے دوسری صف میں کھڑا ہونا مکروہ ہے، نماز کی صفوں بلحاظ نزول رحمت پہلی صف بہتر ہے پھر دوسری پھر تیسری علی ہذا لیکن جنازہ کی نماز میں اس کے برعکس ہے. (غایۃ الاوطار)

اگر امام کی نماز فاسد ہو تو مقتدی بھی نماز پھر پڑھیں کیونکہ ہدایہ میں ہے کہ فرمایا حضرت نبی کریم ﷺ نے جو شخص امامت کرے پھر ظاہر ہو کہ وہ بے وضو تھا یا جنب تھا وہ اعادہ کرے اپنی نماز کا اور وہ لوگ بھی اعادہ کریں. (نورالہدایہ)

مقتدی کی نماز بدوں نیت امام کی اقتدا کے صحیح نہیں ہوتی اور امامت بدوں نیت کے صحیح ہے لیکن جبکہ عورتیں کسی امام کے پیچھے نماز پڑھتی ہوں تو تاوقتیکہ امام نیت امامت عورتوں کی نہ کرے ان کی نماز درست نہیں ہوتی. (نورالہدایہ)

تکبیر میں حَیَّ عَلٰی الصَّلٰوۃِ کہتے وقت امام اور مقتدی اٹھ کر نیت کرنا سنت ہے. (مالا بد)

واضح ہو کہ جماعت کی نماز میں مقتدی کو چاہیئے کہ امام کی تکبیر تحریمہ یعنی (اللہ اکبر) کی (ر) سے اپنی تکبیر تحریمہ کے الف کو ملا دیں اگر ایسا موقع نہ ملے تو حتی الامکان امام نیت باندھنے کے بعد مقتدی عجلت کے ساتھ شریک ہو جائے ورنہ اس وقت سستی یا اور کسی شغل میں مصروف رہ کر بدیر نماز میں شریک ہونے سے شرکت تکبیر تحریمہ کا ثواب نہیں ملتا اور فجر اور ظہر کی فرض نماز با جماعت ادا ہوتے وقت کوئی نمازی آجائے تو فوراً بلا ادائی سنت جماعت میں شریک ہو جانا چاہیئے اس لئے کہ جماعت کی تکبیر کے بعد سنت ساقط ہو جاتی ہے چنانچہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا إِذَا أُقِيمَتُ الصَّلاَةَ فَلاَ صَلاَةَ إِلَّا الْمَكْتُوْبَة یعنی جس وقت جماعت نماز کی کھڑی ہو جائے اس وقت سوائے نماز فرض کے اور کوئی نماز نہیں ہے. (ہدایہ)

اور متن شریف کے بیسویں باب میں نقل ہے کہ : -

(نقلست کہ میاں ابومحمد مہا جرؓ از پس تکبیر آمد ند و نمازسنت ادا کر دند بو قت صبح پس در فرض جمع شد ند میراں محمودؓ را معلوم شد بعد از ادائی فرض فر مودند کہ ایں چرامی کنید گا ھے حضرت میراں علیہ سلام دید کہ گا ھے گز ار دہ اند بعد تکبیر سنت سا قط شد میأں ابو محمدؓ گفتندبہ سہو گزا ردہ شدا نشاء اللہ تعا لی بعد ازیں ھر گز نخوا ھیم گزارد)

نقل مذکور کا خلاصہ یہ ہے کہ میاں ابومحمدؓ مہاجر صبح کی نماز میں بعد تکبیر آ کر سنت ادا کر کے جماعت میں شریک ہو گئے حضرت میراں سید محمودؓ ثانی مہدی کو معلوم ہونے سے بعد ادائی فرض فرمائے کہ کیوں ایسا کئے حضرت میراں علیہ اسلام کو دیکھے ہو کہ کبھی ایسا گزارے ہیں، بعد تکبیر سنت ساقط ہو جاتی ہے، میاں ابومحمدؓ نے عرض کیا کہ بھولے سے گزاری گئی انشاءاللہ تعالی اس کے بعد نہیں گزاروں گا.

اگر فجر کی سنت جاتی رہے تو بعد نماز فجر نہیں پڑھنا چاہیئے کیونکہ بعد نماز فجر تا طلوع آفتاب کوئی سنت درست نہیں ہے. (عالمگیری)

فجر کی سنت اپنے وقت میں بغیر فرض فوت ہو جائے تو سا قط ہو جاتی ہے اور اگر فرض کے ساتھ فوت ہو تو قبل زوال فرض کے ساتھ قضا پڑھنا چاہئے. (عالمگیری)

جماعت کی نماز میں مقتدی کو سورہ فاتحہ پڑھنے اور نہ پڑھنے کے متعلق اماموں کے مسائل میں اختلاف ہے لیکن حضرت مہدی موعود علیہ الصلوۃ کے ارشاد سے گروہ مبارک میں مقتدی بھی سورہ فاتحہ اس طرح پڑھتے ہیں کہ جہری نماز میں بعد تکبیر تحریمہ مقتدی ثنا اور تعوذ وتسمیہ پڑھ کر امام سورہ فاتحہ پڑھنے تک مقتدی دل سے ذکر الہی میں مشغول رہتے ہیں اور امام وَلَا ٱلضَّآلِّينَ کہنے پر مقتدی آہستہ آمین کہکر (امام کے ضم سورہ شروع کرنے سے پہلے خود سورہ فاتحہ آہستہ پڑھ لیتے ہیں ضم سورہ خاموشی سے سننے کے بعد امام کے ساتھ رکوع میں چلے جاتے ہیں اور نماز سریہ میں مقتدی تکبیر تحریمہ کے بعد تعوذ وتسمیہ اور سورہ فاتحہ پڑھ لیتے ہیں. (ذوق شوق نماز)

حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو سورہ فاتحہ نہ پڑھے. (بخاری شریف)

مصلی امام کو جس حالت میں پائے شریک ہو جائے. (مالابد)

رکوع میں شریک ہونے والا مقتدی اس رکعت کو پانے والا ہوگا اور امام رکوع سے سر اٹھانے کے بعد شریک ہونے والا مقتدی اس رکعت کو پانے والا نہ ہوگا. (عالمگیری)

مسبوق (نماز میں شریک ہونے والا) امام کو رکوع یا سجدے میں پاوے تو غور کرے اگر ظن غالب ہو کہ ثنا پڑھ کر رکوع یا سجدہ میں مل جاوں گا تو ثنا پڑھ کر رکوع یا سجدہ میں شریک ہو ورنہ ثنا کو ترک کر کے رکوع یا سجدے میں شریک ہو جائے. (عالمگیری)

مسبوق رکوع میں شریک ہو تو بحالت قیام تکبیر تحریمہ ختم کرے قیام میں اللہ اور رکوع میں اکبر کہے تو درست نہ ہوگا. (خلاصہ)

مسبوق امام کو قعدہ میں پاوے تو بغیر ثنا پڑھے شریک ہو جائے اور جب بقیہ نماز خود پڑھے اس وقت ثنا پڑھے. (عالمگیری)

امام با جہر قراءت پڑھتے وقت مقتدی شریک ہو تو ثنا نہ پڑھے اور اگر امام کو سجدے میں پاوے تو ثنا پڑھ کر بعدہ تکبیر کہکر سجدہ میں جائے. (سمشی حاشیہ مالابد)

اگر امام مقتدی سے پہلے رکوع اور سجدہ کی تسبیحات پڑھ کر سر اٹھائے اور قعدہ اولی میں التحیات پڑھ کر کھڑا ہو جائے یا قعدہ آخر میں درود اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دے تو مقتدی کو چاہیئے کہ ان کو چھوڑ دے اور امام کی اتباع کرے اور امام کے ساتھ رکوع اور سجدے میں چلا جائے اور اسی طرح دعائے قنوت کو بھی چھوڑ دے. (عالمگیری)

مسبوق کو اپنی بقیہ نماز ادا کرنے کے لے، اس وقت اٹھنا چاہیئے جبکہ امام دونوں طرف سلام پھیر دے اور یہ معلوم ہو کہ اب امام کے ذمہ کوئی سجدہ باقی نہیں ہے. (عالمگیری)

اگر دوسری رکعت کے قیام میں شریک ہو تو تین رکعتیں امام کی اتباع کے ساتھ ادا کر کے امام بایں جانب کا سلام پھیرنے کے بعد مقتدی آہستہ اللہ اکبر کہتے ہوئے کھڑا ہو کر باقی پہلی ایک رکعت کو سورہ فاتحہ کے بعد ضم سورہ کے ساتھ ختم کر کے قعدہ، آخر میں بیٹھ کر التحیات درود شریف وغیرہ پڑھ کر سلام پھیر کر نماز پوری کرے.

اگر قعدہ اولی میں شریک ہو تو صرف التحیات پڑھ کر امام کے ساتھ دو رکعت ادا کر کے قعدہ آخر میں صرف التحیات پڑھ کر ذکر میں مصروف رہے اور امام بائیں جانب کا سلام پھیرنے کے بعد کھڑے ہو کر دو رکعت سورہ فاتحہ کے بعد ضم سورہ کر کے حسب دستور نماز پوری کرے، اور اگر تیسری رکعت میں شریک ہو تو حسب صراحت مذکور امام کے ساتھ دو رکعت ادا کر کے بعد خود دو رکعت ادا کرے.

اگر چوتھی رکعت میں شریک ہوتو امام کے ساتھ ایک رکعت ادا کر کے امام سلام پھیرنے کے بعد خود کھڑا ہو کر ایک رکعت پڑھ کر اس میں ضم سورہ کر کے قعدہ اولی میں بیٹھے اس لئے کہ چار رکعت والی نماز میں دو رکعت کی ادائی کے بعد قعدہ اولی میں بیٹھنا واجب ہے، اس کے بعد کھڑا ہو کے تیسری رکعت مین بھی ضم سورہ کرے اور چوتھی رکعت میں صرف سورہ فاتحہ پڑھ کر نماز ختم کرے. اگر نماز مغرب کے قعدہ اولی میں شریک ہو تو التحیات پڑھ کر بقیہ ایک رکعت امام کے ساتھ ادا کر کے قعدہ آخر میں بھی التحیات پڑھ لے اگر امام پر سجدہ سہو ہو تو یہ مقتدی بھی بعد ادائی سجدہ سہو پھر التحیات پڑھے اور بوقت سلام اٹھ کر خود ایک رکعت معہ ضم سورہ ادا کر کے اپنے قعدہ اولی میں بیٹھ کر التحیات پڑھ کر اس کے بعد حسب دستور تیسری رکعت معہ ضم سورہ ادا کر کے قعدہ آخر میں بیٹھ کر التحیات پڑھے اگر اس مقتدی کو اپنی گزری ہوئی دو رکعت میں بھی سجدہ سہو واجب ہوا ہو تو سیدھے جانب کا سلام پھیر کر بعد سجدہ سہو پھر التحیات اور درود شریف وغیرہ پڑھ کر نماز ختم کرے ایسی صورت میں مقتدی کو مغرب کی نماز میں چھ بار التحیات پڑھنا لازم آتا ہے. (ذوق شوق نماز)

کوئی نمازی فرض کی دوسری رکعت یا قعدہ اولی یا تیسری یا چوتھی رکعت میں شریک ہو تو امام سلام پھیرنے کے بعد خود باقی نماز کو ادا کرتے وقت اس میں ضم سورہ کرنا واجب ہو جاتا ہے ایسی صورت میں ضم سورہ نہ کر کے سجدہ سہو بھی نہ کیا جائے تو بہ سبب ترک واجب نماز فاسد ہو جاتی ہے. (ذوق شوق نماز)

قعدہ آخر میں شریک ہو تو امام سلام پھیرنے کے بعد اٹھ کر پوری نماز ادا کرنا چاہیئے.

اگر کوئی شخص فجر یا مغرب کی تنہا ایک رکعت پڑھنے کے بعد جماعت کی تکبیر سنے تو اپنی نماز توڑ کر امام کے ساتھ شریک ہو جاوے اگر فجر کی ایک رکعت سے زیادہ پڑھ چکا ہو تو اس کی نماز تمام ہو چکی اور مغرب کی نماز میں بھی ایک رکعت سے زیادہ پڑھ چکا ہو تو اکثر ہو چکی اور اکثر کا حکم کل کا ہے. (نور الہدایہ. عالمگیری)

کنز و ہدایہ میں لکھا ہے کہ کوئی شخص فرض نماز تنہا پڑھتا ہو اور وہ تکبیر سنے تو چاہیئے کہ نماز توڑ کر جماعت کے ساتھ نماز ادا کرے اور اگر آخری رکعت میں تکبیر سنے تو نماز تمام کر دے وہ نفل ہو جائے گی اور پھر فرض میں امام کہ ساتھ شریک ہو کر ادا کرے.

کسی شخص کو امام کے ساتھ ایک رکعت ملی ہو تو وہ شخص بالا اتفاق جماعت سے نماز پڑھنے والا نہیں ہوگا البتہ جماعت کا ثواب پائے گا خواہ دو رکعت والی فرض ہو یا تین یا چار رکعت والی. (شامی)

کسی شخص نے تین رکعت جماعت سے پڑھیں اور ایک رکعت فوت ہو تو وہ شخص بالاتفاق جماعت سے نماز پڑہنے والا ہوگا. (عالمگیری)

مسجد میں اذاں ہونے کے بعد نماز سے قبل مسجد سے نکلنا مکروہ ہے. (نور الہدایہ)

جماعت میں امامت کیلئے بہتر وہ شخص ہے جو احکام نماز کو خوب جانتا ہو اور جو قاری اور پرہیزگار اور عمر میں زیادہ ہو. (نور الہدایہ)

کافی اور ہدایہ میں لکھا ہے کہ امام کا محراب مسجد میں کھڑا ہونا مکروہ ہے لیکن اگر امام کے پیر محراب کے باہر ہوں اور سجدہ محراب میں کیا جائے تو جائز ہے. (نور الہدایہ)

حضرت نبی کریم ﷺ نے باجماعت نماز ادا کرنے کی سخت تاکید فرمائی ہے اور بہت سے احادیث اس کے متعلق روایت کئے گئے ہیں.

اور نیز حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے فرض کے مانند اس کی پابندی اور حفاظت کا حکم فرماتے ہوئے کسی صحابی کو کہیں تنہا جانے کی اجازت عطا نہیں فرمائی، اس لئے کہ کہیں جماعت فوت نہ ہو نماز باجماعت امام احمدؒ کے نزدیک فرض ہے اور تنہا بھی جائز ہے اور امام شافعیؒ کے نزدیک فرض کفایہ اور امام ابو حنیفہؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک سنت موکدہ واجب کے قریب ہے. (مالابدمنہ)

حدیث شریف میں وارد ہے کہ جو کوئی نماز فجر جماعت سے ادا کر کے ذکر الٰہی میں طلوع آفتاب تک بیٹھا رہے اور پڑھے دو رکعت تو اس کو پورے حج اور عمرہ کا ثواب ملیگا اور اس کے تمام گناہ بخش دیئے جائینگے اگرچہ ہوں برابر کف دریا کے. (شرح سفر السعادت)

نماز باجماعت کی ادائی میں دین و دنیا کے ہزار ہا فوائد ہیں.

بڑی جماعت کے رکوع سجود، قیام ، قعدہ میں خدائے قادر کی عظمت ظاہر ہوتی ہے. نماز بڑی مقدس اور باعظمت بندگی ہے، بڑے پر جلال اہل دبدبہ شہنشاں ہوں کو بھی رات دن میں (۶۴) مرتبہ نہایت عجز و انکساری کے ساتھ سجدہ میں زمین پر سر ٹیکنا پڑتا ہے.

روزہ ، حج، زکواۃ کی طرح نماز کی ادائی کے لئے کوئی شرط نہیں ہے اور دنیا میں کوئی ایک بھی ایسا عذر نہیں ہے کہ جس کی وجہ سے کسی مرد مسلمان عاقل و بالغ کو مدت العمر میں ایک وقت کی نماز معاف یا اس کو قضا کرنے کی اجازت ہو چنانچہ غایۃ الاوطار وغیرہ میں لکھا ہے کہ اگر بچہ کا بدن نصف سے کمتر خارج ہو چکا ہو تو وہ عورت زچہ نہیں ہے اس حالت میں بھی عورت کو نماز میں تاخیر کرنے کی اجازت نہیں ہے اس وقت وضو پر قادر نہ ہو تو تیمّم کر کے بیٹھ کر اشارہ سے نماز پڑھنے کی تاکید ہے.

لیکن ایسے سخت تاکیدی حکم کے ساتھ ضرورت اور حد سے زیادہ سہولت اور آسانی بھی خدائے تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے دے رکھی ہے مثلاً کسی مریض کو وضو کرنے سے مرض میں زیادتی ہوتی ہو یا ہلاکت کا اندیشہ ہو تو اس کو تیمّم کے جیسی آسان چیز سے نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے، یہی نہیں بلکہ اس حالت میں

Go to Contents فہرست کے صفحہ پر جائیں

جنابت اور ناپاکی ہوتو ایک تیمّم غسل اور وضو دونوں کے معاوضہ میں کافی ہے، کھڑے ہوکر نماز ادا نہ کی جاسکتی ہوتو بیٹھے ہوئے وہ بھی نہ ہوسکتا ہوتو لیٹے ہوئے اشارے سے نماز پڑھنے کی اجازت ہے. اس سے زیادہ آسانی اور سہولت کیا ہوسکتی ہے. بایں لحاظ ادائی نماز کی سخت تاکید میں کوئی سختی نہیں ہے. ایسے احکام کے نظر کرتے جو حضرات پوری صحت کیساتھ اچھی حالت میں تازہ توانا زندگی بسر کرتے ہوئے نماز نہ پڑھتے ہوں وہ بڑے ہی بد بخت اور کم نصیب اور قاصر ہیں مرنے کے بعد ان کو بڑی ندامت اور مصیبت ہوگی.

قولہ تعالی : تُسَبِّحُ لَهُ ٱلسَّمَـٰوَٰتُ ٱلسَّبۡعُ وَٱلۡأَرۡضُ وَمَن فِيهِنَّۚ وَإِن مِّن شَيۡءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمۡدِهِۦ وَلَـٰكِن لَّا تَفۡقَهُونَ تَسۡبِيحَهُمۡۗ (سورۃ الاسراء آیت ۴۴)

ترجمہ : تسبیح کرتے ہیں اس کی واسطے ساتوں آسمان اور زمین اور جو کوئی کہ ان کے بیچ میں ہے اور نہیں ہے کوئی چیز بغیر اس کی تسبیح اور تعریف کے لیکن ان کی تسبیح کو تم نہیں سمجھتے

قولہ تعالی : وَٱلنَّجۡمُ وَٱلشَّجَرُ يَسۡجُدَانِ (سورۃ الرحمٰن آیت ٦) ترجمہ : اور بوٹیاں اور درخت سجدہ کرتے ہیں

خدائے تعالی کے ارشاد سے ظاہر اور ثابت ہے کہ کائنات میں جتنی خدا کی مخلوق ہے وہ تمام خدائے تعالی کے ذکر و تسبیح میں مشغول و مسجود ہے لیکن ہم اس کو نہیں سمجھ سکتے

نمازی بھی نماز کے ہر فعل میں خدائے تعالی کی تمام مخلوق کیساتھ تسبیح میں شریک ہو جاتا ہے یعنی نماز میں مصلی جس وقت کھڑا ہوتا ہے اس وقت تمام روئے زمین کے شجر اور ان کے مانند ملائکہ وغیرہ جتنی مخلوق ہمیشہ کھڑی رہ کر خدائے تعالی کی تسبیح میں مصروف رہتی ہے نمازی بھی تا قیام ان کا شریک رہتا ہے

اور رکوع کی حالت میں جتنے چرند، درند اور اس وضع میں جتنے ملائک اور مخلوق ہے تا رکوع نمازی ان تمام کا شریک رہتا ہے.

اور سجدہ میں تمام روئے زمین کے حشرات الارض اور ان کے وضع میں جتنے ملائک ہیں اور مخلوق ہے یہ نمازی بھی تا سجود ان کا شریک رہتا ہے

اور قعدہ میں زمین اور چھوٹے بڑے پہاڑ اور ان کے مانند جتنے ملائک ہیں اور مخلوق ہے تا قعدہ یہ نمازی خدائے تعالی کی تسبیح میں ان کا شریک رہتا ہے

اور تکبیرات انتقالات اور حرکت کے وقت اڑنے والے پرندے بہنے والے دریا، چلنے والی ہوا اور ان کی طرح ہمیشہ حرکت میں رہنے والے ملائک اور اسی قبیل کی مخلوق کے ساتھ تسبیح میں نمازی شریک رہتا ہے.

ف : تمام مخلوق تو ہمیشہ خدائے تعالی کے ذکر و تسبیح میں رہے اور ہم اشرف المخلوقات ہو کر خواب غفلت اور نا فرمانی اور گنہ گاری میں مصروف و مشغول رہیں اور تارک حج وزکوۃ صوم وصلوۃ ہونا باعث شرم اور موجب عذاب ہے.

شیطا ن هزا ر با ر بهتر زبے نماز اوسجده پیش آدم وا ین پیش حق نه کر و

ابلیس نے حضرت آدم علیہ السلام کو بایں خیال نہیں کیا تھا کہ وہ خا کی تھے اور خود ناری اور معلم الملکوت بھی تھا. ہم نجس العین نطفہ اور پر شرم ونجس مقام سے پیدا ہو کر بڑے دعوؤں کے ساتھ انانیت کر کے اپنے پروردگار رحیم و کریم محسن حقیقی اور قہار اور قادر مطلق خدائے برحق کو سجدہ نہ کریں تو کیسے معذب ہوں گے قابل غور ہے.

Go to Contents فہرست کے صفحہ پر جائیں

نماز تراویح

حضرت عائشہ صدیقہ ام المومنینؓ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے ایک رات مسجد میں نماز پڑھی اور آپ کے ساتھ چند لوگ تھے. پھر دوسرے دن لوگ زیادہ ہوگئے پھر تیسری یا چوتھی رات میں تو بہت لوگ جمع ہوگئے اور رسول اللہ ﷺ ان کی طرف نہ نکلے جب صبح ہوئی آپؐ نے فرمایا میں تمہارا حال دیکھتا تھا اور میں نہ نکلا مگر اس وجہ سے کہ مجھے خوف ہوا کہ یہ نماز (تراویح) کہیں تم پر فرض نہ ہو جائے. (صحیح مسلم)

نماز تراویح مردوں اور عورتوں کیلئے سنت موکدہ ہے. (درمختار)

اگر کوئی شخص عشا کے فرض کی جماعت میں شریک نہیں ہوسکا اور تنہا پڑھ لیا ہو تو وہ تراویح کی نماز میں شریک ہوسکتا ہے. (درمختار)

عشا کی نماز جماعت سے نہیں ہوئی ہو تو نماز تراویح بھی جماعت سے نہیں ہوسکتی اس لئے کہ تراویح کی جماعت فرض عشا کی جماعت کے تابع ہے. (غایۃ الاوطار)

اگر کوئی شخص فرض عشا جماعت سے پڑھے اور تراویح جماعت سے نہیں پڑھی ہو تو وہ شخص نماز وتر جماعت سے پڑھ سکتا ہے. (درمختار)

اگر کوئی شخص نماز عشا تنہا پڑھے تو وہ نماز وتر جماعت سے نہ پڑھے. (شامی)

اگر ایک گروہ نے نماز عشا جماعت سے پڑھی ہو اور تراویح جماعت سے ادا نہ کی ہو تو وہ گروہ وتر جماعت سے نہ پڑھے اس لئے کہ وتر کی جماعت تراویح کی جماعت کے تابع ہے. (شامی)

نماز تراویح کے وقت سستی کی وجہ سے بیٹھے رہنا اور امام رکوع میں جانے کے وقت شریک ہونا مکروہ ہے. (درمختار-عالمگیری)

نماز تراویح بلا عذر بیٹھ کر پڑھنا مکروہ ہے. (درمختار)

ایک مسجد میں دو مرتبہ جماعت سے تراویح پڑھنا مکروہ ہے. (عالمگیری)

ایک امام کو دو جگہ تراویح پڑھانا درست ہے. (عالمگیری)

فرض عشا اور وتر ایک امام پڑھائیں اور تراویح دوسرے تو جائز ہے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرض عشاء اور وتر کی امامت خود فرمایا کرتے تھے اور تراویح حضرت ابی بن کعب رضی عنہ پڑھایا کرتے تھے. (عالمگیری)

اگر تراویح کی دو رکعتیں قراءت کی غلطی سے یا کسی اور سبب سے فاسد ہو جائیں تو ان میں پڑھا ہوا قرآن مکرر پڑھا جائے تا کہ ختم قرآن صحیح نماز

میں ہو. (عالمگیری)

اگر تراویح میں ختم قرآن کے لئے حافظ نہ ہوں تو وہاں أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحَابِ الْفِيلِ سے پڑھنا بہتر ہے. (عالمگیری)

اگر امام نماز تراویح میں دو رکعت کے بعد سہواً قعدہ نہ کر کے کھڑا ہو جائے تو تیسری رکعت کا سجدہ نہ کرنے تک یاد آ جائے تو قعدہ میں بیٹھ کر سلام پھیر دے اور اگر تیسری رکعت کا سجدہ کرنے کے بعد یاد آئے تو اور ایک رکعت ملالے اس صورت میں استحسانا فساد نماز کا حکم نہیں دیا گیا ہے یہ چار رکعتیں قائم مقام دو رکعتوں کے ہوں گی. (عالمگیری)

نماز تراویح کی نیت

نَوَيْتُ اَنْ اُصَلِّىَ لِلّٰهِ تَعَالٰى رَكْعَتَينِ صَلٰوةِ التَّرَاوِيحِ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِقْتَدَيْتُ بِهٰذَا الْاِمَامِ مُتَوَجِّهًا اِلٰى جِهَةِ الْكَعْبَةِ الشَّرِيْفَةِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ (ذوق شوق نماز)

ف : پہلی سے تیسری تراویح تک نیت مذکور کی جائے اور چوتھی سے دسویں تراویح تک بجائے (سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى) کے (مُتَابِعَةُ الْمَهْدِى الْمَوْعُوْدِ) کہا جائے. (ذوق شوق نماز)

اس کی ادائی کا طریقہ ہے یہ کہ ۲۹ شعبان کو چاند نظر آنے پر اسی شب میں یا چاند نظر نہ آنے کی صورت میں ۳۰ تاریخ کی شب میں بوقت عشا بڑی سنت کے چاروں رکعتوں میں ضم سورہ کر کے پڑھیں اور فرض عشا اور چھوٹی سنت ادا کر کے نماز تر واتح کے دس دوگانہ با جماعت ادا کریں اس کے بعد وتر جماعت سے پڑھیں.

پہلا دوگانہ ختم ہونے پر یہ دعا : يَا كَرِيْمُ الْمَعْرُوْفِ يَاقَدِيْمُ الْاِحْسَانِ اَحْسِنْ اِلَيْنَا بِاِحْسَانِكَ الْقَدِيْمِ وَ بِفَضْلِكَ الْعَظِيْمِ يَا كَرِيْمُ يَا رَحِيْمُ يَآ اَللّٰهُ يَآ اَللّٰهُ يَآ اَللّٰهُ (ذوق شوق نماز)

ترجمہ : اے مشہور کرم کرنے والے اے قدیم احسان کرنے والے تیرے قدیم احسان اور بڑے فضل کے ساتھ ہم پر احسان کر اے بڑے کرم کرنے والے اے بڑے مہربان، یااللہ یااللہ یااللہ

دوسرا دوگانہ ختم ہونے کے بعد : کلمہ شہادت أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ تین بار اس کے بعد یہ دعا ایک بار پڑھیں.

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ الْجَنَّةَ وَ الرُّوْيَةَ وَ نَعُوْذُ بِکَ مِنَ النَّارِ يَا خَالِقَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ بِرَحْمَتِکَ يَا عَزِيْزُ يَا غَفَّارُ يَا كَرِيْمُ يَا سَتَّارُ يَا رَحِيْمُ يَابَارُّ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ كَرِيْمٌ تُحِبُّ الْعَفُوَّ فَاعْفُ عَنَّا بِكَرَمِکَ يَا اَكْرَمَ الْاَكْرَمِيْنَ وَ بِرَحْمَتِکَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اس کے بعد يَا كَرِيْمُ الْمَعْرُوْفِ تا آخر ایک بار (ذوق شوق نماز)

ترجمہ : اے اللہ ہم تجھ سے تیری جنت اور رویت کے امیدوار اور تیری پناہ مانگتے ہیں دوزخ کی آگ سے اے پیدا کرنے والے جنت اور دوزخ کے تیری رحمت کے طفیل سے اے بڑے غلبہ والے اے بڑے بخشنے والے اے بڑے کرم کرنے والے اے عیبوں کو بہت چھپانے والے نہایت مہربان اے بڑے احسان کرنے والے اے بڑے بزرگ یا اللہ بچا ہم کو دوزخ سے اے بچانے والے یا اللہ تو ہی بہت درگزر کرنے والا گنا ہوں سے اور بہت معاف کرنے والا تقصیرات کا اور بہت چھوڑ دینے والا نہایت بخشش کرنے والا ہے تو دوست رکھتا ہے معافی تقصیرات اور معصیات کو ہم سے معاف فرما دے ہمارے گناہ اور قصورات کو اپنے کرم کے طفیل سے اے زیادہ کرم فرمانے والے کریموں سے اور تیری رحمت کے طفیل سے اے زیادہ مہربانی کرنے والے نہایت مہربانوں سے.

تیسرے دوگانہ کے ختم پر : يَا كَرِيْمُ الْمَعْرُوْفِ تا آخر ایک بار پڑھیں.

چوتھے دوگانہ کے ختم پر : یہ درود شریف تین بار پڑھیں.

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدَيْنِ وَ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدَيْنِ وَ بَارِکْ وَ سَلِّمْ وَ صَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَآءِ وَ الْمُرْسَلِيْنَ وَالْمَلٰٓئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَعَلٰى عِبَادِاللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ وَ عَلٰى كُلِّ مَلَکٍ بِرَحْمَتِکَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اور اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ تا آخر اور يَا كَرِيْمُ الْمَعْرُوْفِ تا آخر ایک بار (ذوق شوق نماز)

ترجمہ : یا اللہ رحمت کاملہ نازل فرما محمد نبی اور محمد مہدی صلعم پر اور محمد نبی اور محمد مہدی صلعم کی آل پر اور برکت نازل فرما اور سلامتی نازل فرما تمام پیغمبروں پر اور تمام مرسلوں پر اور رحمت کاملہ نازل فرما مقرب فرشتوں پر اور رحمت کاملہ نازل فرما تمام صالح بندوں پر اور رحمت کاملہ نازل فرما تمام فرشتوں پر تیری رحمت کے طفیل سے اے زیادہ مہربانی کرنے والے مہربانوں سے.

Go to Contents فہرست کے صفحہ پر جائیں

پانچویں دوگانہ کے ختم پر : یَا کَرِیْمُ الْمَعْرُوْفِ تا آخر ایک بار پڑھیں.

چھٹے دوگانے کے ختم پر : تین بار سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّابِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

اس کے بعد اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ اور یَا کَرِیْمُ الْمَعْرُوْفِ تا آخر ایک بار (ذوق شوق نماز)

ترجمہ : پاکی سزاوار ہے اللہ تعالی کو اور تمام قسم کی تعریفیں سزاوار ہیں اللہ تعالی کے لئے اور کوئی معبود حق نہیں ہے سوائے اللہ تعالی کے اور اللہ تعالی بہت بزرگ ہے اور نہیں ہے طاقت مگر خدائے تعالی کے لئے جو بہت بلند پایہ اور بہت بزرگ ہے.

ساتویں دوگانہ کے ختم پر : یَا کَرِیْمُ الْمَعْرُوْفِ تا آخر ایک بار پڑھیں.

آٹھویں دوگانہ کے ختم پر : سُبْحَانَ اللّٰهِ بِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَ بِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُاللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّ خَطِیْئَةٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْهِ

تین بار اس کے بعد اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ اور یَا کَرِیْمُ الْمَعْرُوْفِ تا آخر ایک بار (ذوق شوق نماز)

ترجمہ : پاکی سزاوار ہے اللہ تعالی کو جو بڑا بزرگ ہے نہایت بزرگی والا ہے اور پاکی سزاوار ہے اس کے حمد کے ساتھ، میں مغفرت چاہتا ہوں اسی اللہ تعالی سے جو میرا پروردگار ہے اور میری تمام خطاؤں اور گناہوں سے توبہ کرتا ہوں اس کی طرف رجوع ہو کر.

نویں دوگانہ کے ختم پر : یَا کَرِیْمُ الْمَعْرُوْفِ تا آخر ایک بار پڑھیں.

دسویں دوگانہ کے ختم پر : اَسْتَغْفِرُاللّٰهَ اَسْتَغْفِرُاللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ غَفَّارُ الذُّنُوْبِ سَتَّارُ الْعُیُوْبِ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ كَشَّافُ الْكُرُوْبِ یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ وَ الْاَبْصَارِ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ تین بار اس کے بعد اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ اور یَا کَرِیْمُ الْمَعْرُوْفِ تا آخر ایک بار (ذوق شوق نماز)

ترجمہ : میں مغفرت چاہتا ہوں اللہ تعالی سے میں مغفرت چاہتا ہوں اللہ تعالی سے کہ کوئی معبود حق نہیں ہے اس کے سوائے جو ہمیشہ زندہ اور قائم اور استوار ہے گناہوں کا بڑا بخشنے والا عیبوں کا بہت چھپانے والا غیب کی باتوں اور کاموں کا خوب جاننے والا سختیوں کا خوب کھولنے والا ائے پھیرنے والے دلوں کے اور بینائیوں کے توبہ کرتا ہو میں اس کی طرف رجوع ہو کر.

Go to Contents فہرست کے صفحہ پر جائیں

اس کے بعد نماز وتر با جماعت ادا کر کے تین بار یہ تسبیح پڑھنا چاہیئے سُبْحَانَ ذِی الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظْمَةِ وَالْھَیْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْکِبْرِیَآءِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْحَیِّ الَّذِیْ لَایَنَامُ وَلَایَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبَّنَا وَرَبُّ الْمَلٰئِکَةِ وَالرُّوْحِ اور ایک بار اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ اور یَا کَرِیْمُ الْمَعْرُوْفِ تا آخر (ذوق شوق نماز)

ترجمہ : پاک ہے صاحب سلطنت حقیقی اور پاک ہے بادشاہ عالم ارواح و عالم غیب و عالم معنی اور پاک ہے صاحب غلبہ کاملہ اور صاحب بزرگی اور صاحب دبدبہ بزرگ اور صاحب قدرت اور صاحب بزرگی وعظمت وتکبری اور صاحب حقیقت محمد صلعم اور پاک ہے بادشاہ زندہ جو نہیں سوتا اور نہیں مرتا ہے کبھی صاحب بزرگی اور صاحب اکرام اور پاک ہے اور بہت پاک ہے ہمارا رب فرشتوں اور ارواح کا.

دوگانہ شبِ قدر کے احکام اور اسکی ادائی کا طریقہ

متن شریف کے بیسویں باب کی نقل مبارک کی نقل (نقلست از بند گیمیا ں سید خوند میرؓ که با رها شنیده ام در تا ریخ بست وششم ماه مبارك رمضان حضرت میراں علیه السلام فرض عشا ادا کردند پس بالا دیده فرمودند امشب کدام شب است میاں سید سلام اللهؓ گفتند بست هفتمی است بعده فرمودند که " قرآن به سید المرسلین داریں شب نزول کردیم ودرسوره قدر بیان نمودیم لیکن پوشیده داشتیم برائے تو لَيۡلَةُ ٱلۡقَدۡرِ خَيۡرٞ مِّنۡ أَلۡفِ شَهۡرٖ از عبادت مقبول بهتر است ترادادیم برخیز دوگانه شکرانه ادا کن " بعده میراں علیه السلام برخاستند ودوگانه خود امامت کرده گزارده اند ماسیزده کس حاضر بودیم بعده نشسته ایں دعاباآواز بلند خواندند اَللّٰهُمَّ اَحۡيِنِى مِسۡكِيۡنًا درمیان سید سلام الله عرض کردند که خوندکار مارادریں رحمت داخل باید کرد بعده بفرمان خدا به ایں نوع خواندند اَللّٰهُمَّ اَحۡيِنَا مِسۡكِيۡنًا وَّ اَمِتۡنَا مِسۡكِيۡنًا وَّ احۡشُرۡنَا يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ فِىۡ زُمۡرَةِ الۡمَسَاكِيۡنَ بِفَضۡلِكَ وَ كَرَمِكَ يَا اَكۡرَمَ الۡاَكۡرَمِيۡنَ وَ بِرَحۡمَتِكَ يَا اَرۡحَمَ الرَّاحِمِيۡنَ اَللّٰهُمَّ صَغِرِالدُّنۡيَا الی آخر (اَللّٰهُمَّ اَرِنَا الۡحَقَّ حَقًّا) الی آخره وآیة (رَبَّنَا لَاتُزِغۡ قُلُوۡبَنَا) الی آخر خواندند وسربه سجده نهادند تاربع پاس مقدار باشد که سر بالا کردند وبازشرف ایں شب بیان کردند وسال دیگر باهفتا دودو کس ادا کردند وسوئے میاں سید خوندمیرؓ دیده فرمودند که ایں رابجائے فرض عین باید شمرد وبرهمه کس لازم است که ادا کنند ونیز بندگی میاں سید خوندمیرؓ هم همیں کردند ودعا هم همیں نوع طلبیدند وخود جماعت کردند)

ف : حضرت میراں علیہ السلام کا پہلا دوگانہ لیلۃ القدر بمقام (کاہہ) اور دوسرا دوگانہ بلدہ (فراہہ) مبارک میں ادا ہوا ہے اور دوسرے دوگانہ کی ادائی کے بعد حضرت علیہ السلام نے ایک ماہ تیئیس روز میں رحلت فرمائی ہے۔

واضح ہو کہ دوگانہ لیلۃ القدر کے متعلق گروہ مبارک میں دو طریقہ کی تقلید ہے یعنی بعض خاندان میں دوگانہ شریف کو حسب فرمان حضرت میراں علیہ السلام بجائے فرض عین جانتے ہیں اور اس کی نیت میں (فرض اللہ تعالی) نہیں کہتے ہیں اور بعض خاندان میں اس کو فرض عین جانتے ہیں اور نیت میں بھی (فرض اللہ تعالی) کہتے ہیں چنانچہ دونوں نیتیں ذیل میں لکھی جاتی ہیں۔

نیت دوگانہ لیلۃ القدر : نَوَيۡتُ اَنۡ اُصَلِّىَ لِلّٰهِ تَعَالٰى رَكۡعَتَيۡنِ صَلٰوةِ اللَّيۡلَةِ الۡقَدۡرِ مُتَابِعَةُ الۡمَهۡدِىِّ الۡمَوۡعُوۡدِ اِقۡتَدَيۡتُ بِهٰذَا الۡاِمَامِ

Go to Contents فہرست کے صفحہ پر جائیں

مُتَوَجِّهًا اِلٰى جِهَةِ الْكَعْبَةِ الشَّرِيْفَةِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

دوسری نیت : نَوَيْتُ اَنْ اُصَلِّيَ لِلّٰهِ تَعَالٰى رَكْعَتَيْنِ صَلٰوةِ اللَّيْلَةِ الْقَدْرِ فَرْضُ اللّٰهِ تَعَالٰى مُتَابِعَةُ الْمَهْدِيِّ الْمَوْعُوْدِ اِقْتَدَيْتُ بِهٰذَا الْاِمَامِ مُتَوَجِّهًا اِلٰى جِهَةِ الْكَعْبَةِ الشَّرِيْفَةِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

ترجمہ : میں نیت کرتا ہوں کہ نماز پڑھوں اللہ تعالی کے واسطے دو رکعتیں نماز لیلۃ القدر اللہ تعالی کے فرض کی متابعت مہدی موعود علیہ السلام کی، میں اقتدا کرتا ہوں اس امام کی، متوجہ ہو کر کعبہ شریف کی جہت کی طرف، اللہ تعالی بہت بزرگ ہے.

اس کی ادائی کا طریقہ اس طرح چلا آتا ہے کہ ماہ رمضان کی ستائیسویں شب میں غسل کر کے حتی المقدور مکلّف لباس کے ساتھ دو پہر رات کے بعد اذاں دے کر سحری سے پہلے عشا کی بڑی سنت اور فرض کی چار رکعت اور چھوٹی سنت کی دو رکعت ادا کر کے اس کے بعد دوگانہ لیلۃ القدر کی پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ (والضحی) [1] اور دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کر بعد سورہ (قدر) پڑھ کر نہایت خشوع وخضوع وحضور قلب کے ساتھ دوگانہ ادا کر کے مندرجہ ذیل دعائیں امام باآواز بلند پڑھتے ہیں اور مقتدی ذکر کرتے ہوئے سنتے ہیں.

یہ دوگانہ سال میں ایک دفعہ نصیب ہونے کی وجہ سے حتی الامکان اس کو اپنے پیر و مرشد کی اقتدا سے ادا کرنا افضل ہے. اگر بوجہ دوری یا کسی اور مجبوری کے سبب پیر و مرشد کی اقتدا نصیب نہ ہو تو کسی فقیر یا موجودہ جماعت میں جس کو شرف اور بزرگی حاصل ہو ان کی اقتدا سے باجماعت ادا کرنا چاہیئے.

بعد ادائی دوگانہ پڑھنے کی دعائیں یہ ہیں

اَللّٰهُمَّ اَحْيِنَا مِسْكِيْنًا وَّ اَمِتْنَا مِسْكِيْنًا وَّ احْشُرْنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْ زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنَ بِفَضْلِكَ وَ كَرَمِكَ يَا اَكْرَمَ الْاَكْرَمِيْنَ وَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَغِّرِ الدُّنْيَا بِاَعْيُنِنَا وَ عَظِّمْ جَلَالَكَ فِيْ قُلُوْبِنَا وَ وَفِّقْنَا لِمَرْضَاتِكَ وَ ثَبِّتْنَا عَلٰى دِيْنِكَ وَ طَاعَتِكَ وَ مُحَبَّتِكَ وَ شَوْقِكَ وَ عِشْقِكَ بِفَضْلِكَ وَ كَرَمِكَ يَا اَكْرَمَ الْاَكْرَمِيْنَ وَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

---

[1] پنج فضائل میں حضرت بندگی میاں شاہ دلاورؓ سے منقول ہے کہ دوگانہ لیلۃ القدر میں حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے یہ ہر دو سورہ جات پڑھے ہیں.

اَللّٰھُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّاوَّ ارْزُقْنَا اتِّبَاعَهٗ وَ اَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلاً وَّ ارْزُقْنَا اِجْتِنَابَهٗ بِفَضْلِکَ وَ کَرَمِکَ یَا اَکْرَمَ الْاَکْرَمِیْنَ وَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

رَبَّنَا لَاتُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِیْنَا اَوْ اَخْطَاْ نَا رَبَّنَا وَلَاتَحْمِلْ عَلَیْنَا اِصْرًا کَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَالَاطَاقَةَ لَنَا بِهٖ

وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکَافِرِیْنَ

رَبَنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیاً یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ اَنْ آمِنُوْا بِرَبِّکُمْ فَامَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَ کَفِّرْعَنَّا سَیِّاٰتِنَا وَ تَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَاوَعَدْتَّنَا

عَلٰی رُسُلِکَ وَلَاتُخْزِنَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِنَّکَ لَاتُخْلِفُ الْمِیْعَادَ (سورۃ البقرۃ آیت ۲۸۶ / سورۃ آل عمران آیت ۱۹۳/۱۹۴)

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

رَبَّنَا لَاتُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَاِذْهَدَیْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَةً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَهَّابُ (سورۃ آل عمران آیت ۸)

ترجمہ : یا اللہ زندہ رکھ ہم کو مسکین بنا کر اور فوت کر ہمکو مسکین بنا کر اور قیامت کے دن ہمارا حشر مسکینوں کے زمرہ میں کر تیرے فضل وکرم کے طفیل سے اے زیادہ کرم کرنے والے بڑے کریموں سے اور تیری رحمت کے طفیل سے اے زیادہ رحم کرنے والے بڑے رحیموں سے یا اللہ بہت چھوٹی اور حقیر کر کے بتا دنیا کو ہماری نظروں میں اور بڑی کر کے بتا تیری بزرگی اور جلال کو ہمارے دلوں میں اور تیری رضا مندی اور تیری خوشنودی کی توفیق عطا فرما ہم کو ثابت رکھ ہم کو تیرے دین پر اور تیری عبادت پر اور تیری محبت پر اور تیرے شوق پر تیرے عشق پر تیرے فضل وکرم کے طفیل سے اے زیادہ رحم کرنے والے بڑے رحیموں سے یا اللہ دکھا ہمکو حق کو حق کر کے اور اس کی اتباع ہم کو روزی کر اور دکھا تو ہم کو باطل کو باطل کر کے اور روزی فرما تو ہم کو اس سے نجات تیرے فضل وکرم کے طفیل سے اے زیادہ کرم کرنے والے بڑے کریموں سے اور تیری رحمت کے طفیل سے اے زیادہ رحم کرنے والے بڑے رحیموں سے اے ہمارے پروردگار نہ پکڑ ہم کو اگر بھولیں یا چوکیں اے رب ہمارے نہ رکھ ہم پر بھاری بوجھ جیسا کہ رکھا تھا ہم سے اگلوں پر اے رب ہمارے نہ اٹھوا ہم سے وہ چیز کہ جس کی طاقت ہم کو نہیں اور درگزر کر ہم سے اور بخشدے ہم کو اور رحم کر ہم پر تو ہی ہمارا مالک ہے اور خاوند ہے تو ہی مدد کر ہماری اور غلبہ دے ہمارا کافروں کی قوم پر اے رب ہمارے بیشک ہم نے سنا کہ ایک پکارنے والا پکارتا ہے باآواز بلند ایمان لانے کو کہ ایمان لاؤ اپنے رب پر سو ہم ایمان لائے اے رب ہمارے اب بخشدے ہمکو ہمارے گناہ اور اتار دے ہماری برائیاں اور موت دے ہمکو نیکیوں کے ساتھ اے ہمارے پروردگار اور دے ہمکو جو کچھ وعدہ دیا تو نے اپنے رسولوں کے ساتھ اور رسوا نہ کر ہمکو قیامت کے دن تحقیق تو خلاف نہیں کرتا اپنا وعدہ اے ہمارے پروردگار دے ہمکو دنیا میں خوبی اور نعمت اور آخرت میں خوبی اور نعمت اور بچا ہم کو دوزخ کے عذاب سے.

Go to Contents فہرست کے صفحہ پر جائیں

اے ہمارے رب دل نہ پھیر جب ہم کو ہدایت دے چکا اور عطا کر اپنے پاس سے ہم کو رحمت اور نعمت بیشک تو ہی ہے سب کچھ دینے والا بیشک تو ہی ہے سب کچھ دینے والا بیشک تو ہی ہے سب کچھ دینے والا۔ (ذوق شوق نماز)

ف : مذکورہ دعائیں پڑھنے کے بعد سجدہ مناجات میں جا کر دوگانہ تحیۃ الوضو کے سجدہ مناجات میں پڑھنے کی دعائیں اور مندرجہ صدر دعائیں نہایت عجز وانکسار اور خشوع وخضوع کے ساتھ پڑھ کر اپنے جو کچھ معروضات ہوں جناب باری میں عرض کریں چونکہ اس شب کی فضیلت نزول رحمت فرشتوں کی حضوری اور آمین گوئی سے مقبولیت دعا کی توقع ہوسکتی ہے۔ (ذوق شوق نماز)

اس کے بعد سجدہ مناجات سے اٹھ کے نماز وتر با جماعت ادا کر کے کل حاضرین بآواز بلند اسطرح تسبیح کہیں

امام کہیں **لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه** یعنی کوئی معبود حق نہیں ہے سوائے اللہ تعالی کے اس بعد تمام مقتدیاں کہیں **مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ** یعنی محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ پھر امام کہیں **اَللّٰهُ اِلٰهُنَا** یعنی اللہ تعالی ہمارا خدائے برحق ہے۔ اس کے بعد مقتدیاں کہیں **مُحَمَّدٌ نَبِيُّنَا** یعنی محمد ﷺ ہمارے نبی ہیں۔ امام کہیں **اَلْقُرْاٰنُ وَ الْمَهْدِيُّ اِمَامُنَا** یعنی قرآن مجید اور مہدی موعود علیہ السلام ہمارے امام ہیں۔ مقتدیاں کہیں **آمَنَّا وَ صَدَّقْنَا** یعنی ہم ایمان لائے اور سچ جانے۔

ف : بعد ادائی دوگانہ شریف پیرومرشد پنخوردہ [1] کر کے حاضرین کو پلانے کا طریقہ بزرگان دین کا رہا ہے۔

اس کے بعد خدائے تعالی نے اپنے لامحدود فضل وکرم سے بواسطہ مہدی موعود علیہ السلام اس عظیم الشان نعمت سے سرفراز فرمانے کی شکر گزاری میں بہ نیت نذر اللہ اور خاتمین علیہما السلام اور کل انبیا، اور اولیا، مومنین ومومنات کی نیاز اور ان کی ارواح کو ایصال ثواب کی نیت سے شیرنی وغیرہ کل حاضرین مرد وزن کو تقسیم کریں اور ختم قرآن شریف اور درود کا ثواب بخشیں اور جس قدر ممکن ہو پیرومرشد کی خدمت میں للہ نذر گزرانیں اور فقراء ومساکین او مستحقین کو محض خدا واسطے تا امکان جو کچھ ہو سکے نہایت خلوص دل سے للہ تقسیم کریں اور اگر ہر سال اسی شب میں از روئے حساب زکوۃ کی علحدگی بھی ہوا کرے تو بہتر ہے کیونکہ اس مقدس شب میں خدا واسطے جس قدر خیرات کی جائے اور جہاں تک عبادت بندگی ذکر وتسبیح ہو سکے ہزار مہینے تک روزانہ مقبولہ عبادت بندگی ذکر وتسبیح خیر خیرات کرنے سے بہتر ہونا سورہ قدر سے ظاہر اور ثابت ہے بایں وجوہ اس تمام شب میں نہایت خلوص یکسوئی حضور قلب نیک نیتی سے امور خیر میں مصروف اور خدائے تعالی کے ذکر میں اس طرح مشغول رہنا چاہیئے کہ تمام رات میں ایک سانس بھی بغیر ذکر کے ضائع نہ جائے اس لئے کہ اس رات میں ذکر کی ایک سانس ہزار مہینے کے مقبولہ ذکر

---

[1] اس کو مرشد کامل سے حاصل کرنا چاہیئے چونکہ متن شریف کے بیسویں باب میں پسخوردہ کے تعجب خیز تاثیرات منقول ہیں۔

Go to Contents فہرست کے صفحہ پر جائیں

کے انفاس سے افضل و بہتر ہے.اس لحاظ سے اس پر فیض اور مقدس رات کی جس قدر، قدر کی جائے کم ہے.

ایک روز حضرت نبی کریم ﷺ نے بنی اسرائیل سے (شمعون کی ہزار [1] مہینے کی مقبولہ ریاضت وعبادت کی تعریف فرمائی یعنی انہوں نے ہزار مہینے تک روز روزہ رکھ کر کفاروں سے جہاد کیا اور راتوں میں خدائے تعالی کے ذکر و تسبیح میں مصروف رہے اور آخرش شہادت پر ان کا خاتمہ ہوا. حاضرین کو شمعون کی طرح ریاضت میں جفاکشی کا تاب وتواں نہ ہونے سے رقت ہوئی اور حضرت نبی کریم صلعم بھی متاثر ہونے سے امت نبی کریم صلعم پر خدائے تعالی نے فضل وکرم فرما کر اس وقت سورہ قدر نازل اور اس میں شمعون کی ان ہزار مہینوں کی ریاضت سے ایک شب قدر بہتر ہونے کی تعریف فرمائی یہ ہے شان نزول سورہ قدر کا اس کے بعد اس شب سے واقف اور اس کے فضائل سے مستفید ہونے کے لئے صحابا، کرام نے حضرت نبی کریم ﷺ سے امکانی کوشش کی لیکن آنحضور ﷺ حیات مبارک تک وہ شب خدائے تعالی کی مشیت سے پوشیدہ رہی. چنانچہ مشکواۃ شریف کے باب لیلۃ القدر کی حدیث شریف سے ظاہر ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ((میں نے لیلۃ القدر کی تلاش کی تو مجھے بتلائی جاکر بھلادی گئی اور میں نے اس رات میں نماز پڑھی))

پس یہ چیز قابل غور ہے کہ جس وقت جبرئیل علیہ السلام کے ذریعہ سے قرآن کا نزول شروع ہوا تو آنحضور ﷺ قرآن پاک کو حفظ اور ذہن نشین کرنے کے خیال سے پہلا لفظ دل اور زبان سے پڑھتے تو اگلا لفظ سننے میں نہ آتا اور گھبراتے اس وقت خدائے تعالی کا حکم ہوا کہ جلدی سے زبان مت ہلا و پڑھ لینا کافی ہے تمہارا، دل میں اس کو اکٹھا کرنا ہمارے ذمہ ہے لَا تُحَرِّكْ بِهِۦ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِۦٓ ﴿١٦﴾ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُۥ وَقُرْءَانَهُۥ ﴿١٧﴾ (سورۃ القیامۃ آیت ۱۶/۱۷)

ایسی صورت میں اس مقدس شب قدر کا اظہار مہدی موعود خلیفۃ اللہ کے ذریعہ سے مشیت میں نہ ہوتا تو حضرت نبی کریم ﷺ پر شب قدر ظاہر کرکے اس کو بھلا دینا ممکن ہی نہ تھا اور جب تکمیل نعمت کی وجہ سے آنحضور ﷺ پر شب قدر ظاہر کرکے بھلادی گئی تو عقلاً واصولاً پھر کسی امام یا عالم یا مفسر کو اپنے قیاس سے شب قدر کو معین کرنے کا حق واختیار حاصل نہیں رہا بلکہ خلیفۃ اللہ ہی خدائے تعالی کی ذات سے معلوم کرکے شب قدر کو ظاہر کرنا لازم ہوتا ہے اور ایسا ہی ہوا یعنی سنہ ۹۰۹ رمضان شریف کی ستائیس شب میں ادائی فرض عشا کے بعد خدائے تعالی کی ذات سے حضرت سید محمد مہدی موعود خلیفۃ اللہ علیہ السلام کو یہ فرمان خداوندی شرف صدر پایا کہ سید المرسلین پر قرآن اسی شب میں نازل کرکے سورہ قدر میں اس کا بیان کیا جاکر تمہارے لئے وہ پوشیدہ رکھی گئی تھی لیلۃ القدر ہزار مہینوں کی عبادت مقبولہ سے بہتر ہے.وہ تم کو دی گئی ہے اٹھو دوگانہ شکرانہ ادا کرو اسی وقت حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے بہ تعمیل فرمان غفور الرحیم با جماعت

---

[1] جس کے ۸۳ سال چار ماہ ہوتے ہیں.

Go to Contents فہرست کے صفحہ پر جائیں

دوگانہ شب قدر ادا فرمایا اور سنہ مذکور سے یقین کے ساتھ قوم مہدویہ شب قدر سے بہ طفیل حضرت مہدی موعود علیہ السلام مستفید اور مشرف ہو رہی ہے یہ خدا کا فضل ہے دیتا ہے اس کو جس کو چاہے۔

واضح ہو کہ جن کا عقیدہ قیامت کے موقع میں مہدی موعود پیدا ہونے کا ہے ان کے خیال کے موافق جبکہ دنیا کا خاتمہ اور درتوبہ بند ہوگا اس وقت مہدی پیدا ہو کر بحکم خدا شب قدر کو ظاہر کریں یا جو حضرات مہدی کے پیدا ہونے کے قائل ہی نہیں ہیں ان کے خیال کے موافق عیسی علیہ السلام قیامت میں خدا کے حکم سے شب قدر کو ظاہر کریں تو اس کے بعد امت نبی کریم ﷺ کو شب قدر سے مستفید ہونے کا موقع ہی نصیب نہ ہوگا اور ایسی صورت میں قیامت تک شب قدر پوشیدہ ہی رہے تو اہم ترین سورہ قدر کا نزول بے کار ہو جائے گا۔

یہ صحیح نہیں ہوسکتا کیونکہ قرآن شریف کا ایک حرف بھی بیکار نہیں ہے۔

پس باوجود نزول سورہ قدر نبی کریم ﷺ کے توسط سے شب قدر ظاہر نہ ہونے سے حضرت ﷺ کے بعد اور قیامت کے قبل مہدی موعود مبعوث ہو کر بہ حکم خدا شب قدر کو ظاہر کرنا اصولاً ثابت ہو رہا ہے چنانچہ اس کی تائید اس حدیث شریف سے بھی ہوتی ہے **كَمَا قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامَ كَيْفَ تَهْلَكَ اُمَّتِيْ اَنَا فِي اَوَّلَـهَا وعِيسَى فِيْ آخِرِهَا والْـمَهْدِيُّ مِنْ اَهْلِ بَيْتِي فِي وَسَطِهَا** (مشکوۃ شریف) **یعنی فرمایا حضرت نبی کریم ﷺ نے کیسے ہلاک ہوگی میری امت، میں اس کے اول میں ہوں اور عیسی اس کے آخر میں اور مہدی میری اہل بیت سے اس کے درمیان میں** حضرت نبی کریم ﷺ کے بعد پھر کوئی نبی پیدا ہونے والا اور نزول قرآن شریف کے بعد پھر کلام اللہ نازل ہونے والا نہیں تھا۔ اس لئے اسی وقت سورہ قدر نازل فرما کے خدائے تعالی نے شب قدر کو بتوسط مہدی موعود ظاہر کرنے کے لئے اس وقت اس کو مخفی رکھا اور اسی طرح قرآن شریف میں احکام ولایت کا بھی نزول فرمایا جا کر خدائے تعالی نے یہ ارشاد فرمایا کہ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُۥ (سورۃ القیامۃ آیت ۱۹) ان احکام ولایت کا بیان خدائے تعالی نے اپنے ذمہ لیکر اپنے خلیفہ یعنی (مہدی موعود) کے توسط سے بوقت ضرورت ان کو ظاہر فرمایا اسی واسطے تمام فرائض ولایت کا ثبوت بھی آیات قرآنی سے ملتا ہے حالانکہ حضرت نبی کریم ﷺ نے زمانہ نبوت میں احکام ولایت کو ظاہر اور ان کو فرض نہیں فرمایا تھا جو عالیت اور احسان پر مبنی تھے جن کی تفصیل آگے آئے گی۔

اگر کوئی حق بین اور حق طلب ہو تو دوسرے دلائل اور ثبوت کے علاوہ صرف شب قدر کا ایک واقعہ حضرت سید محمد جونپوری کو مہدی موعود مان لینے کے لئے کافی سے زیادہ ہے۔

Go to Contents فہرست کے صفحہ پر جائیں

نماز تہجد

قولہ تعالی : وَمِنَ ٱلَّيۡلِ فَتَهَجَّدۡ بِهِۦ نَافِلَةً لَّكَ عَسَىٰٓ أَن يَبۡعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحۡمُودًا (سورۃ الاسراء آیت ۷۹)

ترجمہ : اورتھوڑی سی رات کو پس تہجد کر ساتھ قرآن کے زیادتی واسطے تیرے ہے شتاب ہے یہ کہ بھیجے تجھ کو پروردگار تیرے مقام محمود میں

نماز تہجد کی عام نیت : نَوَیۡتُ اَنۡ اُصَلّیَ لِلّٰہِ تَعَالٰی رَکۡعَتَیۡنِ صَلوٰۃِ التَّھَجُّدُ مُتَابِعَۃً الۡمَھۡدِیَّ الۡمَوۡعُوۡدَ مُتَوَجِّھًا اِلٰی جِھَۃِ الۡکَعۡبَۃِ الشَّرِیۡفَۃِ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ

یہ نماز دو پہر رات کے بعد سے صبح کی نماز کا وقت شروع ہونے سے پہلے تک بعد ادائی دوگانہ تحیۃ الوضو دس دوگانوں میں پڑھی جاتی ہے اوراس کے بعد نماز وتر اور نماز تروایح میں جو دعایں پڑھی جاتی ہیں وہ بھی پڑھی جاتی ہیں.

اس کے پڑھنے کی اجازت اپنے پیرو مرشد یا سندی پڑھنے والے بزرگ سے حاصل کر کے پڑھنا چاہیئے ورنہ بجائے نفع نقصان ہونے کا اندیشہ ہے.

شرائط نماز تہجد : (۱) صاحب سند سے اجازت لیکر پڑھنا (۲) سو کے اٹھ کر پڑھنا (۳) دو پہر رات کے بعد پڑھنا (۴) وضو سے پڑھنا (۵) کھڑے ہو کے پڑھنا (۶) پڑھنے کے بعد طلوع آفتاب تک نہ سونا.

یہ تمام عبادات مقبولہ اور حسنات اور خوبیوں اور نعمتوں کا مجموعہ اور ترقی مدارج و مراتب کا زینہ اور ثمرات آخرت کا خزینہ ہے اوراس کی ادائی کا وقت کچھ ایسا خاص الخاص اور مقدس ہے کہ نہایت پریشان اور گوناگوں خیال والے کو بھی اس وقت یکسوئی اور خاطر جمعی حاصل ہو جاتی ہے اس لئے کہ اس مقدس وقت میں تہجد گزار کے خیال کو پریشان کرنے اور دوسرے جانب پھیرنے کے لئے کوئی آہٹ اور آواز اس کے کان تک نہیں پہونچتی اور تہجد گزار کی روح اور دل و دماغ کو جو ایک پرلطف کیفیت اور تازگی حاصل ہوتی ہے بغیر عمل کے کہنے سننے سے اس کا احساس نہیں ہوسکتا.

جو حضرات نماز صبح کو پہلے وقت اٹھنے کے عادی ہیں وہ اپنے عادتی وقت سے ابتداءً ایک دیڑھ ساعت قبل اٹھا کریں تو بلا حرج اور تصدیع وہ اس خاص مقبولہ عبادت کی ادائی کا شرف و ثمرہ حاصل کرنے کے عادی ہوسکتے ہیں.

اس کی ادائی کے لئے اپنی مستعار چندروزہ زندگی کو غنیمت جان کر اس مقدس و قیمتی وقت کو خواب غفلت میں سوتے نہ کھونا چاہیئے. اوراس مرکب ہستی کو خواہشات نفسانی میں مبتلا اور آرام وراحت کا عادی بنا کر گھاٹے میں نہ رہنا چاہیئے چونکہ

محنت کا یہ مکاں ہے آرام یاں کہاں ہے
مہمان تن میں جاں ہے آخر کو سب فنا ہے

Go to Contents فہرست کے صفحہ پر جائیں

چند ہی روز میں تمام عزیز واحباب کی بیدروی کے ساتھ جنگل اور تنہائی میں مٹی اور کیڑوں کے حوالہ کر دیا جائے گا اس لئے وہی ہستیاں عقلمند اور کامیاب ہوسکتی ہیں جو اس واقعہ کے وقوع کے قبل ہی خدائے تعالی کے عشق اور ریاضت میں فنا فی اللہ ہو جائیں.

خیرے کن اے فلاں وغنیمت شمار عمر زاں پیشتر کہ بانگ برآید فلاں نماند

ہر مومن کے لئے پچھلی رات میں پچاس اور ہر ایک نماز کے وقت ایک ایک خوان رحمت اللہ تعالی کے جانب سے آتا ہے تہجد اور پانچوں نمازیں پڑھنے والوں کو وہ عطا ہوتے ہیں.

پچھلی رات میں سونے اور نمازیں نہ پڑھنے والے اس رحمت سے محروم رہتے ہیں اس کی تصدیق بفرمان سعدی ہوتی ہے.

ایکہ پنجاہ رفت درخوابی مگر ایں پنجروز دریابی

حضرت ممدوح کے شعر کا خلاصہ یہ ہے کہ " جنھوں نے پچھلی رات میں سو کر پچاس خواں رحمت کو واپس کیا ہے وہ پانچوں نمازیں پڑھ کر دن کے پانچ خوان رحمت کو حاصل کریں."

پچھلی رات اور صبح میں دیر تک سونے والوں کو دینی نقصان کے علاوہ دنیاوی معاملات اور کاروبار میں بھی بڑا حرج اور نقصان ہوتا ہے اور سستی پیدا ہو کر صحت پر مضر اثرات پڑ کر تمام اعضا جلد خراب اور بیکار ہو جاتے ہیں.

Go to Contents فہرست کے صفحہ پر جائیں

احکام نماز سفر

قولہ تعالی : وَإِذَا ضَرَبۡتُمۡ فِي ٱلۡأَرۡضِ فَلَيۡسَ عَلَيۡكُمۡ جُنَاحٌ أَن تَقۡصُرُواْ مِنَ ٱلصَّلَوٰةِ إِنۡ خِفۡتُمۡ أَن يَفۡتِنَكُمُ ٱلَّذِينَ كَفَرُوٓاْۚ إِنَّ ٱلۡكَٰفِرِينَ كَانُواْ لَكُمۡ عَدُوّٗا مُّبِينٗا ١٠١ (سورۃ النساء آیت ۱۰۱)

ترجمہ : اور جس وقت چلو تم بیچ زمین کے پس نہیں اوپر تمہارے گناہ یہ کہ کوتاہ کرو تم نماز سے اگر ڈرو تم کہ فتنہ میں ڈالیں تم کو وہ لوگ کہ کافر ہوئے تحقیق کافر ہیں واسطے تمہارے دشمن ظاہر.

ف : سفر جو تین منزل کا ہو اس میں چار رکعت والی فرض کو دو ہی رکعت پڑھنی چاہئیں کافروں کے ستانے کا ڈر اس وقت تھا جب کہ یہ حکم آیا اس تقریب سے معافی ملی ہر وقت کے لئے اور پوری نہ پڑھے اللہ تعالی کی بخشش سے بے پروائی ہوتی ہے اور سنت کے لئے یہ حکم نہیں ہے. (موضح القرآن)

ف : جو شخص اپنے وطن اور مقام مسکونہ کو چھوڑ کر اوسط چال سے تین منزل جانے کا سفر اختیار کرے تو اس کے لئے چار رکعت والی یعنی ظہر،عصر،عشا کی نمازوں میں سہولت اور آسانی کے لئے قصر یعنی دو رکعت پڑھنے کا حکم خدائے تعالی نے دیا ہے اگر کوئی شخص سفر میں یہ نمازیں پوری چار رکعت پڑھے تو خدائے تعالی کی بخشش اور انعام سے روگردانی ہوتی ہے اور اس وجہ سے گنہ گار ہوگا اور مسافر کو پوری نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے مگر فرض ادا ہو جائیگا اور دو رکعت نفل ہو جائینگے اور اگر مسافر قعدہ اولی نہ کرے تو نماز باطل ہو جائے گی اس لئے کہ مسافر کے لئے قعدہ اولی فرض ہے اور دو تین رکعت والی نماز اور واجب اور چار رکعت والی سنتوں میں قصر نہیں ہے. (غایۃ الاوطار . نور اہدایہ)

کوئی مسافر حالت سفر میں اپنے شہر یا کسی اور شہر یا قصبہ میں داخل ہو کر پندرہ روز وہاں رہنے کا ارادہ کرے تو وہ مقیم ہو گیا اس کو پوری چار رکعتیں پڑھنی چاہئیے . اور اگر آج کل نکلنے کا یا پندرہ روز سے کم رہنے کا قصد کیا یا کچھ نیت نہ کی تو اس کو دو رکعت قصر پڑھتے رہنا چاہئیے اگر چہ کہ ایک سال یا زیادہ اسی طرح گزر جائے. (نور الہدایہ)

سال میں جو سب سے چھوٹے دن ہوتے ہیں ان دنوں میں پیادہ ہو یا اونٹ پر اوسط چال سے تین دن کی مسافت طے کرنے والے کو شریعت میں صاحب قصر مسافر کہتے ہیں. (عالمگیری)

کسی شہر کے دو راستے ہوں ایک دو روز کی مسافت کا اور دوسرا تین روز کی مسافت کا ایسی صورت میں مسافر جو راستہ اختیار کریگا اس پر اسی راستہ کا حکم جاری ہوگا یعنی دو روز کی مسافت کا راستہ چلنے والے پر قصر کا حکم نہ ہوگا اور تین روز کی مسافت کا راستہ چلنے والا قصر کرے گا. (عالمگیری)

Go to Contents فہرست کے صفحہ پر جائیں

کوئی شہر یا مقام اوسط چال سے تین روز کی مسافت پر واقع ہو اس کو (ریل وغیرہ) تیز رفتار سواری سے جلد طے کیا جائے تو وہ مسافر شرعی صاحب قصر ہوگا. (عالمگیری)

جو شخص مسافرت اختیار کر کے اپنے شہر کی آبادی کو پیچھے چھوڑ کر تاوقتیکہ اپنے وطن کی آبادی میں داخل نہ ہو مسافر سمجھا جائیگا. (درمختار . عالمگیری)

وطن اصلی اس کو کہتے ہیں جہاں اس کی اور اس کے اہل کی بود و باش ہو اور وطن اقامت وہ ہے جہاں پندرہ دن یا اس زیادہ رہنے کی نیت کرے.(درمختار)

اگر حکام اپنے علاقہ میں دورہ کریں تو اگر دورہ مسافت شرعی کی مقدار کا ہو تو نمازیں قصر پڑھیں ورنہ پوری ادا کریں. (درمختار)

اگر مسافر شرعی چار رکعت والی فرض کو سہواً پوری پڑھ لے تو آخر میں سجدہ سہو کرے دو فرض ہوں گی اور دو نفل اگر قصداً پوری نماز پڑھیگا تو گنہ گار ہوگا. (غایۃ الاوطار)

چار رکعت والی سنتوں کو ہر گز قصر نہ کرنا چاہئیے اگر ان کے ادا ہونے کا اطمینان نہ ہو تو سفر میں ان کا ترک کر دینا مضا ئقہ نہیں ہے. (عالمگیری)

نیت نماز قصر : نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ تَعَالٰی اَرْبَعَ رَکْعَاتٍ صَلٰوۃِ (الظُّهْرِ) فَرْضُ اللّٰہِ تَعَالٰی اَدَّیْتُ بِقَصْرِ الرَّکْعَتَیْنِ فَرْضَ هٰذَا الْوَقْتِ اِقْتَدَیْتُ بِهٰذَا الْاِمَامِ مُتَوَجِّهًا اِلٰی جِهَةِ الْکَعْبَةِ الشَّرِیْفَةِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ (ذوق شوق نماز)

دوسری نمازوں میں بھی اسی طرح تبدیل نام نماز کے ساتھ نیت کرنی چاہئیے.

اگر مقیم کسی مسافر اہل قصر کی اقتدا کرے تو امام سلام پھیرنے کے بعد خود تنہا کھڑا ہو کر باقی دو رکعت ادا کر لیوے. اور اگر مسافر مقیم کی اقتدا کرے تو پوری چار رکعت پڑھے اور نیت میں تعین رکعات نہ کرے بلکہ نیت فرض ظہر یا عصر کی کرے. (مالابد)

جو شخص بدوں قصد سفر کے دنیا کے گرد پھر جائے تو قصر نہ کرے مثلاً دو منزل کی نیت کی اور جب دوسری منزل پر پہنچا تو پھر آگے جانے کی نیت کی اسی طرح تمام دنیا میں پھر جائے تو قصر نہ کرے. (غایۃ الاوطار)

کوئی شخص چار منزل کے سفر کے قصد سے اپنے شہر سے نکلے اور دو منزل جانے کے بعد واپسی کی نیت کی تو اس وقت سے پوری نماز پڑھے اور اگر تین منزل جا کر واپس ہو تو اپنے شہر میں آنے تک قصر کرے. (غایۃ الاوطار . عالمگیری)

حضر کی قضا شدہ نماز سفر میں چار رکعت پڑھی جائے اور سفر کی قضا شدہ نماز حضر میں قصر کی جائے. (نور الہدایہ-غایۃ الاوطار-مالابد-عالمگیری)

ف: حالت سفر میں جانب قبلہ معلوم نہ ہوتو فکر وغور کرے. جس جانب قبلہ ہونے کا یقین ہو اس طرف نماز ادا کرے. اس حالت میں بلاغور وفکر نماز جائز نہیں ہوتی.

حالت سواری میں نماز : فرض اور واجب نماز سواری پر بدوں عذر جائز نہیں ہے. سواری میں گاڑی اور محمل بھی داخل ہے. عذر یہ ہے کہ چور یا درندہ کا خوف ہو یا بارش یا زمین میں گارا وغیرہ ہو یا رفیق چلے جائیں یا عورت کو کسی بدکار کا خوف ہو جس سواری کو ٹھہرانے پر قدرت ہو تو چلتی سواری پر نماز درست نہیں ہے اگر ٹھہرانے پر قدرت نہ ہو تو اسی طرح پڑھ لے اور قدرت کے بعد نماز کا اعادہ اس کے ذمہ نہیں جس طرح بیمار کے ذمہ اعادہ نہیں ہے. (غایۃ الاوطار)

ف : ریل اگر کھڑی ہوئی ہو تو اس پر فرض واجب سنن نوافل بالاتفاق درست ہیں اور اگر ریل چلتی ہو تو اس میں صرف سنتیں ونوافل کی ادائی بالاتفاق جائز ہے ادائی اس طرح ہو کہ گاڑی جس طرف جارہی ہو اسی طرف رخ کر کے نماز ادا کی جائے. البتہ چلتی ریل میں فرض اور واجب نماز پڑھنے کے متعلق علماء کا اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ چلتی ریل میں فرض اور واجب نماز درست نہیں ہے اور بعض درست کہتے ہیں.

جو نادرست کہتے ہیں ان کی دلیل یہ ہے کہ" ریل ہر جگہ اتنی دیر ٹھہرتی ہے کہ اس میں آدمی نماز چھوٹی سورتوں سے مسافروں کی طرح پڑھ سکتا ہے. اور ہر ایک نماز کے وقت میں اتنی وسعت ہے کہ اس قدر عرصہ میں ریل کسی جگہ ضرور ٹھہرتی ہے تو ریل کے سوار کو کوئی عذر نہیں ہے.

جو درست ہے کہتے ہیں ان کی دلیل یہ ہے کہ نماز کا عذر وقت ارادہ، نماز اور اس کے شروع کرنے کے معتبر ہے گو قبل خروج وقت کے اس کا عذر جاتا رہنا متوقع ہو پس چلتی ریل پر سے اترنے سے عاجز ہونا عذر صریح ہے پھر کیا وجہ کہ نماز جائز نہ ہو. حلانکہ اگر نمازی تیمّم سے اول وقت نماز پڑھ لے اور جانے کے وقت باقی رہتے پانی مل جائیگا تو اس کی نماز ہو جائے گی کوئی اس کے عدم جواز کا قائل نہیں ہے کیونکہ جس وقت نماز ادا کی اس وقت پانی پر قادر نہ تھا.

لیکن مترجم غایۃ الاوطار نے کتب فقہ کے طرف رجوع کر کے یہ بتلایا ہے کہ قول نماز کے جائز رکھنے والوں کا درست ہے چنانچہ شامی نے اس کی ایک نظیر لکھی ہے کہ قافلہ حجاج میں جو عذر کے سبب اتر نہیں سکتا اور توقع زوال عذر کی قبل خروج وقت رکھتا ہے کیا اس کو درست ہے کہ مثلاً عشا کی نماز اونٹ پر یا محمل میں اول وقت پڑھ لے یا اس وقت تک توقف کرے کہ سب قافلہ عشا کے لئے اترے پس ظاہر یہ ہے کہ اول وقت پڑھ لے جیسے تیمّم سے اول وقت نماز درست ہے گو توقع ہو کہ وقت زوال سے پیشتر پانی مل جائے گا. (انتہی)

تو معلوم ہوا کہ نماز کے جواز میں کچھ تردد نہیں ہے لیکن وقت باقی رہنے تک توقف کرے اور ریل کے ٹھہرنے پر نماز پڑھے تو یہ صورت احتیاط کی ہے.

(غایۃ الاوطار)

Go to Contents فہرست کے صفحہ پر جائیں

قضا نماز

قضا نماز کی نیت : نَوَيْتُ اَنْ اُصَلِّيَ لِلّٰهِ تَعَالٰى رَكْعَتَيْنِ صَلٰوةِ (الْفَجْرِ) فَرْضُ اللّٰهِ تَعَالٰى اَدَّيْتُ قَضَآءً مُتَوَجِّهًا اِلٰى جِهَةِ الْكَعْبَةِ الشَّرِيْفَةِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ (ذوق شوق نماز)

ہر قضا نماز کی نیت میں صرف ادیت قضاءً زیادہ کرنا چاہیئے باقی تمام حسب دستور.

ف : فجر کی قضا نماز اسی روز سوا پہر تک ادا کی جائے تو سنت کی قضا بھی پڑھنی چاہیئے اس کے بعد یا دوسرے نمازوں کی سنت کی قضا نہیں پڑھنی چاہیئے وتر کی اور دوسرے فرایض کی قضا پڑھنی چاہیئے. (ذوق شوق نماز)

قضا شدہ نماز کو اقامت اور جماعت کے ساتھ جہریہ نماز کی قضاء جہر کے ساتھ اور سریہ نماز کی قضا سر پڑھنا چاہیئے اگر تنہا قضا نماز جہریہ پڑھے تو آہستہ پڑھنا چاہیئے اور صاحب ترتیب کو قضا نماز ترتیب سے پڑھنا فرض ہے یعنی پہلے قضا بعد وقتیہ ادا کرے اگر صاحب ترتیب قضا نماز کو یاد رکھ کے وقتیہ پڑھے گا تو وقتیہ نماز فاسد ہوگی پانچ نمازوں تک اور اگر چھ نمازیں وقتیہ پڑھا اور ان کے درمیان میں فوت شدہ نماز کی قضا نہ پڑھا تو تمام نمازیں صحیح ہو جائیں گی. نزدیک امام اعظمؒ نہ نزدیک صاحبین کے. (مالابدو غیرہ)

صاحب ترتیب اس کو کہتے ہیں کہ جس شخص کے ذمہ چھ نمازوں سے کم قضا ہوں خواہ ایک ہو یا پانچ تک اور جس شخص کے ذمہ چھ نمازیں قضا ہوں وہ صاحب ترتیب نہیں ہے اور جو صاحب ترتیب نہ ہو اس پر اول قضا بعد ادا کی ترتیب لازم نہیں ہے.

نماز عمر قضا کی نیت : نَوَيْتُ اَنْ اُصَلِّيَ لِلّٰهِ تَعَالٰى رَكْعَتَيْنِ صَلٰوةِ (الْفَجْرِ) فَرْضُ اللّٰهِ تَعَالٰى اَدَّيْتُ صَلٰوةَ تَكْفِيْرَاتِ التَّقْصِيْرَاتِ عَنْ ذِمَّتِيْ مَا قَضٰى عُمْرِيْ وَمَافَاتَ مِنِّيْ مُتَوَجِّهًا اِلٰى جِهَةِ الْكَعْبَةِ الشَّرِيْفَةِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ (ذوق شوق نماز)

ترجمہ : میں نیت کرتا ہوں کہ نماز پڑھوں اللہ تعالی کے واسطے دو رکعتیں فجر کی اللہ تعالی کے فرض نماز کی میں ادا کرتا ہوں اس نماز کو جو میرے ذمہ ہے ان تقصیرات کا کفارہ ہے وہ نماز جو میری عمر میں قضا ہو کر مجھ سے فوت ہو چکی ہے کعبہ شریف کی طرف متوجہ ہو کر اللہ تعالی بہت بزرگ ہے.

اسی تور پر دوسرے نمازوں اور وتر کی نیت کی جائے.

ف : نماز قضاء عمری پڑھنے کے دو طریقے ہیں. ایک یہ کہ پانچوں نمازیں اور وتر کو کسی ایک نماز کے وقت پڑھتے ہیں. دوسرا یہ کہ ہر ایک نماز اور وتر کی قضا اسی نماز کے وقت.

Go to Contents فہرست کے صفحہ پر جائیں

بعض حضرات اول فرض وقتی اور بعد قضا عمری لیکن عصر اور فجر کے قبل قضا پڑھتے ہیں اور بعض حضرات اول قضا عمری بعد فرض وقتی ادا کرتے ہیں. یہ حضرات بھی مغرب کے بعد قضا پڑھتے ہیں بہر حال جس طرح شروع کی جائے اس کی پابندی کی جاتی ہے. قضا عمری کو شروع کرنے کے بعد نماز وقتی کو حتی المقدور قضا نہ ہونے دینا اگر احیاناً کبھی قضا ہو جائے تو اسی روز پڑھ لیں. (ذوق شوق نماز)

احکام نماز جمعہ

Go to Contents فہرست کے صفحہ پر جائیں

ف : بزرگان دین نے نماز جمعہ وعیدین بوجہ عدم موجودگی شرائط نہیں پڑھی ہیں. اور راقم بھی نہیں پڑھتا لیکن بعض حضرات پڑھ رہے ہیں لہذا تکمیل رسالہ کے لئے اس کے احکام بھی درج ذیل ہیں.

قولہ تعالی : يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِذَا نُودِىَ لِلصَّلَوٰةِ مِن يَوْمِ ٱلْجُمُعَةِ فَٱسْعَوْا۟ إِلَىٰ ذِكْرِ ٱللَّهِ وَذَرُوا۟ ٱلْبَيْعَ (سورۃ الجمعہ آیت ۹)

ترجمہ : اے لوگو جو ایمان لائے ہو جس وقت کہ اذاں کہی جائے نماز کے واسطے جمعہ کے دن پس جلدی کرو یادِ خدا کی طرف اور چھوڑ دو بیچنا

حدیث شریف : قَالَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " الجُمُعَةُ حَقٌّ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُسلِمٍ فِي جَمَاعَةٍ إِلاَّ أَربَعَة : عَبدٌ مَملُوكٌ ، أَو امرَأَةٌ ، أَو صَبِيٌّ ، أَو مَرِيضٌ "

ترجمہ : فرمایا حضرت نبی کریم ﷺ نے جمعہ حق ہے واجب ہے ہر مسلمان پر جماعت سے سوائے چار شخص کے غلام اور عورت اور لڑکا اور بیمار روایت کیا اس کو ابوداؤد نے طارق بن شہاب سے. (نورالہدایہ)

واضح ہو کہ نماز جمعہ فرض ہے منکر اس کا کافر ہوتا ہے لیکن نماز جمعہ کے فرض ہونے کی کئی شرطیں ہیں اور شرائط وغیرہ کے متعلق فقہ کے اکثر کتب میں تفصیلی بحث ہے اور فتاوی وغیرہ بھی ہیں.

جو شرائط نماز جمعہ کے صحیح ہونے کے ہیں اگر کوئی شخص باوجود نہ پائے جانے ان شرائط کے نماز جمعہ پڑھے تو اس کی نماز نہ ہوگی یعنی ظہر کا فرض اس کے ذمہ سے نہ اترے گا نماز ظہر پھر اس کو پڑھنی ہوگی اور چونکہ یہ نماز نفل ہوگی اور نفل کا اس اہتمام سے پڑھنا مکروہ ہے لہذا ایسی حالت میں نماز جمعہ پڑھنا مکروہ تحریمی ہے. (درمختار)

ظہر کے وقت نماز جمعہ پڑھی جاتی ہے نماز جمعہ کے پہلے امام ابوحنیفہؒ کے پاس خطبہ ایک تسبیح کے موافق پڑھا جائے تو کافی ہے اور امام محمدؒ اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک خطبہ طویل پڑھا جائے اور امام شافعیؒ کے نزدیک دو خطبے ضرور ہیں اور امام اعظمؒ کے نزدیک دو خطبے پڑھنا سنت ہے ہر خطبہ میں حمد اور دعا اور تقوی کا حکم ہو. امام باطہارت کھڑا ہو کر دو خطبے پڑھے اور دونوں کے بیچ میں ایک بار بیٹھ جائے امام خطبہ کو تمام کر کے منبر پر بیٹھنے کے بعد دوسری بار امام کے روبرو اذاں کہی جائے اور طویل خطبہ پڑھنا مکروہ ہے اور جب امام خطبہ پڑھنے کو اٹھے اس وقت نماز پڑھنا یا بات کرنا حرام ہے اور لوگ امام کے طرف منہ کر کے خطبہ سنیں خطبہ تمام ہونے کے بعد اقامت کہی جائے اور امام جماعت کے ساتھ نماز جمعہ کی دو رکعت پڑھے. (نورالہدایہ)

Go to Contents فہرست کے صفحہ پر جائیں

احکام نماز عیدین

نماز عیدین امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک واجب ہے اور اکثر ائمہ کے پاس سنت ہے. (نورالھدایہ و مالابدوغیرہ)

جوشرائط جمعہ کے واسطے ہیں وہی شرطین عیدین کے واسطے بھی ہیں مگر خطبہ عیدین میں شرط نہیں سنت ہے اور نماز کے بعد پڑھا جا تا ہے . (غایۃ الاوطار، نورالھدایہ)

عید کی نماز کا وقت آفتاب ایک نیزہ اونچا ہونے سے زوال کے پہلے تک ہے آفتاب ایک نیزہ بلند ہونے سے پیشتر پڑھی جائے تو درست نہ ہوگی بلکہ حرام ہوگی نیزہ کی بلندی کی مقدار بارہ بالشت یعنی تین گز ہے. (شامی، غایۃ الاوطار)

عیدالفطر کے روز نماز کے پہلے کھانا یا شیرنی یا خرمہ گنتی میں طاق کھالینا مستحب ہے. (نورالھدایہ-غایۃ الاوطار)

افضل یہ ہے کہ ادائی نماز عیدالفطر میں دیری کی جائے اور نماز عیدالضحیٰ میں جلدی. (عالمگیری وقاضی خاں)

اورقینہ میں ہے کہ عید کی نماز گاؤں میں مکروہ تحریمی ہے چونکہ نماز عید پڑھنا گاوں میں ایسی چیز میں مشغول ہونا ہے جو نا درست ہے اس لئے کہ صحت کی شرط شہر ہے اور وہ گاؤں میں مفقود ہے اس لئے گاؤں میں نماز عید صحیح نہیں ہے اگر پڑھی جائے تو نماز عید نہ ہوگی اور نفل جماعت سے ہوگی اور وہ مکروہ ہے. (غایۃ الاوطار)

اور مستحب ہے کھانا نمازی کا نماز عیدالضحیٰ کے بعد اگر چہ کہ قربانی نہ کرے صحیح تر قول میں اگر کھالے گا تو مکروہ تحریمی نہ ہوگا اور جن چیزوں سے روزہ کا افطار ہوتا ہے ان سے نماز کے بعد تک رکنا چاہئیے کیونکہ صحابہؓ سے اخبار متواتر میں ہے کہ عید قربانی کی صبح کولڑکوں کو کھانا کھانے سے اور شیرخواروں کو دودھ سے روک دیتے تھے. (کذافی الطحطاوی غایۃ الاوطار)

نماز خدائے تعالی کی عطیہ پرنور لطیف نعمت ہے اور رکوع -سجود- قعدہ- قیام -وغیرہ ارکان نماز کے اعضاء ہیں ارکان نماز کو جیسا کہ چاہئیے .اس طرح ادا کرنے سے نماز مکمل اور اچھی صورت میں ادا ہوتی ہے ورنہ ارکان نماز میں سے کسی ایک رکن کو عجلت سے ناقص طریقہ پر ادا کرنے سے نماز بھی ناقص اور بے کار ہو جاتی ہے.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لائے اس وقت ایک شخص آیا اس نے نماز پڑھی پھر آپ کو سلام کیا آپؐ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا جا نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی وہ گیا اور جس طرح پہلے پڑھی تھی پھر پڑھ کر آیا اور رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا آپؐ نے

Go to Contents فہرست کے صفحہ پر جائیں

وعلیک السلام کہا اور فرمایا جا نماز پڑھ کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑھی تین بار ایسا ہی کیا آخر وہ شخص عرض کیا قسم اس کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا میں تو اس سے اچھی نماز نہیں پڑھ سکتا مجھے بتلائیے آپ نے فرمایا جب تو نماز کے لئے کھڑا ہو تو تکبیر کہہ پھر جتنا قرآن تجھ سے پڑھا جاوے پڑھ بعد اس کے رکوع کر اطمینان سے پھر سر اٹھا کر سیدھا کھڑا ہو پھر سجدہ کر اطمینان سے پھر سر اٹھا کر بیٹھ اطمینان سے پھر ساری نماز اسی طرح کر. (صحیح مسلم بخاری شریف)

اورحضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ " چوروں میں بدترین وہ ہے جو کہ اپنی نماز میں چوری کرتا ہے. اور ناقص اور بغیر اخلاص اور بغیر تکمیل حصہ باطن نماز ادا کرنے والوں کے نسبت خدائے تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے لَّيۡسَ ٱلۡبِرَّ أَن تُوَلُّواْ وُجُوهَكُمۡ قِبَلَ ٱلۡمَشۡرِقِ وَٱلۡمَغۡرِبِ

ترجمہ : یہ کوئی نیکی کا کام نہیں کہ مشرق یا مغرب کو منہ پھیرا کرو (سورۃ البقرۃ آیت ۱۷۷)

اور نماز کے لئے مسجد میں ایسے لباس سے جانا چاہئیے کہ جس طرح مقرب بارگاہ سلطانی دربارشاہی میں جاتا ہے چنانچہ نماز کے وقت زینت اختیار کرنے کے لئے خود خدائے تعالیٰ نے بھی ارشاد فرمایا ہے يَٰبَنِيٓ ءَادَمَ خُذُواْ زِينَتَكُمۡ عِندَ كُلِّ مَسۡجِدٖ (سورۃ الاعراف آیت ۳۱)

ترجمہ : اے بنی آدم لو زینت اپنے نزدیک ہر نماز کے لئے

اور بزرگان دین کا ایسا ہی عمل رہا ہے چنانچہ راقم اپنے پیر و مرشد مرحوم و مغفور رحمتہ اللہ علیہ کو ہمیشہ دیکھا ہے کہ حضرت ممدوح ہمیشہ پگڑی اور جامہ یا انگرکھا اور اس پر شملہ سے کمر بستہ پنج وقتہ نمازیں ادا فرمایا کرتے تھے.

ف : اور جس لباس سے لوگوں میں نہ جاتے ہوں اس لباس سے نماز پڑھنا مکروہ ہے. (نورالہدایہ)

قولہ تعالیٰ : حَٰفِظُواْ عَلَى ٱلصَّلَوَٰتِ وَٱلصَّلَوٰةِ ٱلۡوُسۡطَىٰ (سورۃ البقرۃ آیت ۲۳۸) ترجمہ : محافظت کرو نمازوں کی اور بیچ والی نماز کی مفسرین نے بیچ والی عصر کی نماز بتلائی ہے نمازوں کی حفاظت کا حکم صادر ہوتے ہوئے خاص کر نماز عصر کی حفاظت کے لئے اس واسطے تاکید فرمائی گئی ہے کہ اس وقت امراء کے لئے علی العموم سیر اور ہوا خوری کا ہوتا ہے اور دنیاوی کل معاملات والوں کی تجارت اور خرید فروخت کا وہ خاص وقت ہے اس لئے خصوصیت کے ساتھ متنبہ کیا گیا ہے کہ کہیں سیر و ہوا خوری یا دنیاوی معاملات میں مصروف ہو کر نماز عصر فوت نہ کریں.

أَبُو حَنِيْفَةَ عَنْ شَيْبَا عَنْ يَحْيَى بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ بُرَيْدَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : " مَنْ فَاتَتْهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلُهُ وَمَالُهُ " یعنی فرمایا نبی کریم ﷺ نے جس کی عصر کی نماز جاتی رہے ایسا ہے گویا اس کا گھر بار سب برباد ہو گیا.

مس مصحف کے لئے طہارت شرط اور وضو واجب ہے. (غایۃ الاوطار)

تمام علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ بے غسل یعنی ناپاک حالت جنابت اور حیض ونفاس والی عورت کو قرآن پاک پڑھنا حرام ہے.

قولہ تعالی: لَوْ أَنزَلْنَا هَٰذَا ٱلْقُرْءَانَ عَلَىٰ جَبَلٍ لَّرَأَيْتَهُۥ خَٰشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ ٱللَّهِ (سورۃ الحشر-آیت ۲۱)

ترجمہ: اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو وہ خدا کے خوف سے دب جاتا اور پھٹ جاتا

پس قاری کو بوقت تلاوت قرآن پاک اس کی شان وعظمت وبزرگی کے لحاظ سے طہارت ظاہری اور باطنی کے ساتھ نہایت پر خوف اور با ادب رہ کر بہت ہی اطمینان اور خاطر جمعی اور سہولت اور الفاظ واعراب کی پوری صحت کے ساتھ احکامات ومطالب کو سمجھتے ہوئے ان پر عمل کرنے کی نیت سے حضور قلب وخشوع خضوع کے ساتھ آیات وعید کے مقامات پر جو ایک ہزار ہیں بہت ہی پر خوف ولرزاں وحراساں وزاری کناں رہ کر وعدہ کے آیات کی جگہ جو ایک ہزار ہیں شکر گزار ہو کر اس کے فضل وکرم ورحمت کے امیدوار رہنا چاہئیے.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس عبادت میں کچھ بہتری نہیں جس میں سمجھ نہیں اور اس قراءت میں جس میں فکر نہیں.

حضرت امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اپنے آپ کو قرآن مجید کے ختموں کی گنتی پر فریفتہ نہ کرو بلکہ ایک آیت کا سوچ کر پڑھنا ساری رات میں دو ختم کرنے سے بہتر ہے.

روایت ہے کہ تین روز سے کم اور چالیس روز سے زیادہ مدت میں ختم قرآن شریف مکروہ ہے.

بخاری شریف میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے رویت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم میں بہتر وہ شخص ہے جو قرآن کو سیکھے اور دوسرے کو سکھائے.

ترمذی میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے قرآن کا ایک حرف پڑھا تو اس کو ایک نیکی ملے گی جو دوسرے اعمال کی دس نیکیوں کے برابر ہوگی.

تمام صحابہ اور علماء کا اتفاق ہے کہ فرائض کے بعد قرآن کی تلاوت تمام درود وظایف سے بہتر ہے.

صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم قرآن پڑھا کرو قیامت کے روز پڑھنے والوں کو یہ شفاعت کریگا.

ترمذی دارمی بیہقی میں ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ خدا فرماتا ہے کہ جس کو قرآن کی تلاوت نے مجھ سے اپنی حاجتوں کے مانگنے سے روکا تو میں تمام مانگنے والوں سے زیادہ اس کی حاجتوں اور دل کی مرادوں کو پورا کروں گا۔

ف : واضح ہو کہ سورہ فاتحہ میں سات مقام ایسے ہیں کہ ایک حرف کو دوسرے حرف کے ساتھ ملا کر پڑھا جائے تو وہ شیطان کا نام ہو جاتا ہے اور اس طرح پڑھنے میں کفر کا اندیشہ ہے۔شیطان کے وہ سات نام یہ ہیں ۱ دُلِل' - ۲ هِرَب' - ۳ كِيَو' - ۴ كَنَعَ - ۵ كَنَس' - ۶ تَعَل' - ۷ بِعَل' (ارمغان بطحائی)

ف : قرآن شریف میں سترہ مقام ایسے ہیں کہ کسی حرف پر زبر کی جگہ زیر اور زیر کی جگہ پیش اور پیش کی جگہ زبر پڑھ جائے تو معنوں کی تبدیلی کی وجہ سے کفر عاید ہو جاتا ہے اور اس طرح پڑھنے والے کے کفر پر تمام علماء کا اتفاق ہے۔ چونکہ ہر مومن مسلمان پر تلاوت کلام مجید ضروری ہے لہذا ان مقامات کی تشریح بوضاحت بغرض افادۃ الناس (ارمغان بطحائی) وغیرہ سے کی جاتی ہے۔

(۱) پہلا مقام سورہ فاتحہ میں اَنْعَمْتَ کی ت پر زبر ہے اس کا معنی یہ ہے کہ انعام کیا تو نے اگر اس ت پر پیش پڑھا جائے تو یہ معنی ہوگا کہ انعام کیا میں نے ایسا پڑھنا کفر ہے۔

(۲) دوسرا- پارہ (۱) سورہ بقر کے (۱۵) رکوع میں اِذَابْتَلٰی اِبْرَاهِيْمَ رَبُّهٗ' کا معنی یہ ہے کہ جب جانچا ابراہیم علیہ السلام کو اس کے رب نے اگر ابراہیم کی م پر بجائے زبر کے پیش پڑھے اور رَبُّهٗ کے ب پر بجائے پیش کے زیر پڑھے تو معنی یہ ہوگا جب جانچا ابراہیم نے اپنے رب کو معاذ اللہ

(۳) تیسرا- پارہ (۲) سورہ بقر کے (۳۳) رکوع میں قَتَلَ دَاؤدُ جَالُوتَ وارد ہے جس کے معنی مار ڈالا داؤد نے جالوت کو ہے۔اگر داؤد کی د آخر پر بجائے پیش کے زبر اور جالوت کی ت پر بجائے زبر کے پیش پڑھیں تو معنی مار ڈالا جالوت نے داؤد کو ہو جاتا ہے جو خلاف ہے۔

(۴) چوتھا- پارہ (۳) سورہ بقر کے (۳۶) رکوع میں وَاللّٰهُ يُضَاعِفُ آیا ہے جس کا معنی اللہ دونا کرتا ہے اگر يُضَاعِفُ کے ع پر زبر پڑھے تو معنی یہ ہوگا اللہ دونا کیا جاتا ہے اور ایسا پڑھنا کفر ہے۔

(۵) پانچواں- پارہ (۶) سورہ نساء کے (۲۳) رکوع میں رُسُلاً مُّبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ کی ذ کو زیر ہے جس کے معنی یہ ہے ان سب کو خوشخبری دینے والے اور خوف سنانے والے پیغمبر بنا کر بھیجا۔ اگر ذ پر بجائے زیر کے زبر پڑھے تو معنے یہ ہوگا کہ ڈرے ہوئے پیغمبر بنا کر بھیجا- نعوذ باللہ

(٦) چھٹا -پارہ واعلموا سورہ توبہ کے پہلے رکوع میں اَنَّ اللہ بَرِیٌ مِنَ الْمُشْرِ کِیْنَ وَرَسُوْلُہ کی ل پر پیش ہے اور معنے یہ ہے تحقیق کہ اللہ تعالی دستبر دار ہے مشرکین سے اور اس کا رسول اگر اس ل پر بجائے پیش کے زبر پڑھے تو یہ معنے ہوتا ہے تحقیق اللہ تعالی دست بردار ہے مشرکین سے اور اپنے رسول سے نعوذً باللہ من ذالک

(٧) ساتواں - پارہ سبحان الذی سورہ بنی اسرائیل کے (٢) رکوع میں وَمَا کُنَّا مُعَذِ بِیْنَ کی ذ پر زیر ہے جس کا معنے یہ ہے "ہم سزا نہیں دیتے" اگر اس ذ پر بجائے زیر کے زبر پڑھے تو یہ معنے ہوگا ہم سزا نہیں دئے گئے نعوذ اباللہ من ذالک

(٨) آٹھواں- پارہ (١٦) سورہ طہ کے (١٦) رکوع میں وَعَصٰی اٰدَمُ رَبَّہٗ کی ب پر زبر ہے اور معنے یہ ہے نافرمانی کی آدمؑ نے اپنے رب کی اگر اس ب پر بجائے زبر کے پیش پڑھے تو یہ معنے ہوگا نافرمانی کی اس کے رب نے آدمؑ کی نعوذاباللہ

(٩) نواں- پارہ (١٧) سورہ انبیا کے (٦) رکوع میں اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ کی ت پر پیش ہے اور معنے یہ ہیں میں ظلم کرنے والوں سے ہوں اگر ت پر بجائے پیش کے زبر پڑھیں تو یہ معنے ہوگا تو ظالوں میں سے ہے ایسا پڑھنا کفر ہے-نعوذ اباللہ من ذالک.

(١٠) دسواں- پارہ (١٩) سورہ شعرا کے (١٤) رکوع میں لِتَکُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِیْنَ کی ذ پر زیر ہے اور معنے یہ ہیں تا کہ آپ منجملہ ڈرانے والوں کے ہوا گر ذ پر بجائے زیر کے زبر پڑھیں تو معنے یہ ہوگا تا کہ آپ منجملہ ڈرے ہوں کے ہوں نعوذ اباللہ ذالک.

(١١) گیارہواں- پارہ (٢٢) سورہ فاطر (١٥) رکوع میں اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَا دِہِ الْعُلَمٰٓؤُا وارد ہے اور اللہ کی ہ پر زبر ہے اور معنے یہ ہے خدا سے وہی بندے ڈرتے ہیں جو (اس کی عظمت کا) علم رکھتے ہیں اگر مذکورہ ہ پر بجائے زبر کے پیش پڑھیں تو معنے یہ ہوتا ہے خدا ڈرتا ہے انھیں بندوں سے جو عالم ہیں -نعوذ اباللہ من ذالک.

(١٢) بارہواں- پارہ (٢٣) سورہ صافات کے (٥) رکوع میں وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا فِیْھِمْ مُنْذِرِیْنَ کی ذ پر زیر ہے زبر پڑھنا کفر ہے مُنْذِرِیْنَ اور مُنْذَرِیْنَ کے معنوں کی تبدیلی اوپر بیان ہو چکی ہے.

(١٣) تیرہواں- پارہ (٨٢) سورہ حشر کے (٣) رکوع میں اَلْخَا لِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ کی و پر زیر ہے معنے یہ ہیں پیدا کرنے والا ہے ٹھیک ٹھیک بنانے والا ہے صورت بنانے والا ہے اگر مصور کی و پر بجائے زیر کے زبر پڑھیں تو یہ معنے ہوتا ہے صورت بنایا گیا ہے.

Go to Contents فہرست کے صفحہ پر جائیں

(۱۴) چودھواں- پارہ(۲۹) سورہ حاقہ کے پہلے رکوع میں لَا یَاْکُلُہٗ اِلَّا الْخَاطِؤُنَ کی ء ثانی پر پیش ہے اور معنے یہ ہیں کوئی نہیں کھائیگا اس کو مگر بڑے گنہگار- اگر بجائے پیش کے زبر پڑھے تو کافر ہو جائے.

(۱۵) پندرھواں -پارہ(۲۹) سورہ مزمل کے پہلے رکوع میں فَعَصٰی فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ کی ن پر پیش ہے اور معنے یہ ہیں نافرمانی کی فرعون نے رسول کی -اگر بجائے پیش کے زبر پڑھیں تو یہ معنے ہوگا نافرمانی کی رسول نے فرعون کی-نعوذ باللہ من ذالک.

(۱۶) سولھواں- پارہ(۲۹) سورہ والمرسلات کے(۲) رکوع میں فِیْ ظِلٰلٍ وَّ عُیُوْنٍ کی ظ پر زیر ہے معنے یہ ہیں سائیوں میں اور چشموں میں،اگر ظ پر بجائے زیر کے زبر پڑھیں تو ابر کے سائیوں میں معنے ہوگا.

(۱۷) سترھواں- پارہ(۳۰) سورہ والنازعات کے(۲) رکوع میں اِنَّمَا اَنْتَ مُنْذِرُمَنْ یَّخْشٰھَا کی ذ پر زیر ہے، زبر پڑھنا موجب کفر ہے جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا. (ارمغان بطحائی وغیرہ)

Go to Contents فہرست کے صفحہ پر جائیں

احکام سجدہ تلاوت

ہر مسلمان عاقل و بالغ سجدہ کی آیت پڑھنے اور سننے والے پر سجدہ ٔتلاوت واجب ہے۔ (کبیری)

سجدہ کی آیت پڑھنے والے اور سننے والے پر ادائی سجدہ کا حکم برابر ہے۔ (غایۃ الاوطار)

کافر اور دیوانہ اور نابالغ اور حیض والی عورت اگر سجدہ کی آیت پڑھے یا سنے تو ان پر سجدہ واجب نہیں ہوتا. اگر ان سے کوئی سنے تو سننے والے پر سجدہ واجب ہوتا ہے۔ (درمختار)

سجدہ کی آیت کسی اور زبان میں پڑھی جائے تو پڑھنے والے پر سجدہ واجب ہوگا لیکن سننے والے پر اس وقت واجب ہوگا جبکہ اس کو خبر دی جائے کہ یہ آیت سجدہ کی پڑھی گئی اور اسی طرح عربی نہ جاننے والا بھی اس وقت تک معذور رہے گا جب تک کہ اس کو معلوم نہ ہو۔ (عالمگیری)

اگر کوئی شخص ہجے کر کے سجدہ کی آیت پڑھے تو نہ پڑھنے والے پر سجدہ واجب ہے اور نہ سننے والے پر۔ (عالمگیری)

نماز پڑھنے والے سے نماز نہیں پڑھنے والا اور نماز نہ پڑھنے والے سے نماز پڑھنے والا سجدہ کی آیت سنے تو دونوں پر سجدہ واجب ہے-نماز نہ پڑھنے والا سننے کے بعد اور نماز پڑھنے والا نماز سے فارغ ہونے پر سجدہ کرے۔ (عالمگیری)

اگر کسی شخص پر نماز میں سجدہ واجب ہوا ہو تو نماز میں ہی ادا کرنا چاہیئے کیونکہ وہ جز نماز ہے بعد نماز کے اس کی قضا نہیں ہوسکتی قصداً اس کو ترک کیا جائے تو گنہگار ہوگا۔ (غایۃ الاوطار)

اگر نماز میں سجدہ تلاوت واجب ہو تو فوراً ادا کرنا چاہیئے اس میں تاخیر مکروہ تحریمی ہے اور اگر خارج نماز ہو تو تاخیر مکروہ تنزیہی ہے۔ (غایۃ الاوطار)

اگر کسی نے نماز میں سجدہ کی آیت پڑھی اور سجدہ کرنے سے پہلے نماز فاسد ہو جائے تو بعد نماز سجدہ ادا کرنا چاہیئے اس لئے کہ نماز فاسد ہونے سے سجدہ تلاوت ہو گیا نماز کا نہ رہا۔ (درمختار)

اگر کسی نے سجدہ کی ایک آیت کو آتے جاتے پڑھا اور سننے والے نے دو دفعہ اس ایک آیت کو سنا تو پڑھنے والے پر بوجہ اختلاف مکان دو سجدے واجب ہوں گے اور سننے والے پر بوجہ اتحاد مکان ایک ہی سجدہ اگر سننے والے کا جلسہ بھی بدل جائے تو اس پر بھی بوجہ اختلاف مکان دو سجدے واجب ہوں گے۔

(شرح وقایہ-درمختار)

تلاوت کرنے والا تمام سورۃ کو پڑھ کر سجدہ کی آیت کو چھوڑ دینا مکروہ ہے اور برخلاف اس کے تمام سورۃ کو نہ پڑھ کر محض سجدہ کی آیت پڑھنا مکروہ نہیں ہے۔

(شرح وقایہ)

بوقت تلاوت سجدہ کی آیت آہستہ پڑھنا مستحب ہے۔ (شرح وقایہ)

اگرایک جلسہ میں کئی بار سجدہ کی آیت پڑھی جائے تو ایک سجدہ کافی ہے ایک آیت پڑھ کے سجدہ کیا جائے یا آخر میں۔ (نورالہدایہ)

اگرامام نے سجدہ کی آیت پڑھی تو مقتدی بھی امام کے ساتھ سجدہ کرے اگر چہ اس نے وہ آیت نہ سنی ہو۔ (کنزالافایق-نورالہدایہ)

طریقہ سجدہ تلاوت بطریق مسنون :- خارج از نماز سجدہ کی آیت پڑھی یا سنی جائے تو کھڑا ہو کر بدوں رفع یدین اللہ اکبر کہکر سجدہ کیا جائے اور بعد سجدہ اللہ اکبر کہکر سیدھے کھڑے ہو جائے یہ طریقہ سنت ہے۔ (عالمگیری)

نیت سجدہ تلاوت : نَوَیْتُ اَنْ اَسْجُدَلِلّٰہِ تَعَالٰی سَجْدَۃَ التِّلَاوَۃِ مُتَوَجِّھًا اِلٰی جِھَۃِ الْکَعْبَۃِ الشَّرِیْفَۃِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ (ذوق شوق نماز)

سجدہ تلاوت میں پڑھنے کی دعا : سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰی تین بار اور ایک بار اَنَا اَسْجُدُ لِتِلَاوَۃِ الْقُرْاٰنِ وَ آمَنْتُ بِالْقُرْآنِ فَاغْفِرْلِی یَا رَحْمٰنُ اَنْتَ السُّبْحَانُ اَنْتَ السُّبْحَانُ اَنْتَ السُّبْحَانُ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ تِلَاوَتِیْ عَلٰی قُرْآنِکَ مُوْجِباً لِّشَفَاعَتِیْ فِیْ یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ یَارَحْمٰنُ یَارَحْمٰنُ اَنْتَ السُّبْحَانُ اَنْتَ السُّبْحَانُ اَنْتَ السُّبْحَانُ (ذوق شوق نماز)

ترجمہ : میں سجدہ کرتا ہوں تلاوت قرآن کا اور ایمان لایا ہوں قرآن شریف پر پس بخشدے مجھے اے نہایت رحم والے تو ہی سبحان ہے تو ہی سبحان ہے تو ہی سبحان ہے

یا اللہ کردے میری تلاوت کو جو تیرے قرآن مجید کی ہے شفاعت کا سبب قیامت کے دن اے نہایت رحم والے اے نہایت رحم والے تو ہی سبحان ہے تو ہی سبحان ہے تو ہی سبحان ہے۔

اور صحیح مسلم میں روایت ہے کہ حضرت رسالت مآب ﷺ سجدہ تلاوت فرماتے تھے تو اس میں یہ دعا فرماتے تھے

اللّٰھُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ وَأَنْتَ رَبِّي سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ تَبَارَكَ اللهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ

ترجمہ : یا الٰہی تیرے ہی لئے میں نے سجدہ کیا اور تجھ ہی پر میں نے ایمان لایا اور تیرے ہی لئے میں مسلمان ہوا سجدہ کیا میری ذات نے اس ذات کے لئے جس نے اس کو پیدا کیا اور اس کی صورت بنائی اور اس کے کان اور آنکھ کھولے بہت برکت والا ہے اللہ تعالی سب میں بہتر پیدا کرنے والا

Go to Contents فہرست کے صفحہ پر جائیں

تفصیل ان سورہ جات کی جنمیں سجدہ کی آیات ہیں

(۱) اعراف (۲) رعد (۳) نحل (۴) بنی اسرائیل (۵) مریم (۶) حج (۷) فرقان (۸) نمل (۹) سجدہ (۱۰) ص

(۱۱) حم سجدہ (۱۲) النجم (۱۳) شقاق والنشقت (۱۴) علق اقراء (کنزالدقائق نورلہدایہ)

تلاوت قرآن پاک شروع کرنے سے پہلے یہ دعا پڑھی جائے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰهُمَّ يَا ذوالْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَالصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيْمِ يا مُرْسِلَ الرِّياحِ بَاعِثَ الْاَرْوَاحِ يَا ذُو الْجُودِ وَالسَّمَاحَ يَا اللهُ يَا اللهُ يا رَحْمَن يا رَحْمَن يا رَحْمَن يَا رَحِيْم يَا رَحِيْم يَا رَحِيْم، اَللّٰهُمَّ آنِسْ وَحْشَتِي فِي قَبْرِي، اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي بالقُرْآنِ العَظِيمِ، وَأَجْعَلْهُ لِي إِمَامَاً ونُوراً وهُدىً ورَحْمَةً، اَللّٰهُمَّ ذَكِّرْنِي مِنْهُ ما نَسِيْتُ، وعَلِّمْنِي مِنْهُ ما جَهِلْتُ، وارْزُقْني تِلاوَتَهُ آناءَ الليْلِ وآناءَ النَّهارِ، وَاجْعَلْهُ لِي حُجَّةً يَارَبَّ العَالَمِينَ، آمِيْن آمِيْن آمِيْن (ارمغان بطحائی)

ختم قرآن کے بعد کی دعائیں

Go to Contents فہرست کے صفحہ پر جائیں

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ

ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَـٰلَمِينَ ﴿٢﴾ ٱلرَّحْمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ ﴿٣﴾ مَـٰلِكِ يَوْمِ ٱلدِّينِ ﴿٤﴾ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ﴿٥﴾
ٱهْدِنَا ٱلصِّرَٰطَ ٱلْمُسْتَقِيمَ ﴿٦﴾ صِرَٰطَ ٱلَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ ٱلْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا ٱلضَّآلِّينَ ﴿٧﴾ (سورة الفاتحة)

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ

الٓمٓ ﴿١﴾ ذَٰلِكَ ٱلْكِتَـٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ ﴿٢﴾ ٱلَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِٱلْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ ٱلصَّلَوٰةَ وَمِمَّا رَزَقْنَـٰهُمْ يُنفِقُونَ
﴿٣﴾ وَٱلَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَآ أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَآ أُنزِلَ مِن قَبْلِكَ وَبِٱلْـَٔاخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ ﴿٤﴾ أُو۟لَـٰٓئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ ۖ وَأُو۟لَـٰٓئِكَ هُمُ
ٱلْمُفْلِحُونَ (سورة البقرة آيت ١-٥)

وَإِلَـٰهُكُمْ إِلَـٰهٌ وَٰحِدٌ ۖ لَّآ إِلَـٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلرَّحْمَـٰنُ ٱلرَّحِيمُ ﴿١٦٣﴾ إِنَّ فِى خَلْقِ ٱلسَّمَـٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَٱخْتِلَـٰفِ ٱلَّيْلِ وَٱلنَّهَارِ وَٱلْفُلْكِ ٱلَّتِى
تَجْرِى فِى ٱلْبَحْرِ بِمَا يَنفَعُ ٱلنَّاسَ وَمَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ مِنَ ٱلسَّمَآءِ مِن مَّآءٍ فَأَحْيَا بِهِ ٱلْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيهَا مِن كُلِّ دَآبَّةٍ
وَتَصْرِيفِ ٱلرِّيَـٰحِ وَٱلسَّحَابِ ٱلْمُسَخَّرِ بَيْنَ ٱلسَّمَآءِ وَٱلْأَرْضِ لَـَٔايَـٰتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ﴿١٦٤﴾ (سورة البقرة آيت ١٦٣-١٦٤)

ٱللَّهُ لَآ إِلَـٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلْحَىُّ ٱلْقَيُّومُ ۚ لَا تَأْخُذُهُۥ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ ۚ لَّهُۥ مَا فِى ٱلسَّمَـٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ ۗ مَن ذَا ٱلَّذِى يَشْفَعُ عِندَهُۥٓ إِلَّا
بِإِذْنِهِۦ ۚ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۖ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَىْءٍ مِّنْ عِلْمِهِۦٓ إِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ ٱلسَّمَـٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ ۖ وَلَا
يَـُٔودُهُۥ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ ٱلْعَلِىُّ ٱلْعَظِيمُ ﴿٢٥٥﴾ (سورة البقرة آيت الكرسي ٢٥٥)

ءَامَنَ ٱلرَّسُولُ بِمَآ أُنزِلَ إِلَيْهِ مِن رَّبِّهِۦ وَٱلْمُؤْمِنُونَ ۚ كُلٌّ ءَامَنَ بِٱللَّهِ وَمَلَـٰٓئِكَتِهِۦ وَكُتُبِهِۦ وَرُسُلِهِۦ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّن رُّسُلِهِۦ ۚ
وَقَالُوا۟ سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا ۖ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ ٱلْمَصِيرُ ﴿٢٨٥﴾ لَا يُكَلِّفُ ٱللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا ٱكْتَسَبَتْ ۗ رَبَّنَا
لَا تُؤَاخِذْنَآ إِن نَّسِينَآ أَوْ أَخْطَأْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُۥ عَلَى ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ
لَنَا بِهِۦ ۖ وَٱعْفُ عَنَّا وَٱغْفِرْ لَنَا وَٱرْحَمْنَآ ۚ أَنتَ مَوْلَىٰنَا فَٱنصُرْنَا عَلَى ٱلْقَوْمِ ٱلْكَـٰفِرِينَ ﴿٢٨٦﴾ (سورة البقرة آيت ٢٨٥-٢٨٦)

لَّآ إِلَٰهَ إِلَّآ أَنتَ سُبۡحَٰنَكَ إِنِّي كُنتُ مِنَ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿٨٧﴾ (سورة الانبياء آيت ٨٧)

رَبَّنَا ظَلَمۡنَآ أَنفُسَنَا وَإِن لَّمۡ تَغۡفِرۡ لَنَا وَتَرۡحَمۡنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ ٱلۡخَٰسِرِينَ ﴿٢٣﴾ (سورة الاعراف آيت ٢٣)

فَٱغۡفِرۡ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرۡ عَنَّا سَيِّـَٔاتِنَا (سورة آل عمران آيت ١٩٣) بِفَضْلِكَ وَكَرَمِكَ يَا اَكْرَمَ الْاَكْرَمِيْنَ وَبِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

إِنَّ ٱللَّهَ وَمَلَٰٓئِكَتَهُۥ يُصَلُّونَ عَلَى ٱلنَّبِيِّۚ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ صَلُّواْ عَلَيۡهِ وَسَلِّمُواْ تَسۡلِيمًا ﴿٥٦﴾ (سورة الاحزاب آيت ٥٦)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَحَبِيْبِكَ وَشَفِيْعِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ الْاَمْجَدِ وَنَظِيْرِهِ الْمُمَجَّدِ خَاتَمِ الْوِلَايَةِ الْمُقَيَّدَةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ اَعْلِي اَلسَّيِّدْ مُحَمَّدِنِ الْمَهْدِيِّ الْمَوْعُوْدِ عَلَى اٰلِهِمَا وَاَوْلَادِهِمَا وَاَصْحَابِهِمَا وَاَتْبَاعِهِمَا اَجْمَعِيْنَ اِلَى يَوْمِ الدِّيْنِ عَدَدَ مَعْلُوْمَاتِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ كُلَّمَا ذَكَرَكَ الذَّاكِرُوْنَ غَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ الْغَافِلُوْنَ. صَدَقَ اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ وَصَدَقَ نَبِيُّهُ وَرَسُوْلُهُ وَوَلِيُّهُ الْكَرِيْمُ. وَنَحْنُ عَلَى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ. وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ. رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ. اَللّٰهُمَّ اَرْزُقْنَا بِكُلِّ حَرْفٍ مِنَ الْقُرْآنِ حَلَاوَةً وَّبِكُلِّ جُزْءٍ جَزَءً مِّنْ جَمِيْعِ نَعْمَاءِ الْكَوْنَيْنِ. وَآلَاءِ الْمَلَوَيْنِ. تَمَامًا وَّكَمَالاً. اَللّٰهُمَّ اَنْفَعْنَا بِالْقُرْآنِ الْعَظِيْمِ. وَارْفَعْنَا بِالْآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ. وَتَقَبَّلْ مِنَّا قِرَاءَتَنَا وَتَجَاوَزْعَنَّا مَا كَانَ فِيْ تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ مِنْ خَطَاءٍ اَوْنِسْيَانٍ اَوْتَحْرِيْفٍ كَلِمَةٍ عَنْ مَوَاضِعِهَا اَوْ تَقْدِيْمٍ اَوْ تَاخِيْرٍ اَوْ زِيَادَةٍ اَوْ نُقْصَانٍ اَوْ تَاوِيْلٍ عَلَى غَيْرِ مَا اَنْزَلْتَهُ اَوْ رَيْبٍ اَوْ شَكٍّ اَوْ سَهْوًا اَوْ سُوْءِالْحَانٍ اَوْ تَعْجِيْلٍ عِنْدَ تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ او كَسَلٍ اَوْ سُرْعَةٍ اَوْ زَيْغِ لِسَانٍ اَوْ وَقْفٍ بِغَيْرِ وُقُوْفٍ اَوْ اِدْغَامٍ بِغَيْرِ مُدْغَمٍ اَوْ اِظْهَارٍ بِغَيْرِ بَيَانٍ اَوْ مَدٍّ اَوْ تَشْدِيْدٍ اَوْ حَمْزَةٍ اَوْ جَزْمٍ اَوْ اِعْرَابٍ بِغَيْرَ مَاكَتَبْتَهُ اَوْ قِلَّةِ رَغْبَةٍ وَّرَهْبَةٍ عِنْدَ آيَاتِ الرَّحْمَةِ وَآيَاتِ الْعَذَابِ فَاغْفِرْ رَبَّنَآ ءَامَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّٰهِدِيْنَ (سورة المائدة آيت ٨٣). اَللّٰهُمَّ نَوِّرْ قُلُوْبَنَا بِالْقُرْآنِ وَزَيِّنْ اَخْلَاقَنَا بِالْقُرْآنِ وَنَجِّنَا مِنَ النَّارِ بِالْقُرْآنِ وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ بِالْقُرْآنِ اَللّٰهُمَّ اَجْعَلِ الْقُرْآنَ لَنَا فِي الدُّنْيَا قَرِيْنًا وَفِي الْقَبْرِ مُوْنِسًا وَعَلَى الصِّرَاطِ نُوْراً وَفِي الْجَنَّةِ رَفِيْقًا وَمِنَ النَّارِ سِتْراً وَّحِجَابًا وَاِلَى الْخَيْرَاتِ كُلِّهَا دَلِيْلاً فَاكْتُبْنَا عَلَى التَّمَامِ وَاَرْزُقْنَا اَدَاءً بِالْقَلْبِ وَاللِّسَانِ وَحُبَّ الْخَيْرِ وَالسَّعَادَةِ وَالْبَشَارَتِ مِنَ الْاِيْمَانِ وَصَلَى اللّٰهُ عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ مَّظْهَرِ لُطْفِهِ وَنُوْرِ عَرْشِهِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَاَصْحَابِهِ اَجْمَعِيْنَ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا كَثِيْراً كَثِيْراً اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى جَمِيْعِ الْمَلٰئِكَةِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَارْحَمْ عِبَادَكَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَهْلِ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِيْنَ اَللّٰهُمَّ اَرْحَمْنَا بِالْقُرْآنِ الْعَظِيْمِ وَاجْعَلْهُ لَنَا اِمَامًا وَّنُوْرًا وَّهُدًى وَّرَحْمَةً. اَللّٰهُمَّ ذَكِّرْنَا مِنْهُ مَا نَسِيْنَا وَعَلِّمْنَا مِنْهُ مَا جَهِلْنَا وَارْزُقْنَا تِلَاوَتَهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَاجْعَلْهُ لَنَا حُجَّةً يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ. اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا وَ فَرَّجْتَهُ وَلَا غَمًّا اِلَّا كَشَفْتَهُ. وَلَا عَمَلاً اِلَّا قَبِلْتَهُ وَلَامَرِيْضًا اِلَّا شَفَيْتَهُ وَلَا عَسِيْراً اِلَّا يَسَّرْتَهُ وَلَا فَاسِدًا اِلَّا اَصْلَحْتَهُ وَلَا عَدُوًّا اِلَّا كَفَيْتَهُ وَاَهْلَكْتَهُ وَلَا صَدِيْقًا اِلَّا كَافِيْتَهُ وَجَزِيْتَهُ وَلَا حَاجَةً مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اِلَّا قَضَيْتَهَا

يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى رُوْحِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَشَفِيْعِنَا سَيِّدِ رُسُلِكَ وَخَاتَمِ اَنْبِيَآئِكَ وَخَيْرِ خَلْقِكَ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَحَبِيْبِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى رُوْحِ آلِهِ الْاَسْجَادِ لَا سِيَّمَا عَلٰى خَاتَمِ الْوِلَايَةِ الْمُقَيَّدَةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ مُحَمَّدِنِ الْمَهْدِيِّ الْمَوْعُوْدِ وَعَلٰى اٰلِهِمَا وَاَصْحَابِهِمَا وَاَتْبَاعِهِمَا وَاَتْبَاعِ تَابِعِيْهِمَا اَجْمَعِيْنَ. وَعَلٰى اَرْوَاحِ جَمِيْعِ اَنْبِيَائِكَ وَاَوْلِيَائِكَ وَاَصْفِيَائِكَ وَاَقْطَابِكَ وَاَغْوَاثِكَ وَاَبْدَالِكَ وَاَوْتَادِكَ وَعَلٰى اَرْوَاحِ جَمِيْعِ النُّقَبَاءِ وَالنُّجَبَاءِ وَالزُّهَّادِ وَالْعُبَّادِ وَالْعُلَمَاءِ وَالصُّلَحَاءِ وَالشُّهَدَآءِ وَالْفُقَرَاءِ وَالْغُرَبَآءِ وَعَلٰى اَرْوَاحِ الْعُلَمَاءِ الْمُحَدِّثِيْنَ وَالْمُجْتَهِدِيْنَ وَالْفُقَهَآءِ الْمُتَوَرِّعِيْنَ وَالْعُرَفَاءِ الْمُحَقِّقِيْنَ وَعَلٰى اَرْوَاحِ اٰبَآئِنَا وَاَجْدَادِنَا وَاَصْهَارِنَا وَاُمَّهَاتِنَا وَجَدَّاتِنَا وَسَآئِرِمَنْ لَّهُمْ حَقٌّ عَلَيْنَا وَعَلَى الْحَاضِرِيْنَ وَالْغَائِبِيْنَ وَعَلٰى اَرْوَاحِ سَائِرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُصَدِّقِيْنَ وَالْمُصَدِّقَاتِ وَاَهْلِ دِيْنِنَا جَمِيْعاً. اَلَّذِيْنَ هُمُ الرَّاسِخُوْنَ فِي الْاِعْتِقَادِ وَالْمُوَافِقُوْنَ لِاَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ فِي الْهِدَايَةِ وَالرِّشَادِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ مَنْ سَلَفَ مِنْهُمْ وَعَبَرَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَاغْفِرْهُمْ وَارْحَمْهُمُ الْاَحْيَآءَ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ تُبْ عَلَيْنَا يَا مُجِيْبُ الدَّعْوَاتِ بِفَضْلِكَ وَكَرَمِكَ يَا اَكْرَمَ الْاَكْرَمِيْنَ وَبِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ. اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ آخِرَ كَلَامِنَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدُ الرَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاَنَّ الْمَهْدِيَّ الْمَوْعُوْدَ قَدْ جَآءَ وَمَضٰى وَ دَعْوَاهُمْ فِيهَا سُبْحَانَكَ اللّٰهُمّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلامٌ وَآخِرُ دَعْوَاهُمْ أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ (سورة يونس آيت ١٠) سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ (سورة الصافات آيت ١٨٠) وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ (سورة الصافات آيت ١٨١) وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ (سورة الصافات آيت ١٨٢)

واضح ہوکہ مذکورہ آیات اوردعائیں پڑھنے کے بعداگرکسی شخص یابزرگ کی روح کوثواب ختم پہنچانامنظورومقصودہوتواس طرح کہا جائے کہ یاالٰہی اس ختم مبارک کاثواب ارواح موصوف ومذکور کے ساتھ تیرے فضل وکرم کے طفیل سے (فلاں) کی روح کوبھی پہنچے آمین (ارمغان بطحائی)

قرآن پاک کے احکام ہرموقع وضرورت کے لحاظ سے بذریعہ جبرئیل علیہ السلام حضرت خاتم النبی ﷺ پرتئیس ۲۳ سال کی قلیل مدت میں ایسے مکمل نزول پائے کہ دنیاوآخرت کی چھوٹی بڑی خشک وترکوئی ایک ایسی چیزکاقطعاً امکان نہیں ہے جواس میں نہ ہوااوروہ تمام احکام قیامت تک حرف بہ حرف محفوظ ہوگئے اورآیندہ پھرکسی کتاب آسمانی اورصحیفہ یانبی کے بعثت کی ضرورت ہی باقی نہیں رہی اہل اسلام کواپنی خوش قسمتی پرجس قدرفخروناز کرناچاہیئے اس کااندازہ نہیں ہوسکتا پس ایسی مفیددارین نعمت کوبالائے طاق رکھ کرجومسلمان اس سے مستفید نہ ہوتے ہوں ان کواپنی بدبختی پرکس قدرافسوس کیساتھ روناچاہیئے اس کابھی اندازہ نہیں ہوسکتا.

ذکرِ دوام - نوبت اورسویت

قولہ تعالی : وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ ٱلشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا ۖ وَمِنْ ءَانَآيِٕ ٱلَّيْلِ فَسَبِّحْ وَأَطْرَافَ ٱلنَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضَىٰ ﴿١٣٠﴾ (سورة طه آيت ١٣٠)

ترجمہ : اور تسبیح کر اپنے پروردگار کی تعریف کے ساتھ سورج کے نکلنے اور ڈوبنے سے پہلے اور رات کی گھڑیوں میں اور تسبیح کر دن کے کناروں سے شائد کہ تو راضی ہو

نماز عصر سے عشاء کے مابین کا وقت (سلطان الیل) اور آغاز وقت نماز فجر سے طلوع آفتاب کے درمیان کا وقت (سلطان النہار) ہے جس طرح خاص اور عام انسانوں میں سلطان وقت کو شرف اور بزرگی حاصل ہوتی ہے اسی طرح رات دن کے آٹھ پہر میں اوقات مذکورہ کو شرف اور بزرگی حاصل ہے رات دن کی تسبیح اور ذکر کے انفاس پر اوقات مذکورہ کے ذکر کے انفاس کو اسی قدر عظمت اور شرف و بزرگی اور خصوصیت اور مقبولیت حاصل ہے جس طرح عام انسانوں میں سلطان المعظم کو حاصل ہوتی ہے پس اوقات مذکورہ کی ذکر سے حفاظت کریں تو اس افضل واشرف وقت کے تحت میں آٹھ پہر کے ذکر دوام کا ثواب حاصل ہوگا۔ چنانچہ حضرت بندگی میاں سید محمود سیدنجی خاتم مرشد رضی اللہ عنہ نے وعدہ فرمایا ہے کہ " جو لوگ سلطان الیل اور سلطان النہار کے وقت کی ذکر کے ساتھ حفاظت کریں گے ان کے لئے آٹھ پہر کے ذکر کی تکمیل کا بندہ ذمہ دار ہے یعنی ان کا حشر آٹھ پہر ذکر دوام کرنے والوں کے ساتھ ہوگا۔ حضرت ممدوح نے دنیا کے کل مصدقین پر احسان عظیم فرمایا ہے بشرطیکہ اس بے حد سہولت اور آسانی سے استفادہ حاصل کریں۔

حدیث قدسی : عَبْدِيْ اُذْكُرْنِيْ سَاعَةً بِالْغَدَاةِ وَسَاعَةً بِالْعَشِيْ اُكْفِكَ مَا بَيْنَهُمَا (از تحفۃ السالکین مطبوعہ مصر)

ترجمہ : میرے بندے یاد کر مجھ کو ایک ساعت صبح کو اور ایک ساعت شام کو میں پورا کروں گا اس کو جو ان کے درمیان ہے۔

اس حدیث قدسی سے سیدنجی خاتم مرشد رضی اللہ عنہ کے ارشاد کی بڑی تائید ہوتی ہے۔

ف : جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ جب صبح کی نماز پڑھ چکتے اپنی جگہ میں بیٹھے رہتے جب تک آفتاب خوب نہ نکل آتا (صحیح مسلم) پس ایسے مقدس اور مقبول وقت کو بیکار ضائع کر دینا اور اس وقت بھی دنیاوی معاملات اور سیر اور ہوا خوری میں مبتلا رہنا بڑی غفلت اور نقصان عظیم کا موجب ہے۔

مبتدی کو اوائل زمانہ میں کسی قدر بار ہوتا ہے اور بعد کو اسی میں اسقدر لطف حاصل ہوتا ہے کہ عیش اور سیر اور تمام نعمتوں کو اس سے کوئی نسبت نہیں اس لئے

اپنی چندروزہ مستعار زندگی کوغنیمت جانکراوقات مذکورہ میں حضرت مہدی علیہ السلام کی تعلیم کے موافق پیر کامل کے مشاہدہ کے ساتھ خدائے تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہ کرثمرہ لازوال حاصل کرنا چاہئیے ۔

حضرت مہدی موعودعلیہ السلام کے حضور سے حال سے کچھ پہلے تک کل مساجداور جماعت خانوں میں تمام فقراءاوراہل کسب بھی اوقات مذکورہ میں رو بقبلہ مراقب ذکراللہ میں مصروف نظرآتے رہے۔

حدیث شریف : قال النبی ﷺ اَفْضَلُ الذِّکْرِ ذِکْرُاللهِ ترجمہ : فرمایاحضرت نبی کریم ﷺ بہترین ذکرذکرخداہے

مبتدی کوجنھیں خدائے تعالی کا دیداراورذکردوام حاصل نہ ہوانھیں حضرت مہدی علیہاالسلام نے تاحصول بینائی خدا تلاوت اورعلم ظاہری پڑھنے کی ممانعت فرماکرذکراللہ میں مشغول رہنے کاحکم صادرفرمایاہے چنانچہ (ا؎ سوانح مہدی موعود) کے (صفحہ۱۵۲) میں لکھاہے کہ.

روایت ہے، کہ فرہ میں ایک روز جناب ملک معروف رضی اللہ عنہ، نے جناب نظام غالب مہاجرؓ کوکہا کہ میرا ارادہ ہے کہ فرصت کے وقت ذکرواذکار سے فارغ ہونے کے بعدتم سے کچھ پڑھوں کہاٹھیک. دونوں صاحب حضرت سیدناعلیہ السلام سے اس امرکی اجازت لینےکوگئے دورسےحضرت کی نظرپڑی ساتھ ہی آپ نے فرمایا.

علمی طلب که با تو ماند آندم که تر از تو رها ند

تا علم فریضه را نه خوانی تحقیق صفات حق ندانی

بھائیو بینائی خداحاصل ہوئےتک ذکراللہ میں مشغول رہو .

اے عا لم نا داں تود ریں علم غر وری نز دیک زمعبو دنی بلکه تو دوری

در خلوت دل تا نکنی الفت تو حید حق رانشا سی توبد یں کنز وقدوری

اورطالبان خداکے لئےبحکم حضرت مہدی علیہ السلام علم ظاہری حاصل کرنے کی ممانعت میں متن شریف کاباب دہم منقول ہے

ا؎ مولفہ جناب مولوی سیدولی صاحب مرحوم سکندرآبادی.

حضرت مہدی علیہ السلام کے فرمان مبارک سے ذکر دوام منجملہ فرائض ولایت کے بڑا تاکیدی فرض ہے. چنانچہ مولانا سید شرف صاحب شمسی مدظلہ نے تنویرالہدایہ کے (صفحہ ۱۱۱) میں تحریر فرمایا ہے کہ :-

اللہ جل شانہ، قرآن مجید میں فرماتا ہے. فَاذْكُرُوا اللهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَى جُنُوبِكُمْ یعنی اللہ تعالیٰ کو اٹھتے بیٹھتے اور پہلوؤں پر لیٹے ہوئے یاد کرو ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اَيْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَفِي السَّفَرِ وَالْحَضَرِ وَالْمَرَضِ وَالصِّحَّةِ وَالسِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ یعنی رات دن جنگل میں تری میں سفر میں اقامت میں بیماری میں تندرستی میں چھپا کر آشکارا اللہ تعالیٰ کی یاد کرو اور نیز اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاذْكُر رَّبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعاً وَخِيفَةً وَدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالآصَالِ وَلاَ تَكُن مِّنَ الْغَافِلِينَ یعنی اللہ تعالیٰ کو اپنے نفس میں عاجزی کے ساتھ اور چھپا کر یاد کرو آواز سے یعنی پکار کر مت یاد کرو صبح وشام یعنی ہمیشہ اسی کے ذکر میں رہو اور غافل مت رہو- امام رازی اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا قول جو بِالْغُدُوِّ وَالآصَالِ ہے اسی معنی پر دلالت کرتا ہے کہ ذکر خدا سارے اوقات میں واجب ہے اور وَلاَ تَكُن مِّنَ الْغَافِلِينَ سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ ذکر قلبی ہمیشہ اور ہر وقت میں واجب ہے اور نیز واجب ہے کہ انسان ایک لحظہ اللہ تعالیٰ کے حضور جلال سے غافل نہ رہے ان کی عبارت یہ ہے.

المعنى أن قوله تعالى: {بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ} دل على أنه يجب أن يكون الذكر حاصلاً في كل الأوقات وقوله: {وَلَا تَكُن مِّنْ الْغَافِلِينَ} يدل على أن الذكر القلبي يجب أن يكون دائمًا، وأن لا يغفل الإنسان لحظة واحدة عن استحضار جلال الله وكبريائه بقدر الطاقة البشرية اور نیز اللہ تعالیٰ فرماتا ہے يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللهَ ذِكْرًا كَثِيرًا یعنی اے مومنین تم اللہ تعالیٰ کو بہت یاد کرو صاحب معالم التنزیل روایت کرتے ہیں-

قَالَ اِبْن عَبَاس رَضِي اللهُ عَنْهُ لَمْ يَفْرِض عَلَى عِبَاده فَرِيضَة إِلَّا جَعَلَ لَهَا حَدًّا مَعْلُومًا ثُمَّ عَذَرَ أَهْلَهَا فِي حَال الْعُذْر غَيْر الذِّكْر فَإِنَّ اللهَ تَعَالَى لَمْ يَجْعَل لَهُ حَدًّا يَنْتَهِي إِلَيْهِ وَلَمْ يَعْذُر أَحَدًا فِي تَرْكه إِلَّا مَغْلُوبًا عَلَى تَرْكه

اس کا خلاصہ یہ ہے کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر کسی عمل کو اس طرح فرض نہیں کیا ہے کہ اس کی کوئی حد مقرر نہ ہو مثلاً بیمار کے لئے نماز میں قیام معاف فرما دیا ہے اور اگر سخت بیمار ہو اور اس سے اٹھنا بیٹھنا سجدہ کرنا نہ ہو سکتا ہو تو اس کے لئے یہ سب فرائض معاف کر دیئے گئے ہیں اور

صرف اشارہ سے نماز پڑھ لینا اس کے لئے کافی سمجھا گیا ہے اور اسی قدر اس پر فرض کیا ہے غرض تندرست انسان کے لئے ادا نماز میں یہ حد مقرر کی گئی ہے کہ وہ سب ارکان نماز کے ساتھ نماز پڑھے یعنی قیام رکوع سجود قعدہ آخرہ وغیرہ ادا کرے اور کمزور بیمار کے لئے یہ حد قرار دی گئی ہے کہ وہ اشارہ سے نماز پڑھا کرے اس کو مذکورہ فرائض کی حاجت نہیں ہے اور روزہ کی بھی یہی حالت ہے کہ مقیم اور تندرست پر روزہ رمضان رکھنا فرض ہے اور مریض و مسافر کے لئے یہ آسانی ہے کہ زمانہ تندرستی اور اقامت میں رمضان کے روزوں کا بدل رکھ لیوے اور نیز زکوۃ کا فرض بھی مشروطی رکھا گیا ہے یعنی نصاب زکوۃ پر جب تک پورا برس نہ گزرے .صاحب مال پر زکوۃ فرض نہیں ہوتی اور حج کی بھی یہی حالت ہے کہ بغیر زادراحلہ کے ادائے حج کی تکلیف نہیں دی گئی ہے .غرض ان سب فرضوں کے لئے حدود اور اوقات معین کئے گئے ہیں مگر ذکر ایسا فرض ہے کہ اس کے لئے کوئی حد و غائت مقرر نہیں ہے اور نہ کسی وجہ سے انسان اس فرض سے معذور رہ سکتا ہے پس ذکر ہر وقت و ہر حال میں انسان پر فرض ہے البتہ اس حالت میں انسان فرض ذکر سے معذور رہ سکتا ہے کہ اس کو عقل وشعور نہ رہے .

مذکورہ آیتوں سے ثابت ہے کہ ذکر خدا ہر حالت و ہر وقت میں فرض ہے کیونکہ ان سب آیتوں میں ذکر کرنے کا حکم صیغہء امر سے دیا گیا ہے اور صیغہء امر جب بلا قرینہ صارفہ استعمال کیا جاتا ہے تو حکم کی فرضیت پر دلالت کرتا ہے .چونکہ ذکر خدا بھی مذکورہ آیتوں میں صیغہء امر سے استعمال کیا گیا ہے لہذا ان صیغوں سے بھی ذکر خدا کی فرضیت ثابت ہوگی پس ان ہی آیات سے سیدنا امام مہدی موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ذکر خدا فرض ہے اور یہ بھی فرمایا ہے کہ ذکر خدا عام اوقات اور عام حالات میں فرض ہے اور فرمایا ہے کہ مومن کامل وہی شخص ہے جو آٹھ پہر خدا کی یاد کرے اور ایک لحظہ بھی یاد خدا سے غافل نہ رہے کیونکہ اللہ تعالی وَلَا تَكُن مِّنَ الْغَافِلِينَ فرماتا ہے پس جو شخص اس صفت سے موصوف نہیں ہے وہ مومن کامل نہیں ہے .

نوبت اور سویت بھی فرائض ولایت میں سے ہیں.

چنانچہ روایت ہے کہ حضرت مہدی موعود علیہ السلام کے حکم سے روزانہ شب میں سفر و حضر کی حالت میں ایک ،ایک پہر ذکر خدا کے لئے صحابہؓ نوبتاً جاگا کرتے تھے اور جناب میاں الہ داد حمید رضی اللہ عنہ جس وقت جن کی نوبت کی باری ہوتی تھی ان کو نام سے پکار کر جگایا کرتے تھے ایسی حالت میں میاں الہداد حمیدؓ کو لوگوں کو جگانے کے لئے کلمات طیبات تسبیح کا (جو دوگانہ شب قدر کی ادائی کے سلسلہ میں معہ ترجمہ لکھے گئے ہیں) الہام ہوا آپ نے حضرت مہدی موعود علیہ السلام کے حضور میں ان کلمات الہامیہ کو عرض کیا حضرت مہدی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ انہیں کلمات سے ارباب نوبت کو جگایا کریں اسی وقت سے تسبیح کا آغاز ہوا اور مسلسل اس پر عمل چلا آرہا ہے. بعض خاندان میں نوبت کے علاوہ ہر شب میں بعد ائی نماز عشاء تسبیح مذکورہ بآواز بلند کہی جاتی ہے اور بعض خاندان

Go to Contents فہرست کے صفحہ پر جائیں

میں نماز تراویح اور دوگانہ شب قدر کی ادائی کے بعد اور بہرہ عام کے موقع میں بعد ادائی نماز عشاء تسبیح بآواز بلند کہی جاتی ہے.

بعض وقت ان کلمات طیبات کی مخالفت اور مزاحمت سے شہادتیں بھی ہوئی ہیں.

اس کے عمل کا طریقہ یہ ہے کہ جس دائرہ اور مسجد میں تین فقراء رہتے ہوں ان میں سے ایک یا زیادہ ہوں تو اور فقرا بھی ان کے شریک ہوکر پہلی نوبت نماز عشاء کے بعد سے دو پہر رات تک ہوتی ہے اور نوبت پر بیٹھنے والے تسبیح دیکر سلام پھیر کر ذکر میں مشغول رہتے ہیں، دو پہر رات ہونے پر پہلی نوبت والے دوسری نوبت جنکی ہو بیدار کرنے کے لئے اپنی ختم نوبت کی تسبیح دیتے ہیں اور بیدار حاضرین تسبیح میں شریک ہوجاتے ہیں اسکے بعد دوسری نوبت والے تسبیح دیکر سلام پھیر کر ذکر کرتے ہوئے بیٹھ جاتے ہیں اور پہلی نوبت والے بعد برخاست تھوڑی دیر آرام پا کر نماز تہجد سے فارغ ہوکر ذکر میں مصروف رہتے ہیں.

چوتھے پہر میں دوسری نوبت والے تیسری نوبت جن کی ہوان کو بیدار کرنے کے لئے تسبیح دیتے ہیں، پھر تیسری نوبت والے تسبیح دیکر ذکر کرتے ہوئے بیٹھ جاتے ہیں اور ان کی نوبت کا وقت طلوع آفتاب تک ہوتا ہے.

دوسری نوبت والے بعد برخواست نماز صبح تک کچھ دیر آرام پاتے ہیں یا تہجد پڑھنے والے ذکر کرتے بیٹھے رہتے ہیں. اور پہلی نوبت والے دوسرے روز دوسری نوبت پر اور دوسری نوبت والے دوسرے روز تیسری نوبت پر اور تیسری نوبت والے دوسرے روز پہلی نوبت پر بیٹھنے کا طریقہ ہے.

ف : حضرت مہدی موعود علیہ السلام ہر قلیل و کثیر فتوح کو اسی وقت سویت (تقسیم) فرمادیتے تھے حضرت علیہ السلام کے بعد بھی کل بزرگان دین کا برابر اس پر اسی طریقہ سے عمل رہا کہ نا معلوم طور پر کہیں سے للہ کچھ نقد فتوح ہو تو اس کا غلہ وغیرہ منگوا کر یا غلہ آئے تو اس کو پکوا کر یا پکا ہوا آئے تو اس کا کل خلفا، وفقراء وحاضرین ومتعلقین کو علی السویہ تقسیم کر دیا جاتا تھا اور ہر مسجد میں کئی خلفاء وفقراء ومرشد کی غلامی (صحبت) میں رہتے تھے اور سلف کے مرشدان کامل اور بزرگان دین کا یہ طریقہ رہا کہ آج کی فتوح میں سے کل کے لئے کچھ باقی نہ رکھا. جو کچھ خدا نے دیا تقسیم کر کے بے فکر اور متوکل رہے.

اور جس روز از غیب کہیں سے کچھ نہ آیا تو فاقہ کی حالت میں نہایت خوش اور شکر گزار رہے اور زمانہ حال کے قبل تک تقریباً ہر خاندان میں نوبت اور سویت کا عمل برابر جاری رہا لیکن فی زمانہ مساجد خالی اور نوبت وسویت کا عمل بالکل متروک اور مفقود ہونے سے یہ پایا جاتا ہے کہ آئندہ پیدا ہونے والی نسلوں کے مرشدین کبھی کہیں مکتوبات میں نوبت اور سویت کا لفظ لکھا دیکھ لیں تو حیران رہیں گے کہ نوبت کیسی تھی اور سویت کا کیا طریقہ تھا.

Go to Contents فہرست کے صفحہ پر جائیں

رات کے چار پہر کا تعلق

(۱) رات کا پہلا پہر انسانی ہے اس لئے کہ شب کے پہلے تین ساعت نماز عشاء اور شب کے کھانے اور ضروری حوائج انسانی میں صرف ہوتے ہیں اور حضرت نبی کریم ﷺ مکروہ رکھتے تھے سونا قبل عشاء کے اور باتیں کرنا بعد عشاء کے. روایت کیا امام احمدؒ نے عبداللہؓ سے کہ فرمایا حضرت نبی کریم ﷺ نے نہیں جائز ہے باتیں کرنا بعد نماز عشاء کے مگر واسطے دو شخصوں کے مصلی اور مسافر (نورالہدایہ)

(۲) دوسرا پہر (شیطانی) ہے وہ اس مناسبت کی وجہ سے کہ اس پہر میں بیدار رہنے والے لہولعب کھیل تماشہ یا امور معصیت یا بے فائدہ تذکروں غیبت شکایت وغیرہ میں مصروف رہتے ہیں. اور دو پہر رات کے بعد آرام پانے والے صبح کی نماز کے لئے بھی بیدار نہیں ہو سکتے صبح میں دیر سے بیدار ہونے والوں کا بہت سا کارآمد وقت خواب غفلت میں بے کار ضائع جاتا ہے دنیاوی معاملات اور کاروبار میں بھی بڑا ہرجہ ہوتا ہے اور ان کی صحت بھی اچھی نہیں رہتی.

(۳) تیسرا پہر غلمانی ہے اس لئے کہ رات کے تیسرے پہر میں علی العموم تمام انسان وحیوان خواب وآرام میں رہتے ہیں اور اس پہر میں ملائک ہی خدائے تعالی کا ذکر اور اس کی تسبیح کرتے رہتے ہیں یا تہجد گزار خاص بندے بھی ان کے شریک رہتے ہیں.

(۴) چوتھا پہر رحمانی ہے اس لئے کہ اس پہر میں خصوصیت کے ساتھ خدائے تعالی کی رحمت کا ملہ کا نزول ہوتا ہے. اس پہر میں بیدار ہونے والے تہجد گزار یا نہایت خوشی ورغبت کے ساتھ اول وقت نماز صبح پڑھنے والے نیک بندے ہوتے ہیں. اس وقت کی رحمت کاملہ اور نور کا لطف بیدار رہنے والے خوش نصیبوں ہی کو ملتا ہے سونے والے کم نصیب اس سے محروم رہتے ہیں اور اس وقت بیدار ہونے میں گناہوں کی معافی اور ترقی مراتب ومدارج کے علاوہ روح اور جسم اور دل ودماغ کو تروتازگی اور صحت حاصل ہوتی ہے اور دل اور چہرہ نہایت پرنور رہتا ہے

شعر

صبح صادق مرہم کافور دار دور بغل　　　گر علاج زخم عصیاں میکنی بیدار باش

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ رات میں ایک گھڑی ایسی ہوتی ہے کہ اس وقت بندہ مسلمان اللہ تعالی سے جو مانگے وہ اسے عطا کرے (صحیح مسلم)

واضح ہو کہ رات دن میں دو پہر یعنی رات کے نو بجے سے تین بجے تک چھ ساعت سونا قیام صحت اور دفع کسلمندی کے لئے کافی ہے.

عیادت

بیمار کے پاس مزاج پرسی کے لئے جانے کو عیادت کہتے ہیں اور یہ سنت ہے بہت سے احادیث میں اس کی تاکید اور فضیلت وثواب عظیم مروی ہے

حضرت نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص صبح کو بیمار کی عیادت کرے اس کے لئے ستر ہزار فرشتے شام تک دعائے مغفرت کرتے ہیں اور جو شخص شام کو عیادت کرے ستر ہزار فرشتے صبح تک استغفار کرتے ہیں (سفر السعادت)

جو کوئی اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرے اس کو بہشت میں ایک باغ ملیگا. (ترمذی)

حضرت نبی کریم ﷺ نے اصحاب کو حکم فرمایا تھا کہ تم لوگ بیمار کی عیادت کیا کرو اور جنازے کے ہمراہ جایا کرو (صحیح بخاری)

عیادت کو باوضو اور محض حصول ثواب اور خدائے تعالی کی خوشنودی کی نیت سے بیماری کے دو تین روز بعد جانا چاہیئے اور بیمار کے پاس جاکر اس کا حال دریافت کرے اور تسکین وتسلی دیکر صحت کی امید بتلائی جائے اور بیماری کا ثواب اور اس کے فضائل بیان کئے جائیں اور صحت کی دعا کی جائے اور اپنے لئے بھی دعائے خیر کی اس سے درخواست کرے اور بیمار کے پاس زیادہ نہ بیٹھے لیکن بیمار کو اس کے بیٹھنے سے خوشی اور تسکین ہو تو زیادہ بیٹھنا بہتر ہے. حضرت نبی کریم ﷺ کی ایسی ہی عادت تھی (شرح سفر السعادت)

Go to Contents فہرست کے صفحہ پر جائیں

نماز جنازہ اور تجہیز و تکفین کا طریقہ

قولہ تعالیٰ : كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ﴿٢٦﴾ وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ﴿٢٧﴾ (سورۃ الرحمٰن آیت ۲۶-۲۷)

ترجمہ : جو کوئی زمین پر ہے فنا ہونے والا ہے اور باقی رہیگی ذات پروردگار صاحب جلال اور صاحب انعام کی

قولہ تعالیٰ : كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ۗ (سورۃ آل عمران آیت ۱۸۵)

ترجمہ : ہر جی موت کا مزہ چکھنے والا ہے

جو کوئی دنیا میں پیدا ہوا یا ہوگا اس کے لئے مرنا اور فنا ہونا لازمی ہے. پس موت کو ہمیشہ یاد رکھنے اور یقین کے ساتھ قریب جاننے سے معصیت سے بچ کر عبادت بندگی کرنے کی توفیق ہوتی ہے اور حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص ہر روز بیس مرتبہ موت کو یاد کرے درجہ شہادت پاوے. (مالا بدمنہ)

اپنے سب اعضا کارآمد اور اختیار میں رہنے اور صحت و توانائی کے زمانہ میں ہی طلب دنیا اور فکر معیشت کو چھوڑ کر خدا طلبی کی نیت سے ترک دنیا کر کے جو ولایت کا اہم ترین فرض ہے چندروزہ زندگی میں ثمرہ آخرت حاصل کرنا چاہیئے اس لئے کہ بلا تردد بھی اپنے مقسوم کے موافق رزق پہنچانے کا قرآن شریف میں خدائے تعالیٰ نے کئی جگہ وعدہ فرمایا ہے اور رزق کی طرح بے طلب خدا حاصل نہیں ہوتا اور دنیا کے ساتھ خدائے تعالیٰ کو بھی حاصل کرنا ممکن نہیں ہے چنانچہ شعر

ہم خدا خواہی وہم دنیائے دوں   ایں خیالست ومحالست وجنوں

اگر کوئی شخص کسی کی ملازمت اختیار کرتا ہے تو وہ آزاد خود مختار نہیں رہتا اور اپنی خواہشات نفس کو پوری نہیں کرسکتا اور اپنے مفوضہ فرائض اور ذمہ داریوں کی انجام دہی اور حاکم مجازی کی اطاعت وفرمابرداری اور حصول خوشنودی میں جسم و جان کو بڑی تکلیف ہوتی ہے باوجود اس کے ہر ملازم اپنی ملازمت کو نہایت مستعدی جفاکشی خوشدلی سے انجام دیتا ہے اور ہر وقت یہ خوف بھی لگا رہتا ہے کہ ایک وقت بھی اپنے حاکم کی نافرمانی عدول حکمی قصور عمل ہو جائے تو فوراً برطرف اور سزایاب ہو.

زراعت تجارت وغیرہ بھی تکلیف اور مصیبت سے خالی نہیں یہ سب کچھ حصول زر کے لئے کیا جاتا ہے اور حصول زر کا ماحصل فراہمی ضروریات ورزق ہے حالانکہ اس کی ذمہ داری خود خدائے تعالیٰ نے قرآن پاک کی کئی آیات کے ذریعہ سے تازندگی اپنے ذمہ لی ہے اور پیدایش سے پہلے ہی غذا پیدا کردی جاتی ہے چنانچہ

قولہ تعالیٰ : الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ فِرَاشًا وَالسَّمَاءَ بِنَاءً وَأَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۖ

ترجمہ : اور برسایا آسمان سے پانی پھر پردہ عدم سے نکالا بذریعہ اسی پانی کے پھلوں کی غذا کو تم لوگوں کے واسطے (سورۃ البقرۃ آیت ۲۲)

Go to Contents فہرست کے صفحہ پر جائیں

قولہ تعالی : وَمَا مِن دَآبَّةٍ فِي ٱلۡأَرۡضِ إِلَّا عَلَى ٱللَّهِ رِزۡقُهَا (سورۃ ھود آیت ٦)

ترجمہ : اور نہیں کوئی چلنے والا بیچ زمین کے مگر اوپر اللہ کے ہے رزق اس کا

قولہ تعالی : وَتَرۡزُقُ مَن تَشَآءُ بِغَيۡرِ حِسَابٍ ﴿٢٧﴾ (سورۃ آل عمران آیت ٢٧)

ترجمہ : اور رزق دیتا ہے جسکو چاہے بیشمار

قولہ تعالی : ٱللَّهُ يَبۡسُطُ ٱلرِّزۡقَ لِمَن يَشَآءُ وَيَقۡدِرُ (سورۃ الرعد آیت ٢٦)

ترجمہ : اللہ تعالی کشادہ کرتا ہے رزق کو واسطے جس کے چاہے اور تنگ کرتا ہے

قولہ تعالی : إِنَّ رَبَّكَ يَبۡسُطُ ٱلرِّزۡقَ لِمَن يَشَآءُ وَيَقۡدِرُ (سورۃ الاسراء آیت ٣٠)

ترجمہ : تحقیق پروردگار تیرا کھولتا ہے رزق کو واسطے جس کے چاہے اور بند کر لیتا ہے

قولہ تعالی : إِنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلرَّزَّاقُ ذُو ٱلۡقُوَّةِ ٱلۡمَتِينُ ﴿٥٨﴾ (سورۃ الذاریات آیت ٥٨)

ترجمہ : تحقیق اللہ ہی رزق دینے والا ہے قوت والا قدرت والا

قولہ تعالی : وَيَرۡزُقۡهُ مِنۡ حَيۡثُ لَا يَحۡتَسِبُ وَمَن يَتَوَكَّلۡ عَلَى ٱللَّهِ فَهُوَ حَسۡبُهُۥٓ (سورۃ الطلاق آیت ٣)

ترجمہ : اور اسے وہاں سے روزی دیگا جہاں کا گمان نہ ہو اور جو کوئی توکل کرے اللہ پر اس کے لئے وہ کافی ہے

قولہ تعالی : أَمَّنۡ هَٰذَا ٱلَّذِي يَرۡزُقُكُمۡ إِنۡ أَمۡسَكَ رِزۡقَهُۥ (سورۃ الملک آیت ٢١)

ترجمہ : اور کون ایسا ہے جو تمہیں روزی دے اگر وہ اپنی روزی روک لے

یہ امر قابل غور ہے کہ انسان اشرف المخلوقات ہو کر اس کی رزاقت کے ایسے قطعی وعدوں کا یقین نہ کر کے اپنے ہمجنسوں کی غلامی ملازمت وغیرہ میں اپنی عمر عزیز اور فرائض خدا طلبی کو ضائع کریں حالانکہ حضرت نبی کریم ﷺ نے دنیا کو مردار اور اس کے طالب کو کتا فرمایا ہے اور وجہ خلقت انسانی طلب زر نہیں بلکہ معرفت الٰہی ہے اور حیوان مطلق معرفت کے مکلّف نہیں گردانے گئے ہیں باوجود اس کے یہ عجب وقعہ ہے کہ انسان اپنے فرائض کو چھوڑ کر طلب دنیا میں سر لگائے رہیں اور حیوان مطلق حسب ارشاد جناب باری یعنی (تسبیح کرتے ہیں اس کے واسطے ساتوں آسمان اور زمین اور جو کوئی کہ ان کے بیچ میں ہے اور نہیں ہے کوئی چیز

Go to Contents فہرست کے صفحہ پر جائیں

بغیراس کی تسبیح اورتعریف کے لیکن ان کی تسبیح کوتم نہیں سمجھتے) (سورۃ الاسراء آیت ۴۴)

جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ دنیا کی خشکی اوردریا کی چھوٹی اورکوہ عظیم سے بڑی جسامت والی بید وحساب اقسام کی تمام مخلوق کی رزاقیت اوران کی فربہی اورخوشحالی کے رازکوعقل نہیں پاسکتی دریامیں تو کہیں سامان رزق نظرہی نہیں آتا باوجوداس کے تمام مخلوق کوبغیرکسب وملازمت وتجارت وزراعت کےان کی فطرت وخواہش کےلحاظ سے ہرروز بےدریغ شکم سیرخاص غذاپہنچا تا ہے

جس کوجوچاہتاہےوہ اسکوعطا کرتا ہے منھ شکرخورے کاشکرسے بھرا کرتا ہے

بڑے قحط کے زمانہ میں بھی جوحیوانات انسان کے زیر پرورش نہیں ہوتے کسی جنگل پہاڑ وغیرہ میں فاقوں سے تباہ حال مرتے نظرنہیں آتے چنانچہ قولہ تعالی : وَكَأَيِّن مِّن دَابَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا ٱللَّهُ يَرْزُقُهَا وَإِيَّاكُمْ ۚ وَهُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْعَلِيمُ ﴿٦٠﴾ (سورۃ العنکبوت آیت ۶۰)

ترجمہ : اور بہت سے جانورایسے ہیں جواپنی غذااٹھانہیں رکھتے اللہ ہی ان کوروزی پہنچاتا ہے اورتم کوبھی اور وہ سب کچھ سنتا ہے اورسب کچھ جانتا ہے.

مشاہدہ اس کوثابت کررہاہے کہ حیوانات مطلق کوخدائے تعالی کی رزاقیت کایقین کے ساتھ پورا بھروسہ ہے ورنہ چڑیا کوغلہ کے انبار پربیٹھکرشکم سیرکھانیکے بعداگرانسان کی طرح اس کواسباب کایقین نہ ہوتا کہ کل غیب سے رزق ملے گا توممکن تھا کہ وہ چونچ میں دانے بھرکے کسی محفوظ مقام میں ضروررکھ چھوڑتی.

اورغورکروتو وہی باغات وچمن وگل وگلزاراجڑتے اورویران ہوتے نظرآتے ہیں جوانسانوں کےنصب کردہ اورزیرپرورش ہوتے ہیں بخلاف اس کے بڑے بڑے پہاڑوں جنگلوں جھاڑیوں میں جوان گنت طرح طرح کے نازک خوشنماگل بوٹے اوربےحساب اقسام کے درخت جوخدائے تعالی کے پیدا کردہ اوراسی کے زیرپرورش ہوتے ہیں سخت دھوپوں کے موسم میں بھی نوخیز پودوں کےعلاوہ درخت ہائے کہنہ کوبھی نئے پتے پھول آکرعالم شباب میں دکھائی دیتے ہیں اوردراصل وہی موسم بہارکہلاتا ہےاس پروردگارعالم کی قدرت اوررزاقیت کے بہزارجان تصدق.

مذکورہ احکام رزاقیت کےلحاظ سے یہ سوال پیدا ہوسکتا ہے کہ وہ محبوب خدااورمقدس ہستی جن کےنورسےکائنات نے وجود پایااوروہ خاتم ولایت محمد مہدی موعودعلیہ لسلام پرکیوں مسلسل فاقے رہےاورکیوں بہت سارےخاصان خدانے فاقوں سےشہادت پائی.

جواب : اس پروردگارعالم رزاق مطلق خدائے قادر کے پاس دنیا کی تمام افضل ترین نعمتوں سے فاقہ کی نعمت افضل واعلی ہے لہذاخاصان خداکوہی یہ افضل ترین نعمت عطاہوتی ہے یہ خداکافضل ہے دیتاہےاس کوجس کوچاہے.

فہرست کے صفحہ پر جائیں Go to Contents

مومن کے لئے فاقہ کی رات ناشکر گزاری تنگ دلی پریشانی کی نہیں ہوتی بلکہ نزول رحمت تقرب بارگاہ سبحانی ترقی مراتب کی ہوتی ہے اور ویسی ہی خاص الخاص خوش نصیب مقدس ہستی کو نصیب ہوتی ہے جن کے گھر بے در اور پانی کے گھڑے اوندھے سربسجود رہتے ہیں اور خدائے تعالی نے قرآن کریم میں دوسرے جزکے تیسرے رکوع میں بھوک اور مصیبت کو اپنی آزمائش فرماتے ہوئے اس میں پورے اترنے اور صبر کرنے والوں کے لئے اپنی جانب سے نزول درود و رحمت کی خوشخبری دی ہے۔ پس عقل سلیم فیصلہ کرسکتی ہے کہ دنیا کی پسند نفس شکم سیر غذائیں بہتر ہیں یا یہ نعمت، اس بنا پر آنحضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ فاقہ کی رات مومن کے لئے شب معراج ہے- اور الفقر فخری اور دنیا کافروں کے لئے جنت اور مومنین کے لئے دوزخ-

ہر مسلمان کا یہ عقیدہ مسلمہ ہے کہ مقسوم ازلی میں کچھ کم و بیشی نہیں ہوتی پس ایسا کا سب حاصل اور ناپاک چھوڑ جانے والی دنیا کی طلب کو چھوڑ کر خدائے تعالی کی طلب میں ترک دنیا کرے تو اپنے دنیاوی کارناموں کے خیال اور نظر کرکے ضرور شرم آئے گی کہ جب دنیا کی طلب میں اسقدر محنت شاقہ کیگئی ہے تو خدا کی طلب اور کی خوشنودی و رضا جوئی اور اوامر و نواہی کی پابندی میں طلب دنیا سے زیادہ محنت و ریاضت کرنی چاہیئے اور یہ چیز بھی قابل غور و توجہ ہے کہ ہر محکوم کے دل میں حاکم مجازی کا جس قدر خوف اور اس کے احکام کی تعمیل کا شوق ہوتا ہے اور جس قدر مستعدی جفاکشی خوش دلی سے کی جاتی ہے اگر حاکم حقیقی کا اسی قدر دل میں خوف اور اسکے احکام کی تعمیل کا شوق ہو تو نہیں معلوم کونسا درجہ اور مقام ملے، بخلاف اس کے جس نے مدت العمر کسب و ملازمت نہ کی ہو اور جس کے دل و دماغ کو حاکم کی اطاعت کی ذمہ داریوں اور حقوق اور مصائب کسب کا مطلق احساس ہی نہ ہو وہ طلب خدا کے میدان عمل میں گامزن نہ ہو سکے گا. یہی وجہ ہوگی کہ حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے چندے کسب و ملازمت کی اجازت عطا فرمائی ہو اور کسب کر کے ترک دنیا کرنے کو افضل فرمایا ورنہ دنیا کو چھڑا کر خدا سے ملانے کے لئے جن کی بعثت ہوئی ہو وہ ہرگز ایک لمحہ کے لئے بھی اس کی اجازت نہ فرماتے چنانچہ حضرت بندگی میاں سید محمود ثانی مہدی رضی اللہ عنہ نے حضرت مہدی موعود علیہ السلام کے حکم و اجازت سے احمد آباد تشریف لیجا کر سلطان محمود بیگڑی کی چندے ملازمت اختیار فرمائی تھی.

اگر کوئی مصدق قبل از وقت ترک دنیا نہ کرے اور زندگی سے مایوسی ہو کر وقت آخر آپہو نچے تو مریض اور ان کے متعلقین کو دنیا کے امور اور انتظامات سے ترک دنیا کی زیادہ فکر رکھنی چاہیئے اور قیام ہوش و حواس کے موقعہ میں ہی خدا طلبی کی نیت سے مریض دنیا ترک کردے یا متعلقین بکوشش تمام ترک دنیا کرائیں اس کے بعد اپنے کردہ گناہوں کی ندامت کے ساتھ توبہ کرکے جناب باری میں اس کی معافی چاہیں اور خدائے تعالی کی تائید سے آئندہ گناہوں سے بچنے کا وعدہ کریں کیونکہ توبہ کرنے کے لئے خدائے تعالی نے خود ارشاد فرمایا ہے.

Go to Contents فہرست کے صفحہ پر جائیں

قولہ تعالی : تُوبُوا إِلَى اللهِ یعنی توبہ کرو تم طرف اللہ کے

حدیث شریف : قَالَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : " التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ "

یعنی فرمایا حضرت نبی کریم ﷺ نے توبہ کرنے والا گناہ سے ایسا ہے جیسا کہ گناہ نہیں کیا.

حدیث شریف : قَالَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : " مَا مِنْ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ شَابٍّ تَائِبٍ "

یعنی فرمایا حضرت نبی کریم ﷺ نے نہیں ہے کوئی چیز بہت دوست اللہ کے نزدیک جوان توبہ کرنے والے سے.

حدیث شریف : قَالَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : " تُوبُوا إِلَى رَبِّكُمْ قَبْلَ أَنْ تَمُوتُوا " یعنی فرمایا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے توبہ کرو تم پروردگار کے طرف پہلے مرنے کے اور اپنے ذمہ جس قدر حق العباد ہو وہ ادا کر کے سب سے معافی چاہیں کیونکہ حق العباد خدائے تعالی معاف نہیں فرمائے گا اور زندگی سے مایوس ہونے کی وجہ سے تعلقات دنیا سے خدائے تعالی کے جانب خیالات کو پھیر کر ذکر اور شکر کرتے ہوئے راضی اور خوشی اور استقلال سے اپنی جان عزیز جان آفرین کو نذر کریں. بخلاف اس کے بوقت آخر دنیا کی طلب اور محبت اور متاع دنیا کو چھوڑ جانے کی حسرت وافسوس اور انہی خیالات وافکارات میں بے ترک دنیا روح پرواز ہو تو عقبی میں بڑی مشکل کا سامنا ہونے کا اندیشہ ہے اس لئے کہ حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے کہ (ورائے ترک دنیا ایمان نیست) اور حضرت علیہ السلام کے فرمان مبارک سے ترک دنیا بڑا تاکیدی فرض ولایت ہے بے ترک مرنے والے پر نماز جنازہ نہیں پڑھی جاتی یا مشت خاک نہیں دی جاتی حالانکہ یہ دونوں امور میت کی آرام کا بڑا ذریعہ ہیں چنانچہ خدائے تعالی نے ارشاد فرمایا ہے کہ وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ۖ إِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ۗ (سورۃ التوبہ آیت ۱۰۳)

یعنی پڑھ نماز ان پر کیونکہ نماز تمہاری آرام ہے ان کے واسطے.

ف : اور حاضرین کو چاہیئے کے مریض کے پاس بوقت اخیر واویلہ یا کوئی اور تذکرہ نہ کریں بلکہ خدائے تعالی کی جانب متوجہ کرا کے ذکر دلاتے رہیں یعنی اس وقت مرشد یا حاضرین میں سے کوئی صاحب خود کہتے رہیں (الا اللہ توں ہے لا الہ ہوں نہیں) تا کہ مریض سنتے ہوئے خود بھی ذکر میں مشغول ہو جائے اور اسی حالت میں روح پرواز ہو کیونکہ جس حالت میں روح پرواز ہو گی قیامت تک وہی حالت رہیگی.

حدیث شریف میں ہے کہ جس کا آخر کلام لاَ إِلَهَ إِلاَّ الله ہو گا وہ جنت میں داخل ہو گا (غایۃ الاوطار)

ف : اور حاضرین بھی مریض کا خاتمہ ایمان پر ہونے کے لئے بہ دل دعا کرتے رہیں اور انتقال کے ساتھ ہی ہاتھ ناف پر رکھکر آنکھیں اور منھ بند اور پیر سیدھے

Go to Contents فہرست کے صفحہ پر جائیں

کر کے ڈھاٹا باندھیں اس لئے کہ میت کا منہ اور آنکھیں کھلے رہنے سے چہرہ اچھا نہیں معلوم ہوتا (مردہ بدست زندہ) مردہ کو ظاہری اچھی حالت میں پہونچا دینا ورثائے حاضرین کا کام ہے اور اس کے باطن کی بہتری پیر کامل کی توجہ اور تائید اور فضل خدا پر موقوف ہے۔

ف : اگر حاملہ عورت مر جائے اور اس کے پیٹ میں بچہ زندہ اور حرکت کرتا ہو تو مردہ عورت کا پیٹ بائیں جانب سے چاک کر کے بچہ کو نکال لیا جائے اور معاملہ برعکس ہو یعنی اگر پیٹ میں بچہ مر گیا ہو اور عورت زندہ ہو اور اس کی ہلاکت کا خوف ہو تو بچہ کو کاٹ کر نکالا جائے اور اگر بچہ بھی زندہ ہو تو کاٹ کر نہ نکالا جائے کیونکہ زندہ بچہ کو قتل کرنا جائز نہیں ہے۔ (غایۃ الاوطار)

بچہ پیدا ہونے کے بعد آواز دے اور حرکت کر کے مر جائے تو اس کا نام رکھکر غسل دیکر نماز جنازہ پڑھ کر دفن کرنا چاہیئے اگر بعد ولادت حرکت اور آواز نہ کرے تو غسل دیکر کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دینا چاہیئے۔ (نورالہدایہ غایۃ الاوطار)

اور میت کا سر شمال کے جانب اور منہ قبلہ کے طرف کر کے پلنگ پر لٹادیں اور پاک چادر اڑھادیں اور حتی الامکان کفن دفن کی تیاری میں جلدی کریں لیکن حتی الامکان شب میں دفن نہ کرنا چاہیئے۔

حدیث شریف : عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَا تَدْفِنُوْا مُوْتَاکُمْ بِاللَّیْلِ اِلَّا اَنْ تَضْطَرُوْا اِلَیْہِ"

ترجمہ : روایت ہے جابرؓ سے مقرر نبی ﷺ نے فرمایا مت دفن کروا پنے مردوں کو رات کو مگر یہ کہ لاچار ہو اس کے طرف (صحیح مسلم شریف)

شہید کو غسل اور کفن نہیں دینا خون آلودہ بدن کے کپڑوں سے دفن کرنا چاہیئے اور نماز جنازہ پڑھنی چاہیئے۔ حضرت نبی کریم ﷺ نے جنگ احد کے شہیدوں کو خون آلود زخموں کے ساتھ دفن کرنے کو ارشاد فرمایا ہے۔

حدیث شریف : حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِیْد قَالَ حَدَّثَنَا لَیْثُ عَنْ ابْنِ شَھَابِ عَنْ عَبْدُالرَّحْمَنِ بِنْ کَعْبِ بِنْ مَالِكْ عَنْ جَابِرْ قَالَ قَالَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ادفنوھم فِي رسائیم یعنی یَوْمَ اُحُدٍ وَّلَمْ یَغْسِلْھُمْ

ترجمہ : ہم سے ابوالولید طیاسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انھوں نے ابن شہاب سے انھوں نے عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک سے انھوں نے جابرؓ سے انھوں نے کہا آ حضرت ﷺ نے احد کے شہیدوں کو یہ فرمایا کہ خون لگے ہوئے ان کو یوں ہی دفن کر دو اور ان کو غسل نہ دیا (صحیح بخاری شریف)

خدائے تعالی نے کلام مجید میں دوسرے جز کے تیسرے رکوع میں ارشاد فرمایا ہے کہ جو لوگ خدا کی راہ میں مارے جاتے ہیں ان کو مردے مت کہو بلکہ وہ

زندہ ہیں لیکن تم نہیں سمجھتے

وہ محض زندہ جاوید ہی نہیں ہیں بلکہ خدائے تعالی کے جن افضال و اکرام و نعمتوں کے حصول کا شرف حاصل کر رہے ہیں خیال و تصور سے اس کا ادراک واحساس نہیں ہوسکتا اور حصول زندگانی جاوید بھی کوئی معمولی نعمت نہیں ہے. چونکہ کوئی شخص ترقی عمر و اقبال کی دعا دیتا ہے تو خیر خواہ اور قابل تشکر سمجھا جاتا ہے.

خدائے تعالی نے جنگ احد کے شہداء اور مجاہدین کی قرآن پاک میں تفصیلی تعریف فرمائی ہے.

شہید گواہ کو کہتے ہیں کوئی شخص اپنے مقدمہ کے ثبوت میں گواہ پیش کرتا ہے تو اس کا خرچ سواری، زرخوراک ادا کر کے ہمیشہ کے لئے گواہ کا ممنون و مشکور رہتا ہے.

اسی طرح خدائے تعالی کی راہ یعنی اس کی توحید، رسول خدا کی رسالت اور مہدی موعود علیہ السلام کی مہدیت کا ثبوت دینے والے گواہ مخالفین کے ہاتھوں مارے جانے سے خدائے تعالی ان کو بغیر موت کے ہمیشہ زندہ رکھنا اور اپنے فضل و کرم اور نعمتوں سے سرفراز فرمانا کیا عجب ہے. اور جبکہ مرنا ہی ہے تو ہر مومن کے دل میں شہادت کی کس قدر تمنا ہونی چاہیئے قابل غور و توجہ ہے اس نعمت کو پانے اور اس کی آرزو میں رہنے والی ہستیاں کیا ہی خوش نصیب ہیں.

نقشہ ذیل سے مردانہ اور زنانہ میت کے پارچہ کفن کی تفصیل معلوم ہوگی

نمبر	قسم پارچہ	مقدار پارچہ: مردانی	مقدار پارچہ: زنانی	کیفیت
۱	کوراسین	۹ گز	۱۱ گز	اس میں تین لنگیاں اور تین رومال غسل کے لئے .
۲	دھویا سین یا چھلواری	۱۶ گز	۱۶ گز	اس میں موٹ - ازار - نیچے اوپر کی چادر .
۳	ململ	۳ گز	--	اس میں پیرہن اور دستار .
۴	سیاہ کے سوا رنگین کپڑا اسا سرخ مدرہ سہاگن کیلئے اور بیوہ کے واسطے سفید	--	۱۳ گز	اس میں سینہ بند - پیراہن - داؤنی - اوپر اڑھانے کی چادر .

میت کمسن یا کوتاہ قد ہو تو حسب ضرورت پارچہ لینا چاہیئے .

حدیث شریف : عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَفَّنَ اَحْدُکُمْ اَخَاہُ فَلْیُحْسِنْ کَفَنَہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

ترجمہ : روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول خدا ﷺ نے جب کفن دے تم میں کوئی اپنے بھائی کو تو اچھا دے کفن اس کو روایت کیا مسلم نے.

کفن چاک کرنے والے باوضو ہوں اور اس وقت یہ آیت پڑھیں

فَتَلَقَّىٰٓ ءَادَمُ مِن رَّبِّهِۦ كَلِمَـٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ۚ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلتَّوَّابُ ٱلرَّحِيمُ ﴿٣٧﴾ (سورۃ البقرۃ آیت ۳۷)

ترجمہ : پھر سیکھ لی آدم علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے چند باتیں پھر خدائے تعالی مہربان ہوا آدم علیہ السلام پر بیشک وہی اللہ تعالی معاف کرنے والا ہے گناہوں کا اور بڑا مہربان. (ذوق شوق نماز)

پارچہ مذکور کے علاوہ کشادہ منھ کے دو گھڑے یا بھانجر معہ صحنک - دو لوٹے - ایک بوریا یا حصیر - عبیر - سرما - عطر - پھول - روئی کا گالہ حسب ضرورت لینا چاہیئے.

اور مرحوم مرد صاحب زوجہ ہو تو پارچہ مذکور کے سوا زوجہ کی چادر کے لئے چھ گز چھلواری اور ایک ڈوپٹہ کے موافق ململ اور ایک بوریا لیں تاکہ بیوہ وہ جوڑا پہنکر عدت میں گوشہ نشین رہے اور موٹ جس میں میت لپٹی جاتی ہے اس کا طول میت کے قد سے کچھ زیادہ رکھ کر ڈیڑھ پنا جوڑ لینا چاہیئے اور نیچے بچھانے اور اوپر اڑانے کی چادر ہے اس کا طول میت کے قد سے کچھ زیادہ رکھ کر ڈیڑھ پنا جوڑ لینا چاہیئے ململ بڑے عرض کا لیکر اس کے طول میں سے دستار کے لئے چیری نکال کر باقی میں پیراہن کرنا اور میت خواہ مرد کی ہو یا عورت کی پارچہ مذکور کے علاو سیجو الی یعنی اوپر اڑانے کے لئے آغابانی یا شال دوشالہ وغیرہ حسب قدرت اڑا سکتے ہیں مستحب یہ ہے کہ نہلانے کی جگہ میت کو اس طرح چھپایا جائے کہ نہلانے والے یا ان کے مددگار کے سوا اور کوئی نہ دیکھے. (غایۃ الاوطار)

اگر کوئی پانی میں ڈوب کر مر جائے تو اس کو نالنے کے بعد غسل دینا فرض ہے اگر نکالتے وقت غسل کی نیت سے میت کو پانی میں حرکت دی جائے تو غسل ہو جائے گا اور اگر میت پر بارش کا پانی برس جائے یا اور کسی طرح سے پانی پہنچ جائے تو بھی غسل دینا فرض ہے. (قاضی خاں بحرالرائق درمختار)

اگر کسی شخص کا طرف سر دیکھا جائے تو بغیر غسل دفن کیا جائے اور سر کے ساتھ نصف یا نصف سے زاید بدن ہو تو غسل دینا چاہیئے اور بغیر سر کے نصف یا اس سے کم ہو تو غسل نہ دیا جائے. (بحرالرائق درمختار)

میت کو غسل دینے سے پہلے لنگیاں اور رومال اور بوریا یا حصیر کو دھو لینا چاہیئے بوقت غسل میت کا سر شمال کے جانب کر کے تختہ پر سہولت سے لٹا کر مرد کو ناف

سے زانوں تک دوسری اور زانوں سے پیر تک اکھیری اور عورت کو گردن سے پیر تک دوہری لنگی اڑھا کر جسم پر کے کپڑے چاک کر کے نہایت آہستگی اور سہولت سے نکالکر غسل دینے والے باوضو مشرق رو بیٹھ کر مٹی کے طاق ڈھیلوں سے میت کے اندام نہانی کی نجاست کو پاک کریں .اور اگر پیچش وغیرہ کی شکایت سے میت کے بدن پر زخم ہوتو کپڑے سے پاک کریں اور اپنے ہاتھوں کو مٹی سے دھوکر بائیں ہاتھ پر رومال باندھکر پہلے سیدھی ران کے اوپر سے پیر تک اور پھر بائیں ران کے اوپر سے پیر تک اور پھر سیدھے اور بائیں ران کے نیچے سے پیر تک شرمگاہ کو باقی رکھ کر دھویں .اس کے بعد شرمگاہ کو دھوکر رومال کھولدیں اس احتیاط کے ساتھ کہ پھر وہ رومال کہیں جسم کو نہ لگے اس کے بعد مٹی سے ہاتھ دھوکر دوسری لنگی اڑھا کر پہلی نکال لیں اور دوسرا رومال سیدھے ہاتھ کو باندھ کر پہلے سیدھے جانب سر سے ناف تک اوپر نیچے دھوکر پھر بائیں جانب اسی طرح دھوئیں.

پھر سر سے پیر تک کوئی جگہ باقی اور خشک نہ رہے جیسا اچھی طرح دھوکر پاک کر کے دوسرا رومال کھولکر ہاتھ دھوکر غسل دینے والے قبلہ رو رہ کر میت کو وضو کرائیں من بعد غسل کی نیت پڑھتے ہوئے سیدھے مونڈھے سے پیر تک تین بار اور پھر بائیں مونڈھے سے پیر تک تین بار اور پھر سر سے پیر تک تین بار پانی بہائیں.

نیت غسل میت

نَوَیْتُ اَنْ اَغْتَسَلَ مِنْ غُسْلِ الْمَیّتِ مِنْ اَرْبَابِ الطَّرِیْقَۃِ تَطْھِیْرِ النَّفْسِ مِنْ اَعْمَالِ الدُّنْیَا وَ مِنْ خُرُوْجِ الدُّنْیَا تَقَرَّبًا اِلٰی لِقَآءِ اللّٰہِ تَعَالٰی فَاغْفِرْ عَبْدَکَ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ اس کے بعد دوم کلمہ شہادت پڑھیں. (ذوق شوق نماز)

ترجمہ : میں نیت کرتا ہوں کہ میت کو غسل دوں. ارباب طریقت کے طور پر نفس کو پاک کرنے کے واسطے جو دنیا کے اعمال سے اور دنیا سے نکلنے کے سبب سے لاحق ہوئے ہوں خدائے تعالی کے دیدار کی نزدیکی چاہنے کے لئے اور قرب حاصل کرنے کے لئے پس بخش دے تیرے بندہ کو یااللہ یااللہ یااللہ.

اور پھر تیسری لنگی اڑھا کر تیسرے رومال سے میت کا جسم پونچکر غسل کے تختہ کے بازو پلنگ رکھکر اس پر بوریہ یا حصیر ڈالکر اس پر نیچے کی چادر بچھا کر اس پر میت کے کمر کے مقام پر کپڑے کی ایک لابنی چیری رکھکر اس پر موٹ کا کپڑا بچھا دیں اور پیراہن کے نصف حصہ کے درمیان میں سر جانے کے موافق چاک کر کے نصف پیراہن موٹ پر بچھا دیں اور شرمگاہ کے مقام پر روئی کا گالہ رکھکر پھر میت کے کمر کے نیچے سے ایک رومال دیکر اس رومال اور میت کے سر اور مونڈھے اور پیر کو پکڑ کر میت کو پلنگ پر لٹا دیں-اور ازار کا کپڑا پیر کے پاس کسی قدر چاک کر کے پلنگ پر سے ڈالکر لنگی نکالکر ازار کر کپڑے کو ٹخنوں کے اوپر سے اسی کی چیری سے

لپیٹ دیں اوراوپر کا حصہ کمر کے نیچے دبا دیں.

اور پیراہن کے چاک میں سے نکال کراس کا نصف حصہ اوپراڑھا دیں اور دستار باندھتے ہوے اس میں پھولوں کی کلیاں جما دیں.

چنانچہ حضرت بندگی میاں سید محمود سید نجی خاتم مرشد رضی اللہ عنہ نے اپنے فرزند جناب بندگی میاں سید مبارک قدس سرہ العزیز کو کفن پہناتے وقت اس طرح پھول لگانا منقول ہے.

زنانی میت کوداؤنی میں پھول جما دیں.

اور پاک کپڑے یا روئی کی دو بتیاں بنا کراس کو عطر لگا کر اس سے میت کے آنکھوں میں اس احتیاط سے سرمہ لگائیں کہ اس کی سیاہی چہرہ پر نہ لگے. میت کا منھ قبلہ کی جانب کر کے بغلوں میں اور سینہ پر عبیرڈ الکراس پراور پیشانی اور بنی اور رخساروں پر عطر لگائیں اور موٹ کا کپڑا میت کے سیدھے طرف پہلے اڑھا کراس کے اوپر بائیں جانب کا اڑھا کر سر کے اوپر اور کمر میں اور پیر کے نیچے کپڑے کی چیری سے باندھ دیں. (ذوق شوق نماز)

کفن پہناتے وقت یہ آیت پڑھیں

تسمیہ : وَلَا تَلۡبِسُواْ ٱلۡحَقَّ بِٱلۡبَٰطِلِ وَتَكۡتُمُواْ ٱلۡحَقَّ وَأَنتُمۡ تَعۡلَمُونَ ﴿٤٢﴾ (سورۃ البقرۃ آیت ۴۲)

ترجمہ : مت ملاؤ سچ کو جھوٹ کے ساتھ اور مت چھپاؤ حق کو اور تم جانتے ہو

دستار باندھتے وقت تسمیہ پڑھیں (تجہیز المصدقین) مولفہ حضرت غازی میاں صاحب مرحوم اہل بسیط پورہ

نماز جنازہ

قولہ تعالی : وَصَلِّ عَلَيۡهِمۡۖ إِنَّ صَلَوٰتَكَ سَكَنٞ لَّهُمۡۗ (سورۃ التوبہ آیت ۱۰۳)

ترجمہ : فرمایا اللہ تعالی نے پڑھ نماز ان پر کیونکہ تمہاری نماز ان کے واسطے آرام ہے.

آیت مذکورہ سے نماز جنازہ کی فرضیت ثابت ہے لیکن یہ فرض کفایہ ہے یعنی اگر بعض پڑھ لیں تو سب کے ذمہ سے اس کی ادائی ساقط ہوگی اگر کسی نے نہ پڑھی تو سب گنہگار رہوں گے. دلیل اس کی یہ ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے ایک مردے پر خود نماز نہیں پڑھی اور فرمایا صحابہ سے کہ پڑھو نماز (نورالہدایہ)

جنازہ کی نماز کے لئے میت کا مسلمان اور پاک ہونا شرط ہے کافر پر نماز جنازہ جائز نہیں اور غسل سے پہلے بھی. (حسن المسائل)

جنازہ کی نماز میں میت کے لئے دعا کرنا واجب ہے اور ثنا اور درود پڑھنا سنت ہے. (درمختار)

ف : حاضرین تین صف میں قبلہ رو کھڑے ہو کر میت کا سر شمال کے جانب کئے ہوئے روبرو رکھکر نماز جنازہ پڑھیں.

حدیث شریف میں آیا ہے کہ نماز جنازہ میں تین صف ہو کر کھڑے ہونے میں میت کی مغفرت ہوتی ہے اور سب صفوں میں پچھلی صف بہتر ہے بہ سبب انکسار کے. (غایۃ الاوطار)

ف: آدمی کم ہونے کی صورت میں بھی تین صف ہو کر کھڑے ہونا بہتر ہے.

مسئلہ نماز جنازہ مسجد میں پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے. حدیث شریف ابو داؤد مَنْ صَلَّى عَلَى مَيِّتٍ فِي الْمَسَاجِدِ فَلاَ صَلٰوۃَ لَهُ وَ فِيْ رِوَايَةٍ لاَ اَجْرَ لَهُ (بحرالرائق)

جس مسجد میں جماعت ہوتی ہو اس کے اندر مردہ کو رکھکر نماز پڑھنا مکروہ ہے روایت کیا ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جو شخص نماز پڑھے مردے پر مسجد میں تو نہیں ہے اجر واسطے اس کے لیکن بعذر بارش مکروہ نہیں ہے اور نماز جنازہ مکروہ ہے شارع عام میں. (غایۃ الاوطار، نورالھدایہ، عالمگیری)

مسئلہ اگر بغیر نماز پڑھے جنازہ دفن کیا گیا ہو تو تین روز تک قبر پر نماز جنازہ پڑھ سکتے ہیں تین روز کے بعد قبر پر نماز جنازہ پڑھنا جائز نہیں ہے. (درمختار و نورالھدایہ)

مسئلہ مردہ غائب اور نصف سے کم یا اس نصف عضو پر جس میں سر نہ ہو نماز جنازہ پڑھنا جائز نہیں ہے. (کذا فی البرہان و مالابد)

نماز جنازہ پڑھتے وقت امام میت کے سینہ کے برابر کھڑا ہونا چاہئیے. (غایۃ الاوطار و نورالھدایہ)

تکبیر نماز جنازہ : اَلصَّلٰوۃُ اَلصَّلٰوۃُ اَلصَّلٰوۃُ اَلصَّلٰوۃُ بِھٰذَ الْمَيّتِ اَلصَّلٰوۃُ

ترجمہ : یہ نماز اور دعا ہے یہ نماز اور دعا ہے یہ نماز اور دعا ہے یہ نماز اور دعا ہے اس میت کے واسطے ہے یہ نماز اور دعا ہے

Go to Contents فہرست کے صفحہ پر جائیں

نیت نماز جنازہ : نَوَیْتُ اَنْ اُوَدِّیَ اَربَعَ تَکْبِیْرَاتِ صَلٰوۃِ الْجَنَازَۃِ ھٰذَا فَرْضُ الْکِفَایَۃِ الثَّنَاءَ لِلّٰہِ تَعَالٰی وَالدُّعَاءُ لِھٰذَا الْمَیِّتِ اِقْتَدَیْتُ بِھٰذَا الْاِمَامِ مُتَوَجِّھًا اِلٰی جِھَۃِ الْکَعْبَۃِ الشَّرِیْفَۃِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ (ذوق شوق نماز)

ترجمہ : میں نیت کرتا ہوں کہ ادا کروں چار تکبیریں جنازہ کے نماز کی ، یہ فرض کفایہ ہے، اللہ کی تعریف ہے اور اس میت کے واسطے دعا ہے. میں اقتدا کرتا ہوں اس امام کی منھ کعبہ شریف کے رخ کی طرف کر کے اللہ تعالی بہت بزرگ ہے.

امام اپنی نیت میں بجائے اِقْتَدَیْتُ بِھٰذَا الْاِمَام کے اَنَا اِمَامٌ عَلَی الْجَمَاعَۃِ لِمَنْ حَضَرَ وَ لِمَنْ یَّحْضُرُ کہیں

نیت مذکور پڑھ کر فرض عین کی طرح کانوں تک ہاتھ اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے ناف پر ہاتھ باندھکر نیچے نظر کر کے یہ ثنا پڑھیں.

سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِکَ وَ تَبَارَکَ اسْمُکَ وَ تَعَالٰی جَدُّکَ وَجَلَّ ثَنَائُکَ وَ لَااِلٰہَ غَیْرُکَ رَبِّ اغْفِرْوَارْحَمْ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ (ذوق شوق نماز)

ترجمہ : پاکی سزاوار ہے تجھ کو یا اللہ اور شروع کرتا ہوں تیری تعریف کے ساتھ اور زیادہ برکت والا ہے اور بلند ہے اور پاک ہے اور مبارک ہے اور قائم ہے اور بہت نیکی اور بزرگی والا ہے تیرا نام اور بلند ہے تیری بزرگی اور تونگری اور عظمت اور جلال اور بزرگ ہے تیری تعریف اور کوئی معبود اور خدائے برحق تیرے سوائے نہیں اے پروردگار بخش دے اور رحم فرما اور تو ہی ہے نہایت رحم والا رحم والوں سے.

اس کے بعد آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے اللہ اکبر کہہ کر سر نیچا کئے ہوئے وہ درود شریف پڑھنا چاہیئے جو التحیات کے ساتھ پڑھا جاتا ہے. (غایۃ الاوطار ذوق شوق نماز)

اس کے بعد آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے اللہ اکبر کہہ کر سر نیچا کر کے میت اگر عاقل وبالغ ہو تو یہ دعا پڑھیں

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِحَیِّنَا وَ مَیِّتِنَا وَ شَاھِدِنَا وَ غَائِبِنَا وَ صَغِیْرِنَا وَ کَبِیْرِنَا وَ ذَکَرِنَا وَ اُنْثَانَا اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیَاہُ عَلَی الْاِسْلَامِ وَ مَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّاہُ عَلَی الْاِیْمَانِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ (نورالہدایہ وغایۃ الاوطار- ذوق شوق نماز)

ترجمہ : اے اللہ بخشدے ہمارے زندوں کو اور مردوں کو اور ہمارے حاضرین کو اور ہمارے غائبین کو اور ہمارے کم عمر والوں کو اور ہمارے بڑے عمر والوں کو اور ہمارے مردوں کو اور ہماری عورتوں کو یا اللہ جس کو ہم میں سے تو زندہ رکھے اس کو اسلام پر زندہ رکھ اور جس کو تو ہم میں سے فوت کرے اس کو ایمان پر فوت کر تیری

رحمت کے طفیل سے اے زیادہ رحم کرنے والے بڑے رحم کرنے والوں سے۔

اگر نابالغ لڑکا یا دیوانہ کی میت ہو تو بجائے دعائے مذکور یہ دعا پڑھیں۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّ اجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّ ذُخْرًا وَّ اجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّ مُشَفَّعًا (مالابد و تجہیز المصدقین و حرز المسلمین)

ترجمہ: یا اللہ گردان تو اس میت کو ہمارے لئے شفاعت کرنے والا قیامت میں اور شفاعت پایا ہوا اور گردان تو اس میت کو ہمارے لئے اجر اور خزانہ اور توشہ آخرت کا اور موجب پناہ۔

اگر میت لڑکی کی ہو تو بجائے (اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ) کے (اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهَا) پڑھیں تاکہ ضمیر تانیث کی ہو جائے۔ اس کے بعد پھر آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے (اللہ اکبر) کہہ کر نیچا کر کے یہ آیت پڑھیں۔ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اس کے بعد سلام علیکم و رحمۃ اللہ کہہ کر ہر دو طرف سلام پھیرنا۔ (ذوق شوق نماز)

اس کے بعد حاضرین اور محرم عورتیں میت کا منہ دیکھیں اور عورت کی میت ہو تو عورتیں منہ دیکھیں۔ (ذوق شوق نماز)

ف: اور اگر کوئی شخص امام کی تکبیر کے بعد آئے تو تکبیر تحریمہ کہہ کر نماز میں شریک ہو جائے اور امام سلام پھیرنے کے بعد خود پہلی فوت شدہ تکبیر کو ادا کر لیوے (غایۃ الاوطار)

جنازہ کا پلنگ چار آدمی اٹھا کر جلدی جلدی چلیں دوڑیں نہیں (نور الہدایہ غایۃ الاوطار)

جنازہ اٹھاتے وقت یہ آیت پڑھیں

قُلْ هُوَ ٱلرَّحْمَـٰنُ ءَامَنَّا بِهِۦ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا ۖ فَسَتَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ فِى ضَلَـٰلٍ مُّبِينٍ ﴿٢٩﴾ (سورۃ الملک آیت ۲۹) (تجہیز المصدقین)

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی مومن کے جنازہ کو اٹھا کر اے چلے اس کے ہر قدم پر اللہ تعالیٰ اٹھانے والے کے گناہ کبیرہ بخشتا ہے۔ (شامی غایۃ الاوطار)

جنازہ کے ہمراہ کلمہ طیبہ پکار کر پڑھنا مکروہ ہے اگر دل میں پڑھیں تو مضائقہ نہیں بہتر خاموشی ہے۔ (عالمگیری)

ف: جنازہ رکھنے کے قبل بیٹھنا اور رکھنے کے بعد کھڑا ہونا مکروہ ہے۔ (غایۃ الاوطار)

جو لوگ جنازہ کے ساتھ نہ ہوں بلکہ کہیں بیٹھے ہوئے ہوں تو جنازہ کو دیکھ کر کھڑے نہ ہونا چاہیئے۔ کیونکہ صحیح مسلم وغیرہ احادیث میں مروی ہے کہ پہلے

آنحضرت ﷺ جنازہ کو دیکھکر کھڑے ہو جایا کرتے تھے مگر آخر میں آپ ﷺ نے اس کو ترک فرمایا اور وہ فعل منسوخ ہو گیا۔ (درمختار ردالمختار)

جنازہ کے ساتھ پیادہ چلنا مستحب ہے اگر سواری پر ہوں تو جنازہ کے پیچھے چلیں جنازے کے ہمراہ جو لوگ ہوں ان کو کوئی دعا یا ذکر بلند آواز سے پڑھنا مکروہ ہے کیونکہ یہ فعل اہل کتاب کا ہے۔ اور جنازے کے پیچھے دنیاوی کاروبار کی باتیں کرتے چلنا مکروہ ہے اس لئے کہ وہ قساوت قلب کا موجب ہے۔ (درمختار جامع الرموز شامی)

لوگ جنازے کے پیچھے خاموش چلیں اگر ذکر خدا جو جہر سے نہ ہو کرتے چلیں تو درست ہے اور بہ سبب اہتمام کسی قدر آگے چلے تو مضائقہ نہیں۔ (عالمگیری مالابد)

عورتوں کو جنازہ کے ہمراہ جانا مکروہ تحریمی ہے۔ (درمختار غایۃ الاوطار)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ ایک جنازے کو لیکر گذرے تو صحابہؓ نے اس کی تعریف کی تو حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اس کے لئے جنت ضروری ہوگئی اس کے بعد لوگ دوسرا جنازہ لے کر گذرے تو صحابہؓ نے اسکی برائیاں بیان کیں تو آنحضور ﷺ نے فرمایا اس کے لئے دوزخ واجب ہوگئی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا جس کی تم تعریف کی اس کے لئے جنت واجب ہوگئی اور جس کی تم نے برائیاں بیان کیں اس پر دوزخ واجب ہوگئی کیونکہ تم لوگ زمین میں اللہ کی طرف سے گواہ ہو۔ (بخاری شریف)

پس ہر انسان کو اپنی چندروز زندگی میں اس طرح جینا اور ایسا عمل کرنا چاہئیے کہ مرنے کے بعد سب گواہ تعریف کریں نہ کہ شکایت

یاد داری کہ وقت زادن تو — ہمہ خنداں بودند تو گریاں

آنچناں زی کہ بعد مردن تو — ہمہ گریاں شوند تو خنداں

عمل صالح - نیک نیتی - راست گوئی - انصاف پسندی - حق رسانی - عام ہمدردی - خوش اخلاقی وغیرہ عمل و اوصاف حمیدہ سے قابل تعریف زندگی ہوسکتی ہے۔ جس میں دین و دنیا کی بہتری ہے اور بقصد عمل کوشش کی جائے تو اوصاف مذکورہ کا عمل امکانی ہے۔

قولہ تعالی : وَبِٱلْوَٰلِدَيْنِ إِحْسَانًا وَذِى ٱلْقُرْبَىٰ وَٱلْيَتَٰمَىٰ وَٱلْمَسَٰكِينِ وَقُولُوا۟ لِلنَّاسِ حُسْنًا (سورۃ البقرۃ آیت ۸۳)

ترجمہ : اور ماں باپ کی اچھی طرح خدمت گزاری کرنا اور اہل قرابت کی اور یتیم بچوں کی اور غریب اور محتاجوں کی بھی اور عام لوگوں سے بات اچھی طرح کہنا

Go to Contents فہرست کے صفحہ پر جائیں

قبر کا طول میت کے قد کے برابر اور عمق مرد ہو تو کمر کے برابر اگر عورت ہو تو سینہ کے برابر ہو اور میت کو قبر میں چھ شخص اتارنا بہتر ہے۔ (حرز المصلین)

قبر کے پاس مغرب کے جانب پلنگ رکھ کر دو صاحب قبر میں اتریں اور اوپر چاروں طرف چار شخص رہ کر میت کے کمر کے نیچے کی چادر لیکر اس کو اور میت کے سر اور پیر کے پاس کی موٹ کو چاروں اشخاص مضبوط پکڑ کر سنبھال کر میت کو قبر میں اتاریں اور منھ قبلہ کی جانب کر دیں اور قبر میں اتارتے وقت یہ دعا پڑھیں

بِسْمِ اللّٰهِ وَ عَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَ مَهْدِيِّ مُرَادُ اللّٰهِ (ذوق شوق نماز)

ف : قبر میں سب حاضرین میت کا منھ دیکھیں اور اگر زنانہ میت ہو تو صرف محرم رشتہ دار دیکھیں اور قبر میں اترنے والے اور اتارنے والے زنانی میت کے محرم ہوں۔ اگر حاضرین میں کوئی محرم نہ ہو تو مجبوراً نامحرم اتر سکتے ہیں۔ (حرز المصلین)

میت کا منھ دیکھتے وقت یہ آیت پڑھیں

تُولِجُ ٱلَّيْلَ فِى ٱلنَّهَارِ وَتُولِجُ ٱلنَّهَارَ فِى ٱلَّيْلِ ۖ وَتُخْرِجُ ٱلْحَىَّ مِنَ ٱلْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ ٱلْمَيِّتَ مِنَ ٱلْحَىِّ ۖ وَتَرْزُقُ مَن تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٢٧﴾ (سورۃ آل عمران آیت ۲۷)

ترجمہ : داخل کرتا ہے تو رات کو دن میں اور داخل کرتا ہے تو دن کو رات میں اور نکالتا ہے تو زندہ کو مردے سے اور نکالتا ہے مردہ کو زندہ سے اور تو جس کو چاہتا ہے بے شمار رزق دیتا ہے

اَللّٰهُمَّ لَا تُحَرِّمْنَا اَجْرَهٗ وَ لَا تُفَتِّنَّا بَعْدَهٗ یا اللہ ہم پر مت حرام کر اس کے اجر کو اور فتنہ میں مت ڈال ہم کو۔

منھ دیکھنے کے بعد کفن یعنی موٹ میں منھ چھپا دیکر پیر کا بند بھی کھول دیں لیکن عورت کے پیر کا بند نہ کھولیں اور کمر کا بند بندھا رہے اس کے بعد پہلے مرشد اوران کے بعد تمام فقرا و حاضرین مشت خاک دیں مشت خاک دینے والے مغرب کے جانب پشت کر کے پہلے مرتبہ مٹی ہاتھ میں لے کر یہ پڑھیں (**مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ**) اور میت کے سینہ پر مٹی ڈالتے ہوئے یہ تصور کریں کہ" خالق نے اس میت کو اس مٹی سے پیدا کیا ہے۔"

دوسرے وقت مٹی ہاتھ میں لیکر یہ پڑھیں (**وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ**) اور دوبارہ سینہ پر مٹی ڈالتے ہوئے یہ تصور کریں کہ (خدائے تعالی اس میت کو اس مٹی میں ملا دیتا ہے)۔

Go to Contents فہرست کے صفحہ پر جائیں

تیسرے بار مٹی ہاتھ میں لیکر یہ پڑھیں (وَ مِنۡهَا نُخۡرِجُكُمۡ تَارَةً أُخۡرَىٰ) اور یہ تصور کرتے ہوئے میت کے سینہ پر مٹی ڈالیں کہ " اس مٹی سے قیامت کے دن خدائے تعالی دوبارہ نکالکر کھڑا کریگا " (ردالمختار - غایۃ الاوطار - ذوق شوق نماز)

اس کے بعد میت کے سر کے جانب سے شروع کر کے اطراف اور اوپر باریک مٹی کا اس طرح غلاف کریں کہ کفن نظر نہ آئے اور غلاف کرتے وقت یہ آیت پڑھنا (إِنَّ ٱللَّهَ يَأۡمُرُ بِٱلۡعَدۡلِ وَٱلۡإِحۡسَٰنِ) (سورۃ النحل آیت ۹۰) (ذوق شوق نماز)

زنانہ میت کو قبر میں اتارتے وقت پردہ کرنا مستحب ہے اور اگر میت کا بدن ظاہر ہونے کا خوف ہو تو پردہ کرنا واجب ہے. (درالمختار - نورالہدایہ)

زنانہ میت کو بعد غلاف مشت خاک دینے کا قدیم طریقہ ہے. اس کے بعد مٹی سے قبر کو بھرنے تک بیٹھ جانا سنت ہے اور بعد تیاری قبر اس پر پانی یا مٹی سے مہر کریں.

مہر کرتے وقت یہ آیت پڑھیں

يَٰٓأَيَّتُهَا ٱلنَّفۡسُ ٱلۡمُطۡمَئِنَّةُ ۝٢٧ ٱرۡجِعِيٓ إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرۡضِيَّةً ۝٢٨ فَٱدۡخُلِي فِي عِبَٰدِي ۝٢٩ وَٱدۡخُلِي جَنَّتِي ۝٣٠

(سورۃ الفجر آیت ۲۷-۲۸-۲۹-۳۰)

ترجمہ : اے جان آرام لینے والی پھر چل اپنے رب کی طرف تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی پھر جا مل میرے خاص بندوں میں اور داخل ہو میری بہشت میں.

ف : بعد دفن قبر پر پانی چھڑکنا مستحب ہے. (ردالمختار)

چنانچہ حضرت نبی کریم ﷺ نے اپنے صاحبزادے حضرت ابراہیم کی قبر مبارک پر پانی چھڑکا تھا اور بعض صحابہ کی قبر پر بھی پانی چھڑکنے کا حکم دینا کتب احادیث سے ظاہر ہے. (غایۃ الاوطار)

ف : دو مردوں کو ایک قبر میں دفن کرنا درست نہیں ہے تاوقتیکہ پہلے کا مردہ مٹی نہ ہو جائے اور اگر ضرورت کی وجہ سے دو کو ایک قبر میں دفن کریں تو دونوں کے درمیاں میں مٹی کی آڑ یا کچی اینٹیں رکھ دیں تاکہ دو قبروں کی صورت ہو جائے اور مردہ مٹی ہو جانے کے بعد قبر پر عمارت بنانی اور کھیتی کرنی درست ہے. (غایۃ الاوطار)

فاتحہ پڑھنے کا طریقہ

بعد دفن اس مرحوم کے یا جسکی زیارت کرنی ہو قبر پر پھول یا سبزہ اتار کر دونوں ہاتھ اٹھا کر فاتحہ بروح پاک (فلاں) مرحوم و مغفور کہہ کر سورہ فاتحہ ایک بار سورہ اخلاص تین بار درود شریف ایک بار پڑھ کر اس کا ثواب جنکی زیارت کرتے ہوں ان کی روح کو بخشیں جمع فاتحہ میں پہلے صاحب حظیرہ کا نام لیں بعدہ جمیع ارواح پاک مرحوم و مغفور مدفون حظیرہ مردان و زنان جمیع اہل بیت مردان و زنان و جمیع مومنین و مومنات و مسلمین و مسلمات کہکر سورہ مذکورہ و درود شریف پڑھ کر سب کی ارواح کو بخشیں۔ (ذوق شوق نماز)

بعد دفن مرحوم کو ایصال ثواب کی نیت سے حسب استطاعت جسقدر ممکن ہو فقرا کی خدمت میں زر نقد للہ تقسیم کریں۔ چونکہ حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور سے یہ عمل جاری ہے۔

اور میت کی نیت سے امتی کے لئے شکر اور اہل بیت کے لئے شربت بنا کر تقسیم کرنے کا طریقہ بھی حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور سے اب تک برابر چلا آرہا ہے چنانچہ حضرت ام المومنین بی بی الہدادی رضی اللہ عنہا کی رحلت کے روز بعد دفن حضرت مہدی علیہ السلام کے فرمان مبارک سے زر نقد جو للہ آیا ہوا تھا سب مہاجرین اور فقرا کو بطور سویت تقسم کیا گیا اور شربت بھی تیار کروا کے سب کو تقسیم کیا گیا۔ اور طعام پخت کروا کے تمامی فقرا و صحابہ و مہاجرین و زنان و طفلان کو بی بی موصوفہ کی نیت سے کھانا کھلانے اور عرس بہرہ عام کرنے اور عود دیکر پانی پلانے سے گروہ مبارک میں حضرت رضی اللہ عنہا کی بہرہ عام ہوتی ہے اور عرس و بہرہ عام کے روز پانی کو عود دیکر پلانے کا طریقہ بھی جاری ہے اور حضرت علیہ السلام سے نقل ہے کہ بعد دفن ملک برہان الدین مہاجر مہدی رضی اللہ عنہ جو کچھ زر نقد حاضر تھا بطور سویت تقسیم کیا گیا اور شربت تیار کروا کے سب کو پلایا گیا اور حضرت بندگی ملک الہداد خلیفہ گروہ رضی اللہ عنہ نے بعد دفن بی بی خونزا بواؒ فلوس اور شربت سویت فرمائے ہیں۔

اور میاں عبدالمجیدؒ کے نقلیات اور (تذکرۃ المرشدین) میں لکھا ہے کہ حضرت بندگی میاں سید محمود سید نجی خاتم المرشد اضی اللہ عنہ نے بعد دفن حضرت بندگی میاں سید مبارکؒ شربت تیار کروا کے سب کو تقسیم فرمائے اور یہ بھی منقول ہے کہ حضرت بندگی میاں شاہ دلاور رضی اللہ عنہ نے چوتھے کے روز قبر پر پھول یا سبزے سے زیارت کی اور مرحوم کی نیت سے کھانا کھلایا اور حضرت بندگی میاں شاہ نصرتؒ نے بھی اس کو جاری رکھا ہے۔

کتاب کنزالمومنین میں بحوالہ کتاب شرف نبوت لکھا ہے کہ " حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

آنحضرت صلعم نے فرمایا میت کے دفن کے بعد اس روز میت کو گور کی سختی و پرسش ہوتی ہے اور چوتھے روز پھر گور کی سختی اور پرسش ہوتی ہے اور پھر دسویں روز اور بیسویں روز اور چالیسویں روز گور کی سختی اور پرسش ہوتی ہے اور اسی طرح سال بھر تک ہوتی ہے۔"

اسی واسطے ایصال ثواب کی نیت سے بزرگان دین نے دہم چہلم شش ماہی سالیانہ عرس کے روز فقراء اور متعلقین کو کھانا کھلانے کا طریقہ جاری رکھا ہے

تعزیت : ورثاء میت سے رسم تعزیت ادا کرنا سنت ہے اور تین روز تک تعزیت کو جانا مسنون ہے تین روز کے بعد یا دوبارہ جانا مکروہ ہے۔ (مالابدمنہ)

اور بوقت تعزیت صبر کی رغبت دلانا اور اس کی خوبیاں بیان کرنا اور یہ کہنا اَعْظَمَ اللهُ اَجْرَكَ وَاَحْسَنَ عَزَاكَ وَغَفَرَ لِمَيِّتِكَ غَفَرَ اللهُ تَعَالٰى لِمَيِّتِكَ وَتَجَاوَزَ عَنْهُ وَتَغَمَّدَهُ بِرَحْمَتِهِ وَرَزَقَكَ الصَّبْرَ عَلٰى مُصِيْبَتِهِ وَاَجْرَكَ عَلٰى مَوْتِهِ

قولہ تعالی : إِذَآ أَصَـٰبَتۡهُم مُّصِيبَةٌ قَالُوٓاْ إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّآ إِلَيۡهِ رَٰجِعُونَ (سورۃ البقرۃ آیت ۱۵۶)

اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ وَاَخْلِفْ لِيْ خَيْراً مِنْهَا اِنَّ اللهَ مَا اَخَذَ وَاللهُ مَا اَعْطٰى وَكُلٌّ عِنْدَهُ بِاَجَلٍ مُسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ

ماتم پرسی مستحب ہے اس لئے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس نے کسی مصیبت میں اپنے بھائی کو صبر دلایا اللہ تعالی اس کو قیامت کے دن کرامت کا لباس پہنا دیگا اور اول روز یعنی جس روز مردہ دفن ہو ماتم پرسی کے واسطے اور دنوں سے زیادہ بہتر ہے کیونکہ پہلے روز میں وحشت فراق زیادہ ہوتی ہے تو تسلی ایسے ہی وقت میں مناسب ہے اور تین دن کے بعد تعزیت مکروہ ہے۔ لیکن غائب کے لئے مکروہ نہیں ہے یعنی اگر کسی شخص نے تین دن کے بعد موت کی خبر سنی اور اس وقت تعزیت کو آیا تو مکروہ نہیں ہے۔ اسی طرح اگر میت کا رشتہ دار موت کے وقت نہ ہو اور بعد موت آئے تو تعزیت کو جانا مکروہ نہیں ہے اور مکروہ ہے تعزیت دوبارہ یعنی ایک بار تعزیت کر لی ہو تو دوسرے بار نہ جائے اور مکروہ ہے تعزیت قبر کے پاس کیونکہ قبر کے پاس میت کے لئے دعا کا مقام ہے نہ کہ تعزیت کا اور مکروہ ہے تعزیت گھر کے دروازہ کے پاس اور تعزیت میں اس طرح کہا جائے کہ اللہ تعالی تیرا ثواب زیادہ کرے اور تیرا صبر اچھا کرے اور تیری میت کو بخشے۔ (غایۃ الاوطار)

مصیبت کے وقت صبر کرنا اور یہ کہنا سنت ہے (إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّآ إِلَيۡهِ رَٰجِعُونَ) (مالابد)

چنانچہ گروہ مبارک میں قدیم سے یہ طریقہ چلا آتا ہے کہ میت کے گھر والوں کو پہلے روز مرشد کھانا کھلاتے ہیں اور پھر تین روز تک قرابت دار کھانا کھلاتے ہیں۔ میت کے ہمسانوں اور رشتہ داروں کو مستحب ہے کہ میت کے گھر والوں کے واسطے اتنا کھانا پکوائیں جوان کو اس دن اور رات شکم سیر کر دے اور اس باب میں اصل وہ حدیث ہے کہ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی خبر شہادت جب آئی تو آپؐ نے ارشاد فرمایا تھا کہ جعفرؓ کے متعلقین کے لئے کھانا تیار کرو کہ وہ اپنے غم میں ہیں

Go to Contents فہرست کے صفحہ پر جائیں

(فتح القدیر)

واضح ہو کہ کسی کے مرنے پر بآواز بلند رونا پیٹنا واویلہ اور شور وفغاں کرنا یا گریباں چاک کرنا یا سر پر مارنا حرام اور بڑا گناہ ہے. (مالا بدمنہ)

مرنے پر شور وغل مچانا گویا خدائے تعالی کی مشیت سے علانیہ مخالفت اور ناراضی ظاہر کرنی ہے اور یہ خدائے قادر کی بڑی ناخوشی کا موجب ہے. اور اس میں سوائے گناہ کے کچھ حاصل نہیں ہوتا.

قولہ تعالی : لِّكَيْلَا تَأْسَوْا عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ (سورۃ الحدید آیت ۲۳) یعنی فرمایا اللہ تعالی نے جو گزر گیا اس پر رنج نہ کرو

حدیث شریف : وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ " الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ " (صحیح بخاری)

یعنی روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کی انھوں نے نبی کریم ﷺ سے فرمایا مردہ عذاب کیا جاتا ہے اپنی قبر میں بیان کر کے رونے سے اس پر

ف : جب کہ مرنے سے قبل اپنے متعلقین کو رونے اور پیٹنے کی وصیت کی ہو ورنہ نہیں بفحوائے آیت وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ (سورۃ الانعام آیت ۱۶۴ اور سورۃ الزمر آیت ۷) ترجمہ : اور کوئی دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گا.

برخلاف اس کے صابروں کو بڑے ثواب سے سرفراز فرمانے کا خدائے تعالی نے قرآن شریف میں کئی جگہ وعدہ فرمایا ہے چنانچہ

قولہ تعالی : إِنَّ ٱللَّهَ مَعَ ٱلصَّـٰبِرِينَ (سورۃ البقرۃ آیت ۱۵۳) یعنی تحقیق اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے قولہ تعالی: وَٱصْبِرُوٓا۟ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ مَعَ ٱلصَّـٰبِرِينَ (سورۃ الانفال آیت ۴۶) یعنی صبر کرو تحقیق اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے. قولہ تعالی: وَٱللَّهُ مَعَ ٱلصَّـٰبِرِينَ (سورۃ الانفال آیت ٦٦)

قولہ تعالی: إِنَّمَا يُوَفَّى ٱلصَّـٰبِرُونَ أَجْرَهُم بِغَيْرِ حِسَابٍ (سورۃ الزمر آیت ۱۰) یعنی سوائے اس کے نہیں کہ پورا دیئے جاویں گے صبر کرنے والے ثواب اپنا بے حساب

قولہ تعالی : يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱسْتَعِينُوا۟ بِٱلصَّبْرِ وَٱلصَّلَوٰةِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ مَعَ ٱلصَّـٰبِرِينَ (سورۃ البقرۃ آیت ۱۵۳) یعنی اے لوگو جو ایمان لائے ہو مدد چاہو صبر اور نماز کیساتھ تحقیق اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے.

کسی کے مرنے پر اگر بلا قصد بے اختیار آنکھ سے آنسو نکل پڑیں یا جاری ہو جائیں اور دل میں خدائے تعالی کی مشیت سے رنج وملال نہ ہو تو ایسا رونا جائز ہے بلکہ اپنی موت کو یاد اور اپنے گناہوں پر غور کر کے جس قدر روئیں مفید اور کم ہے.

طریقہ زیارت قبور بطور مسنون ومستحب

حظیرہ میں جا کر یہ پڑھیں اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يا اَهْلَ الْقُبُوْرِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُؤْمِنِيْنَ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَنَحْنُ لَكُمْ تَبَعٌ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ يَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنُ مِنَّا وَالْمُسْتَاْخِرِيْنَ اَسَالُ اللّٰهِ لَنَا وَلَكُمْ الْعَافِيَةَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ وَيَرْحَمُنَا اللّٰهُ وَاِيَّاكُمْ (مالابدمنہ)
اور اہل قبور کی مغفرت کے لئے دعا مانگنا اور ان کی بے اختیاری اور عدم قدرت سے عبرت حاصل کر کے دنیا کی الفت اور رغبت نہ رکھنا اور اپنی آخرت کو یاد کر کے ترساں وہراساں رہنا.

اور حظیرہ میں ہنسی اور قہقہہ اور دنیوی اور بے فائدہ کلام سے بچے رہنا اور وہاں کوئی چیز کھانا پینا اور سونا مکروہ تحریمی ہے اور قبر کی جانب سجدہ کرنا اور نماز پڑھنا اور وہاں چراغ روشن کرنا اور آتش جلانا اور قبر پر غلاف پہنانا اور صاحب قبر سے کوئی حاجت طلب کرنا اور ان کے لئے نذر قبول کرنا منع ہے البتہ اہل قبور کو اپنی حاجت روائی کے لئے وسیلہ ٹھیرانا جائز ہے. (مالابدمنہ)

اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت نبی کریم ﷺ نے کہ جو کوئی شخص قبرستان میں جاوے اور گیارہ بار قل هو الله پڑھ کر اہل قبور کو بخشے تو ان تمام کے برابر اس پڑھنے والے کو بھی خدائے تعالی ثواب عطا فرمائے گا. (مالابدمنہ)

واضح ہو کہ جمعہ کے روز قبل زوال زیارت قبور نہ کرنے کی تقلید ہے اور اس کی سند فتاوی ابواللیث ثمرقندیؒ سے بھی ہو سکتی ہے.

مَنْ قَرَاءَ الْفَاتِحَةَ اَوْ خَتَمَ بِنِيَّةِ الْمَيَّتِ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الزَّوَالِ يُشَوِّشُ رُوْحُ الْمَيَّتِ لِاَنَّ الْاَرْوَاحَ تَرُوْحُ اِلَى مَا تَحْتَ الْعَرْشِ فِيْ يَوْمَ الْجُمْعَةِ قَبْلَ الظُّهْرِ يَسْجُدُوْنَ اللّٰهَ وَيُصَلُّوْنَ مَعَ الْمَلَائِكَةِ فَاِذَا قَرَاءَ الْفَاتِحَةَ اَوْ خَتَمَ بِنِيَّةِ الْمَيَّتِ يَرْجِعُ اِلَى الْقَارِيْ فَيَلْعَنَهُ اِلَى الْجُمُعَةِ الْاُخْرَى لِاَنَّهُ يُشَوِّشُهُ وَاَعَادَهُ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالَى

یعنی جس نے زیارت کی کسی قبر کی یا کسی میت کی ایصال ثواب کی نیت سے ختم قرآن مجید کیا جمعہ کے دن زوال کے آگے تو میت کی روح کو پریشان کر دیا کیونکہ جمعہ کے دن ظہر کے اول تک ارواح مومنین کی عرش کے نیچے آرام پاتی ہیں اور فرشتوں کے ساتھ نمازیں پڑھا کرتی ہے اور دوسرے جمعہ تک اس پر لعنت کرتی ہے کیونکہ اس نے ارواح کو پریشان کر دیا اور اللہ تعالی کی رحمت سے اس کو پلٹا لیا.

اگر عورتیں زیارت کی اس وجہ سے جائیں کہ غم تازہ ہو جائے اور رونا پیٹنا اپنے معمول کے موافق قبروں پر کریں تو ہرگز جائز نہیں ہے. اور جو حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالی لعنت کرتا ہے قبروں کی زیارت کرنے والیوں کو اس میں وہی عورتیں مراد ہیں جو قبروں پر امور نا مشروع کریں اور اگر اس وجہ سے جائیں کہ

عبرت حاصل کریں یا متبرک جان کر صلحا کی قبروں پر جائیں تو اس صورت اگر عورتیں بوڑھی ہوں تو مضائقہ نہیں اور اگر جوان ہوں تو انکے حق میں زیارت مذکور مکروہ ہے۔ (غایۃ الاوطار)

اور کتاب خزانۃ الروایات میں لکھا ہے کہ اِمْرَاءَةٌ دَعَتْ لِلْمَيِّتِ بِخَيْرٍ وَلاَ تَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهَا يُعْطِيْهَا اللهُ تَعَالَى ثَوَابَ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ یعنی جو عورت کہ اپنے گھر سے نہ نکل کر میت کی بھلائی کے لئے کچھ دعا مانگے تو اس پڑھنے والی بی بی کو اور اس میت کو اللہ تعالی حج اور عمرے کا ثواب عطا فرمائے گا۔

مرحوم والدین اور احباب کے حقوق کی ادائی اور ان کی مغفرت کی خواہش اور ان کو ایصال ثواب منظور ہو تو سورہ فاتحہ - آیۃ الکرسی - سورہ قدر - سورہ کوثر ایک ایک بار اور سورہ اخلاص گیارہ بار اور دورد شریف مندرجہ ذیل ایک بار پڑھ کر جناب باری میں اس طرح التجا کی جائے کہ" یا بار خدایا اس ختم کو بہ طفیل خاتمین علیہما السلام قبول فرما کر اس کا ثواب خاتمین علیہما السلام اور کل ارواح مقدسہ مومنین و مومنات کو پہنچا کر ان کے ساتھ (فلاں) کی روح کو بھی اپنے فضل و کرم کے طفیل سے پہنچا" خدائے تعالی کے فضل و کرم سے قوی امید ہے کہ اس کے طفیل سے اگر وہ مرحوم نیک ہو تو اس کے درجات میں ترقی اور بلندی عطا فرمادیگا اور اگر گنہگار ہو تو اس کے گناہوں کا کفارہ ہو کر اس کی قبر کو نور سے پرنور فرمادیگا اور اس کے اعمال نامہ میں ہزاروں نیکیاں داخل فرما کر اس میں سے ہزاروں گناہوں کو محو فرمادیگا اور اسکی روح سے قیامت تک عذاب کو اٹھالیگا۔

یہ خلاصہ ہے کتاب فوائید المبتدی - دستور القضاۃ - عدۃ الابرار - فتاوی الحجۃ وغیرہ ذوق شوق نماز کا۔

مذکورہ درود شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى رُوْحِ مُحَمَّدَيْنِ فِى الْاَرْوَاحِ وَ صَلِّ عَلٰى جَسَدِ مُحَمَّدَيْنِ فِى الْاَجْسَادِ وَ صَلِّ عَلٰى جِسْمِ مُحَمَّدَيْنِ فِى الْاَجْسَامِ وَ صَلِّ عَلٰى قَلْبِ مُحَمَّدَيْنِ فِى الْقُلُوْبِ وَ صَلِّ عَلٰى قَبْرِ مُحَمَّدَيْنِ فِى الْقُبُوْرِ وَصَلِّ عَلٰى تُرْبَةِ مُحَمَّدَيْنِ فِى التُّرَابِ وَصَلِّ عَلٰى نُوْرِ مُحَمَّدَيْنِ فِى الْاَنْوَارِ وَ صَلِّ عَلٰى مَظْهَرِ مُحَمَّدَيْنِ فِى الْمَظَاهِرِ وَصَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَالْمَلَآئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَ عَلٰى عِبَادِاللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ وَ عَلٰى كُلِّ مَلَكٍ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ بِعَدَدِ مَا فِى جَمِيْعِ الْقُرْآنِ حَرْفًا حَرْفًاوَّ بِعَدَدِ كُلِّ حَرْفٍ حَرْفٍ اَلْفًا اَلْفًا بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمَاتٍ لَّكَ آمِيْنَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ بِحُرْمَةِ لَااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِىْ وَ يُمِيْتُ وَ هُوَ حَيٌّ الَّا يَمُوْتُ

اَبَدًا اَبَدًا بِيَدِهِ الْخَيرِ وَ هُوَعَلٰى كُلِّ شَيئٍ قَدِيرٌ. اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْئَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ اَنْ لَاتُعَذِّبَ هٰذِهِ الْاَرْوَاحِ الْمَوْصُوْفَةِ وَاغْفِرْ ذُنُوْبَهُمْ وَ كَفِّرْ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَارْفَعْ دَرَجَاتَهُمْ بِفَضْلِكَ وَ كَرَمِكَ يَا اَكْرَمَ الْاَكْرَمِيْنَ وَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

ترجمہ : یااللہ رحمت کاملہ نازل فرما ہر دو محمدؐ کے ارواح مبارک پر تمام ارواح میں اور رحمت کاملہ نازل فرما ہر دو محمدؐ کے جسد مبارک پر تمامی جسدوں میں اور رحمت کاملہ نازل فرما ہر دو محمدؐ جسم مبارک پر تمام جسموں میں اور رحمت کاملہ نازل فرما قلب محمدینؐ پر تمام قلوب میں اور رحمت کاملہ نازل فرما قبر محمدینؐ پر تمام قبروں میں اور رحمت کاملہ نازل فرما تربت محمدینؐ پر تمام تربتوں میں اور رحمت کاملہ نازل فرما نور محمدینؐ پر تمامی نوروں میں اور رحمت کاملہ نازل فرما مظہرین محمدینؐ پر تمامی مظہروں میں اور رحمت کاملہ نازل فرما تمام پیغمبروں اور رسولوں پر اور تمام مقرب فرشتوں پر اور اللہ تعالی کے صالح بندوں پر اور تمام فرشتوں پر تیری رحمت کاملہ کے طفیل سے اے زیادہ رحم کرنے والے تمام رحم کرنے والوں سے شمار سے تمامی قرآن مجید کے حرفوں کے اور شمار سے ہر ہر حرف کے ہزار ہزار بار اور شمار سے تیری ہی تمامی معلومات کے ہیں اے پروردگار تمام عالم کے ہمارے معروضات کو قبول فرما طفیل سے مقدس کلمہ کے جس کا خلاصہ ہے کہ کوئی سچا معبود سوائے خدائے تعالی کے نہیں ہے وہ خدا ایک ہی ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس کی حکومت سارے جہاں میں ہے اور اسی کو تمام قسم کی تعریف سزاوار ہے وہی ہر ایک کو جلاتا ہے اور مارڈالتا ہے اور وہ خود زندہ ہے ہرگز کبھی مرتا ہی نہیں اسی کے ہاتھ میں خیر و برکت ہے اور وہی ہر ایک چیز پر قدرت رکھتا ہے. یا اللہ میں تجھ ہی سے سوال کرتا ہوں محمدینؐ صلعم کے طفیل سے کہ عذاب میں مبتلا نہ فرما ان ارواح موصوفہ کو اور بخشدے ان کے گناہوں کو اور ان کے گناہوں کا کفارہ بنادے معروضات صدر کو اور ان میں سے جو بزرگ لوگ ہیں ان کے درجوں کو بڑھادے تیرے فضل وکرم سے اے زیادہ کرم کرنے والے بڑے کریموں سے اور تیری رحمت کاملہ کے طفیل سے اے زیادہ رحم کرنے والے بڑے رحم والوں سے (ذوق شوق نماز)

Go to Contents فہرست کے صفحہ پر جائیں

میت کو سونپنے کا طریقہ

میت کے قد اور جسامت کے لحاظ سے لکڑی کے تختوں کا کشادہ صندوق تیار کرو لیں اور اگر لکڑی کے تختوں کا صندوق نہ ہو سکے تو بانس کے صندوق بنوالیں اور میت کو غسل اور کفن سے تیار کر کے نماز جنازہ پڑھی جا کر سب کی مشت خاک کی مٹی کپڑے میں باندھ کر میت کے سینہ پر رکھدیں اور صندوق میں ایک بڑی چادر بچھائی جا کر اس پر چار چھ انگل اونچا نمک بچھا کر اس پر تین صفید زیرہ اور میت کی گردن اور ہر دو شانے اور پیٹ اور سرین اور زانو کے نیچے جسقدر ممکن ہو معمولی عبیر ڈالکر اس کے اوپر میت کو لٹا کر میت کے اوپر بھی اسی طرح عبیر اور زیرہ اور نمک ڈالکر صندوق کو اوپر سے اچھی طرح کیلوں سے بند کر دیں.

اس صندوق سے کشادہ کچی کی قبر بنوا کر صندوق کو قبر میں رکھتے وقت اس کے چاروں پایوں کے نیچے پتھر رکھیں اور مرشد کے مشاہدہ کے ساتھ زبان اور دل سے دو گواہوں کے روبرو یہ کہیں (یہ میت جو ہماری امانت ہے اللہ تعالی جو زمین و آسمان کو پیدا کرنے والا ہے اس کے حفظ وامان میں دیکر اے زمین ہم تیرے سپرد کرتے ہیں ہماری اس میت کو آج سے (   ) مہینے تک امانت رکھنا اس طرح تین بار کہکر جتنے مہینوں کی تعداد سے میت کو سونپنا منظور ہوا تنے ہی تعداد کے کنکر میت کے بائیں بازو رکھدیں. (ذوق شوق نماز حرز المصلین)

سونپنے کی مدت ایک سال کے اندر اور طاق مہینوں کی ہونا چاہیئے. (ذوق شوق نماز)

اس قبر کو برگے وغیرہ سے بند کر کے اس کے اوپر قبر کی علامت بنا کر پھول یا سبزہ سے زیارت کر کے فاتحہ پڑلیں

ف : اور اگر صندوق کی تیاری اور نمک اور زیرہ اور عبیر کا میسر ہونا ممکن نہ ہو تو میت کی جسامت سے کشادہ چونہ پتھر یا اینٹ چونہ کی صندوقی قبر بنوا کر میت کے نیچے ایک تختہ رکھکر طریقہ مذکورہ میت کو قبر میں رکھکر اس کے نیچے اور اوپر پاک ریتی ڈالکر قبر کو بند کر دیں.

ف : اگر صندوقی چونہ کی قبر بنوانا بھی ممکن نہ ہو تو معمولی قبر کھدوا کر حسب طریقہ مذکورہ میت کے نیچے اوپر پاک ریتی ڈالکر قبر بند کر دیں اگر ریتی بھی میسر نہ ہو تو مٹی سے ہی کام لیں.

اور ختم مدت معینہ کے اندر اس صندوق یا میت کو نکالکر میت کے نئے کپڑے کی موٹ پہلی موٹ پر دے کر جہاں دفن کرنا ہو وہاں لیجا کر جنھوں نے نماز جنازہ نہ پڑھی ہو وہ نماز جنازہ پڑھکر اوپر اور بازو کے تختے نکالکر حاضرین مشت خاک دیکر دفن کر دیں. (ذوق شوق نماز)

اگر کسی وجہ سے سونپے ہوئے مقام سے میت کو نکالنا منظور نہ ہو تو اس زمین کو اجازت دیدیں- بعض پیغمبروں کو بھی سونپ کر دوسرے مقامات پر لیجا کر دفنائے ہیں. ملاحظہ ہو خزانۃ الروایات. (ذوق شوق نماز)

ف : (تفسیر القرآن جلد پنجم مولفہ مولوی محمدؒ انشاءاللہ کے صفحہ (۱۱۱) میں لکھا ہے) کہ تورات میں ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے ایک سودس برس کی عمر پائی اور جب آپ نے وفات پائی تو اہل مصر نے آپ کے دفن کے متعلق اختلاف کیا ہر شخص چاہتا تھا کہ اس کے محلّہ میں دفن کئے جائیں تا کہ وہ ان کی برکت سے مستفید ہو. آخر سنگ مرمر یا سفید پتھر کے صندوق میں ان کو رکھکر دریائے نیل کے اندر دفن کر دیا تا کہ اس پانی کے ذریعہ سے جوان کی قبر پر بہے سب کوان کی برکت پہنچے. عکرمہ کہتے ہیں کہ اول وہ نیل کی دہنی جانب دفن کئے گئے وہ جانب سرسبز وشاداب ہوگئی اور دوسری جانب قحط زدہ اور خشک ہوگئی پھران کو وہاں سے اٹھا کر بائیں جانب میں دفن کر دیا تب بائیں جانب سرسبز شاداب ہوگئی اور داہنی جانب قحط رہنے لگا. آخر وہاں سے بھی نکالا اور وسط نیل میں دفن کیا تب دونوں جانبین سرسبز ہوگئیں. موسیٰ علیہ السلام کے عہد تک وہ دریائے نیل میں مدفون رہے جب موسیٰ علیہ السلام مصر پر قابض ہوئے تو انہوں نے اس صندوق کو نیل سے نکلوایا اور شام لے گئے اور ان کے آبائے کرام علیہم السلام کے پہلو میں دفن کیا.

ف : قبر تین قسم کی بنائی جاتی ہے بغلی-صندوقی-معمولی خاک درخاک.

اور مردانی قبر ناف کے برابر تخمینا سوا گز عمیق-اور زنانی قبر سینہ کے برابر تخمینا ڈیڑھ گز عمیق-بغلی قبر بنانے کا طریقہ : معمولی قبر کھدوائی جا کر اس کے سیدھے بازو یعنی غربی جانب میں میت رہنے کے موافق خلو کر دیا جا کر میت کو قبر میں اتارنے اور منھ دیکھنے کے بعد اس بغلی قبر میں آہستہ سے ہٹا دیا جاتا ہے اور مشت خاک دیکر اس کے شرقی جانب کے کھلے ہوئے حصہ کو کیچڑ مٹی وغیرہ سے بند کر دیا جا کر میت جہاں رکھی گئی ہے اس کے اوپر قبر بنا دی جاتی ہے.

اور دوسری صندوقی قبر کا طریقہ یہ ہے کہ کشادہ قبر کھدوائی جا کر اس کے اطراف اینٹ یا پتھر چونہ مٹی سے کنچہ بنوایا جا کر اس میں میت رکھکر منھ دیکھ کر مشت خاک دینے کے بعد کنچے کی بندش کے اوپر پتھر کی کڑیاں جما دیکر اس کے اوپر قبر بنوادی جاتی ہے.

اور تیسری معمولی قبر کا طریقہ یہ ہے کہ معمولی قبر کھدوائی جا کر اس میں میت کو رکھکر منھ دیکھنے اور مشت خاک دینے کے بعد میت کے اطراف اور اوپر مٹی کا اسی طرح غلاف کر دیا جاتا ہے کہ کہیں سے میت کا کفن نظر نہ آئے اس کے بعد قبر میں مٹی بھر دی جا کر اس کے اوپر قبر کا نمونہ بنا دیا جاتا ہے.

Go to Contents فہرست کے صفحہ پر جائیں

احکام عدت

عدت اس انتظار کا نام ہے جو عورت کو طلاق یا شوہر کی موت کے بعد لازم ہے. (غایۃ الاوطار)

عدت بعد موت شوہر یا طلاق یا فسخ نکاح کے فوراً شروع ہو جاتی ہے اور بعد معیاد معینہ کے ختم ہو جاتی ہے گو عورت کو طلاق یا موت کا علم نہ ہو اس لئے کہ عدت مدت معینہ کا نام ہے علم شرط نہیں ہے. (غایۃ الاوطار)

حرہ کا شوہر مر جائے تو اس کی عدت چار مہینے دس دن ہیں. (غایۃ الاوطار)

قولہ تعالی : وَٱلَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَٰجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ۖ (سورۃ البقرۃ آیت ۲۳۴)

ترجمہ : اور جو مر جاتے ہیں تم میں سے اور چھوڑ جاتے ہیں بیویاں روک رکھیں اپنے نفسوں کو چار مہینے دس دن

جس حرہ عورت کو بعد خلوت طلاق دی جائے خواہ رجعی ہو یا بائن یا فسخ نکاح ہو. اگر اس کو حیض آتا ہو تو تین حیض اگر حیض نہ آتا ہو تو تین مہینے تک عدت واجب ہوگی. لیکن اگر حیض میں طلاق دی جائے تو وہ حیض محسوب نہ ہوگا. (غایۃ الاوطار)

قولہ تعالی : وَٱلْمُطَلَّقَٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ ثَلَٰثَةَ قُرُوٓءٍ ۚ (سورۃ البقرۃ آیت ۲۲۸)

ترجمہ : مطلقات روک رکھیں اپنے نفسوں کو تین حیضوں تک

لونڈی کی عدت حرہ سے نصف ہے طلاق اور فسخ نکاح میں اگر وہ صاحب حیض ہو تو دو حیض اگر صاحب حیض نہ ہو تو ڈیڑھ مہینہ. اور موت کی صورت میں دو مہینے پانچ دن اگر عورت آئسہ کو اس کے شوہر نے طلاق دی ہو تو اسے تین مہینے تک عدت کرنا لازم ہے. اور اگر قبل گزرنے تین مہینے کے حیض جاری ہو تو پھر عدت حیضوں سے شروع کرے اسی طرح غیر آئسہ نے حیضوں سے عدت شروع کی تھی. اور ایک یا دو حیض کے بعد آئسہ ہو جائے تو اسی مہینوں سے عدت شروع کرنا ضروری ہے. اور جو زمانہ طہر یا حیض کا گزر گیا وہ محسوب نہ ہوگا. (غایۃ الاوطار)

حاملہ عورت کی عدت وضع حمل تک ہے. قولہ تعالیٰ : وَأُو۟لَٰتُ ٱلْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَن يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ (سورۃ الطلاق آیت ۴)

ترجمہ : جو عورتیں حاملہ ہیں تو ان کی عدت یہ ہے کہ وضع حمل کریں

عدت والی عورت آرائش نہ کرے (زیور وغیرہ) اور زعفرانی اور کسم کے رنگ کا کپڑا نہ پہنے مگر رنگے ہوئے سوت کا اور خوشبو نہ لگائے اور خوشبو کا تیل نہ لگائے اور مہندی نہ لگائے اور سرمہ نہ لگائے زینت کے لئے. لیکن درد کے عذر سے بطور دوا کے جائز ہے. (نور الہدایہ)

جس عورت پر عدت واجب ہوئی ہو اس کو چاہیئے کہ جس گھر فرقت یا موت یا طلاق ہوئی ہو اسی گھر میں عدت کو تمام کرے۔

قولہ تعالی : لَا تُخۡرِجُوهُنَّ مِنۢ بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخۡرُجۡنَ إِلَّآ أَن يَأۡتِينَ بِفَٰحِشَةٖ مُّبَيِّنَةٖۚ (سورۃ الطلاق آیت ۱)

ترجمہ : نہ نکالو ان کو اپنے گھروں سے اور وہ نہ نکلیں مگر جب لاویں کسی فاحشہ صریح کو

لیکن جبکہ گھر سے نکالی جائے یا خوف ہو تلف مال یا گھر کے گر جانے کا یا گھر کا کرایہ اس کو نہ ملے ان صورتوں میں زوجہ کو اختیار رہے کہ اس گھر سے نکل جائے۔ (نور الہدایہ)

اگر زوجہ طلاق بائن کی عدت میں ہو تو اس کو گھر میں پردہ چاہیئے۔ اگر گھر تنگ ہو تو اولیٰ یہ ہے کہ خاوند وہاں سے نکل جائے اور زوجہ کو بھی نکل جانا جائز ہے اور اسی طرح اگر خاوند فاسق ہو تو بھی نکل جائے لیکن خاوند کا نکل جانا اولیٰ ہے۔ (نور الہدایہ)

احکام زکوٰۃ

فہرست کے صفحہ پر جائیں Go to Contents

قولہ تعالی : وَءَاتُواْ ٱلزَّكَوٰةَ (سورۃ البقرۃ آیت ۴۳) یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ اپنے مال سے زکواۃ ادا کرو تم

حدیث شریف : قَالَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا صَلَاةَ لَهُ ، وَلَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا زَكَاةَ لَهُ "

یعنی فرمایا حضرت نبی کریم ﷺ نے نہیں ہے ایمان کامل اس کو جو نماز نہیں پڑھتا اور نہیں ہوتی نماز کامل اس کی جو زکوٰۃ نہیں دیتا.

حدیث شریف : قَالَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " اَلزَّكَاةُ طَهُوْرَ اَلإِيمَانِ " یعنی فرمایا حضرت نبی کریم ﷺ نے زکواۃ دینا پاکی ایمان کی ہے.

حدیث شریف : قَالَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " مَنْ وَجَبَتْ عَلَيْهِ اَلزَّكَاةُ فَلَوْ يَدْفَعَ فَهُوَ مَلْعُوْنٌ وَالْمَلْعُوْنُ فِي النَّارِ "

یعنی فرمایا نبی کریم ﷺ نے جس پر زکواۃ واجب ہوا گر وہ ادا نہ کرے پس وہ ملعون ہے اور ملعون دوزخ میں رہیگا

ہر مسلمان عاقل و بالغ صاحب نصاب پر ادائی زکواۃ فرض ہے منکر اس کا کافر اور اس کو ترک کرنے والا گنہ گار رہتا ہے. (غایۃ الاوطار–نور الہدایہ)

زکواۃ دینے والے دنیا میں بھی سخی – ہر دلعزیز – مخدوم – باعزت – نیک نام – آفت آسمانی اور سلطانی سے محفوظ رہتے ہیں.

ادائی زکواۃ سے مال و زر میں تعجب خیز ترقی ہوتی ہے ۔ سعدیؒ

زکواۃ مال بدر کن کہ فضلہ زررا چو باغباں بہ برد بیشتر دہد انگور

ہر سال برابر زکواۃ دینے والوں کا تجربہ ہے کہ ان کا مال و زر کسی طریقہ سے تلف نہیں ہوتا. امراء وغیرکے مال و زر سے سالانہ خیرات اور امور خیر وغیرہ میں تقریباً زکواۃ سے زاید مصارف ضرور ہو جاتے ہیں تاہم عدم ادائی زکواۃ کی ذمہ داری اور جواب دہی ان کے ذمہ باقی رہ جاتی ہے. کیونکہ ادائی زکواۃ کے لئے نیت اور مقدار معینہ شرط ہے. زکواۃ کا زر و مال دیتے وقت ادائی زکواۃ کی نیت چاہیئے یا اپنے مال سے حصہ زکواۃ جدا کر کے رکھتے وقت ادائی زکواۃ کی نیت چاہیئے پھر اس کو دیتے وقت نیت کرنی ضروری نہیں ہے اور اگر کسی فقیر کو مال زر دیتے وقت ادائی زکواۃ کی نیت نہ تھی اور دینے کے بعد نیت ہوئی تو اس نیت کے وقت اس فقیر کے پاس وہ مال موجود ہے تو زکواۃ کی ادائی ہو جائے گی اور اگر اس وقت وہ مال نہ رہا ہو تو اپنے ذمہ سے زکواۃ کی ادائی نہ ہوگی. (عالمگیری وطحطاوی)

کسی کی ناراضی سے بجبر زکواۃ لی جائے تو اس کی ادائی نہیں ہوتی.

دنیا آخرت کی زراعت یا تجارت کی جگہ ہے پس ادائی زکواۃ و مصارف خیر سے آخرت کا بہت بڑا ثمرہ اور نہایت کثیر لازوال سرمایہ حاصل ہوجاتا ہے اور وہی باخبر عاقل ہیں جو اپنا تمام سرمایہ خود مصارف خیر میں صرف کر دیتے ہیں حقیقتاً عقبی میں وہ اپنے ساتھ رہتا ہے.

صاحب نصاب وہ ہے جس کے پاس بیس (۲۰) مثقال سونا اور دو سو درم چاندی یعنی تقریباً ساڑھے سات تولہ سونا یا ساڑھے باون تولہ چاندی ہو (غایۃ الاوطار وغیرہ)

سونا، چاندی، اشرفی، روپیہ، زیور، سونے چاندی کے برتن، تجارت کا تمام اسباب سال بھر جس کے قبضہ میں رہے۔ اس کے مالک کو ہر سال اپنے مال کا چالیسواں حصہ یعنی زکوٰۃ للہ فقرا و مساکین کو دینا فرض ہے۔ (غایۃ الاوطار)

لیکن رہنے کے گھر پہننے کے کپڑے، کھانے کا غلہ، خدمت کے غلام، سواری اور زراعت کے جانور، استعمال و مزدوری کے ہتیار، کسب کے اوزار، اور خانگی اسباب جو اپنے تصرف میں ہو اس میں سے زکواۃ دینا واجب نہیں ہے۔ (نور الہدایہ)

اور نہیں ہے زکواۃ پہننے کے کپڑوں میں جن کی ضرورت گرمی اور سردی کے دور کرنے کے لئے ہوتی ہے اور نہیں ہے زکواۃ گھر کے اسباب میں اور رہنے کے گھروں میں اور دکانوں میں اور سرایوں میں جن کا کرایہ ملتا ہو۔اور کتابوں میں اگرچہ کہ وہ بے علم کے پاس ہی ہوں بشرطیکہ تجارت کی نیت نہ ہو۔ (غایۃ الاوطار و طحطاوی ص ۴۳۳)

اور جو قرضدار ہو اس پر بھی ادائی زکواۃ واجب نہیں ہے لیکن اگر قرض خدا کا ہو جیسے نذر یا کفارہ تو اس پر زکواۃ واجب ہے اور رہنے کے سوا اور گھر ہوں اور نیت تجارت کی نہ ہو تو ان میں زکواۃ واجب نہیں ہے۔ (نور الہدایہ)

اور صاحب نصاب کو مال زکواۃ کے چالیسویں حصہ کی قیمت دینا بھی جائز ہے۔ (نور الہدایہ)

اور جن جانوروں کو دانہ چارہ گھر سے کھلایا جاتا ہو ان میں زکواۃ واجب نہیں ہے۔ (نور الہدایہ)

اور تجارت کے وہ جانور جو سال کی اکثر مدت جنگل میں چرتے ہوں ان کی نصاب یہ ہے کہ پانچ اونٹ ہوں تو ایک بکری دس ہوں تو دو بکریاں، پندرہ ہوں تو تین بیس ہوں تو چار بکریاں اور پچیس اونٹ ہوں تو ایک برس کی اونٹنی جس کا دوسرا سال شروع ہوا ہو۔ (نور الہدایہ)

اور تیس گائے بھینس میں ایک سال کا پاڑا اور چالیس ہوں تو دو برس کا اور چالیس بکریوں میں ایک بکری۔ (نور الہدایہ)

مصارف زکوٰۃ

قولہ تعالی : إِنَّمَا ٱلصَّدَقَٰتُ لِلۡفُقَرَآءِ وَٱلۡمَسَٰكِينِ (سورۃ التوبہ آیت ۶۰) ترجمہ : سوائے اس کے نہیں کہ خیرات فقیروں اور محتاجوں کے واسطے ہے۔

زکواۃ ایسے فقرا اور مساکین کو دینا درست ہے جو صاحب نا صاب نہ ہوں. (نورالہدایہ وغیرہ)

زکواۃ کے مال وزر سے مسجد بنوانا یا تیاری مسجد میں دینا یا میت کے کفن کو دینا یا میت کا قرض ادا کرنا غلام خرید کر آزاد کرنا - یا ماں باپ - دادا - دادی - نانا نانی - بیٹا - بیٹی - پوتا - پوتی - یا زوجہ یا شوہر کو زکواۃ دینا درست نہیں ہے. (غایۃ الاوطار)

مالدار کو زکواۃ دینا درست نہیں ہے. (نورالہدایہ)

عشر

واضح ہو کہ جس طرح ادائی زکواۃ فرض ہے اسی طرح منجملہ فرائض ولایت کے عشر کی ادائی بھی فرض ہے. یعنی اپنی ہر قسم کی آمدنی مثلاً زراعت-تجارت-یومیہ-ماہوار-سالانہ-فتوح-نزر-متروکہ وغیرہ اور بخشش میں کسی قسم کی کوئی چیز ملے اس کی کوئی حد نہیں ہے قلیل ہو یا کثیر اس کا دسواں حصہ خدا کی راہ میں دینا ہر عاقل و بالغ مصدق ومصدقہ پر فرض ہے.

اوراس کی ادائی کے لئے صاحب نصاب ہونے کی یا کوئی اور شرط نہیں ہے اور فقیر ومحتاج پر بھی اسکی ادائی فرض ہے لیکن زکواۃ کی طرح ہر سال اس کی ادائی لازم نہیں ہے ایک بار دینا کافی ہے حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے اس کی ادائی پر خود عمل فرما کر مصدقین کو اس کی ادائی کی تاکید فرمائی ہے اور حضرت علیہ السلام کے حضور سے اس زمانہ تک اس کی روایت متواتر پہنچی ہے اوراس زمانہ سے تا حال سب بزرگان دین نے اس کی ادائی پر عمل جاری رکھا ہے.

قولہ تعالی: يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ أَنفِقُواْ مِن طَيِّبَـٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ أَخْرَجْنَا لَكُم مِّنَ ٱلْأَرْضِ ۖ (سورۃ البقرۃ آیت ۲۶۷)

ترجمہ : اے لوگو جوایمان لائے ہو خرچ کرو پاکیزہ سے جو کچھ کمایا تم نے اوراس چیز سے کہ ہم نے نکالا ہے تمہارے واسطے زمین سے

قولہ تعالی : خُذْ مِنْ أَمْوَٰلِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ (سورۃ التوبہ آیت ۱۰۳)

ترجمہ : لے ان کے مال سے خیرات کہ پاک کرے تو ان کو

نورالہدایہ کے باب زکواۃ خارج کے بیان میں لکھا ہے کہ حضرت رسول خدا ﷺ اپنے زمانہ میں لیتے تھے دسواں حصہ شہد سے، ہر دس مشکوں سے ایک مشک اور عشر یعنی دسویں حصہ کو ادا کرنے حضرت ﷺ نے حکم فرمایا ہے. عشر مرشد وفقرائے متوکلین ومحتاج اور مضطروں کا حق ہے چنانچہ متن شریف کے باب نہم اوراس کے علاوہ اور کتب میں بھی اس کے متعلق نقول منقول اوراحکام درج ہیں بزرگان دین نے نہایت اہمیت اور سختی سے اسکی ادائی فرمائی.

Go to Contents فہرست کے صفحہ پر جائیں

احکام حج

قولہ تعالیٰ : وَإِذۡ جَعَلۡنَا ٱلۡبَيۡتَ مَثَابَةٗ لِّلنَّاسِ وَأَمۡنٗا (سورۃ البقرۃ آیت ۱۲۵)

ترجمہ : اور جب کیا ہم نے کعبے کو جائے ثواب لوگوں کے واسطے اور امن والا

قولہ تعالیٰ : وَلِلَّهِ عَلَى ٱلنَّاسِ حِجُّ ٱلۡبَيۡتِ مَنِ ٱسۡتَطَاعَ إِلَيۡهِ سَبِيلٗاۚ (سورۃ آل عمران آیت ۹۷)

ترجمہ : خدائے تعالیٰ کی بندگی کے لئے ان لوگوں پہ خانہ کعبہ کا قصد کرنا فرض ہے جو اس گھر کی طرف راہ چلنے کی طاقت رکھتے ہیں

یہ آیت ہجرت سے نویں سال ایام حج گزر جانے کے بعد نازل ہوئی اس لئے حضرت نبی کریم ﷺ نے دسویں سال حج فرمایا. (غایۃ الاوطار والمختار)

طواف کعبہ مع دیگر ارکان عمر میں ایک بار ادا کرنا ہر مسلمان عاقل اور بالغ مرد اور عورت پر فرض ہے جو وہاں جانے کی استطاعت رکھتا ہو منکر اس کا کافر اور شرائط حاصل ہونے پر بے عذر ترک کرنے والا فاسق ہوتا ہے. (غایۃ الاوطار)

مال حرام یعنی رشوت یا چوری یا غصب یا سود سے حاصل کئے ہوئے سے حج کرنا حرام ہے جس کو حج کا شوق ہو اس کو مال حلال پیدا کرنا لازم ہے. (غایۃ الاوطار)

بلا اجازت اس شخص کے جس سے اذن لینا واجب ہے جیسا کہ محتاج والدین اور اسی طرح زوجہ اور جمیع اقارب جن کا نفقہ اس شخص پر فرض ہے ان کے بلا اجازت حج کرنا مکروہ ہے. (غایۃ الاوطار)

بیمار اور فالج والے اور جس کے دونوں پاؤں کٹے ہوئے ہوں ایسے بوڑھے پر جو اونٹ پر تھم نہیں سکتا ہو اور اندھے پر اگر چہ کہ اس کا ہاتھ پکڑ کر لے چلنے والا ملے حج فرض نہیں ہے. (غایۃ الاوطار)

عورت کا حیض حج کی کسی عبادت کے لئے مانع نہیں ہے سوائے طواف کے اس لئے کہ طواف مسجد الحرام میں ہوتا ہے اور حائضہ کو مسجد میں جانا جائز نہیں ہے. (غایۃ الاوطار-نور الہدایہ)

ایک بار سے زیادہ جتنے حج کئے جائینگے وہ سب نفل ہوں گے. (غایۃ الاوطار-نور الہدایہ)

اگر نابالغ حج کرے تو بعد بلوغ اس پر حج کی ادائی فرض رہے گی کیونکہ حج کیلئے بالغ ہونا شرط ہے. (نور الہدایہ)

قولہ تعالیٰ : ٱلۡحَجُّ أَشۡهُرٞ مَّعۡلُومَٰتٞۚ (سورۃ البقرۃ ۱۹۷) ترجمہ : حج کے کچھ مہینے مقرر ہیں.

روایت کیا بخاری وغیرہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ مہینے حج کے شوال اور ذی قعدہ اور دس دن ذی الحجہ کے ہیں. (رواہ فی البخاری - نورالہدایہ)

حدیث شریف : سنن ابوداؤد میں وارد ہے. مَنْ أَرَادَ الحَجَّ فَلْيَتَعَجَّلْ یعنی جو شخص حج کا ارادہ رکھتا ہو وہ جلدی کرے.

دوسری حدیث شریف میں ارشاد ہے کہ حج میں جلدی کرو اس لئے کہ تم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ اس کو کیا چیز عارض ہوگی.

جامع ترمذی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت نبی کریم ﷺ نے مَنْ مَلَكَ زَادًا وَرَاحِلَةً تُبَلِّغُهُ إِلَى بَيْتِ اللهِ وَلَمْ يَحُجَّ فَلَا عَلَيْهِ أَنْ يَمُوتَ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا یعنی جو توشہ اور ایسی سواری کا مالک ہو جو اس کو بیت اللہ تک پہونچائے اور پھر وہ حج نہ کرے تو اس پر اس کا فرق نہیں کہ یہودی مرے یا نصرانی.

حدیث شریف : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ لَمْ يَمْنَعْهُ عَنِ الْحَجِّ حَاجَةٌ ظَاهِرَةٌ أَوْ سُلْطَانٌ جَائِرٌ أَوْ مَرَضٌ حَابِسٌ فَمَاتَ وَلَمْ يَحُجَّ فَلْيَمُتْ إِنْ شَاءَ يَهُودِيًّا شَاءَ نَصْرَانِيًّا یعنی فرمایا حضرت رسول کریم ﷺ نے جس کو کوئی ظاہری حاجت یا ظالم بادشاہ یا روکنے والا مرض حج کرنے سے نہ مانع ہوا اور وہ بغیر حج کے مرگیا پس وہ چاہے یہودی ہو کر مرے چاہے نصرانی ہو کر. (ترمذی)

سفر حج خوش و خرم کرے اور راہ میں تقویٰ اختیار کرے اور ذکر اللہ کی کثرت کرے اور بد خلقی اور غضب سے پرہیز کرتا رہے اور لوگوں کی بد خلقی اور غصہ سہا کرے حلم اور بردباری اختیار کرے. (عالمگیری - غایۃ الاوطار)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت رسول اللہ ﷺ نے کہ جو شخص مکہ کی راہ میں آتے یا جاتے مر جائے تو حق تعالیٰ اس کے پہلے گناہ بخش دیتا ہے اور اس کے حساب کا دفتر نہیں کھولا جائے گا اور نہ اس کے اعمال تولے جائیں گے اور وہ بلا حساب و کتاب اور بلا عذاب کے جنت میں داخل ہوگا اور قیامت تک اس کو حج کا ثواب ملتا رہے گا.

حدیث شریف : أَعْظَمُ النَّاسِ ذَنْباً مَنْ وَقَفَ بِعَرَفَةَ فَظَنَّ أَنَّ اللهَ تَعَالَى لَمْ يَغْفِرْ لَهُ یعنی سب سے بڑا گنہ گار وہ شخص ہے جو عرفہ کے دن عرفات میں ٹھیرے اور یہ گمان کرے کہ اللہ نے اسکو نہیں بخشا.

صحیحین میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت نبی کریم ﷺ نے جس نے خدا کے لئے حج کیا اور عورتوں سے خواہش کی بات چیت نہ کی اور ساتھ والوں سے گالی گلوج اور جھگڑا نہ کیا تو وہ پلٹتے وقت ایسا پاک ہوا کہ گویا اسی دن اس کو اس کی ماں نے جنا.

Go to Contents فہرست کے صفحہ پر جائیں

قولہ تعالیٰ : فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي ٱلۡحَجِّۗ وَمَا تَفۡعَلُواْ مِنۡ خَيۡرٖ يَعۡلَمۡهُ ٱللَّهُۗ وَتَزَوَّدُواْ فَإِنَّ خَيۡرَ ٱلزَّادِ ٱلتَّقۡوَىٰۖ وَٱتَّقُونِ يَٰٓأُوْلِي ٱلۡأَلۡبَٰبِ (سورۃ البقرۃ آیت ۱۹۷)

ترجمہ : پس نہ رغبت کرنا اور نہ گناہ کرنا اور نہ جھگڑنا بیچ حج کے اور جو کرو گے تم بھلائی جانتا ہے اس کو اللہ اور خرچ راہ لیا کرو پس تحقیق بہتر فائدہ خرچ کا بچنا ہے سوال گناہ سے اور ڈرو مجھ سے اے صاحب عقل

حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کعبہ میں ایک نماز پڑھنا برابر لاکھ نماز پڑھنے کے اور مدینہ منورہ کی مسجد نبوی میں ایک نماز پڑھنا برابر ہے پچاس ہزار نماز پڑھنے کے (نور الہدایہ)

شرائط حج حسب ذیل ہیں

حج کرنے والا مسلمان - آزاد عاقل - بالغ - تندرست ہو زاد راحلہ یعنی ضروری مصارف آمد ورفت کا ہونا تا واپسی اہل وعیال کے نان ونفقہ کا انتظام کرنا. راستہ میں امن ہونا وقت اور فرضیت حج کا علم ہونا. (غایۃ الاوطار وجامع الرموز وغیرہ)

عورت کے لئے شوہر یا کوئی محرم عاقل اور صالح کا ساتھ ہونا شرط ہے بغیر محرم یا خاوند کے حج درست نہیں لیکن امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک عورت کو بے محرم کے بھی ایسی صورت میں جائز ہے جبکہ ایک قافلہ ہو اور اس کے ساتھ معتبر عورتیں ہوں. (نور الہدایہ)

اگر عورت نے بدوں محرم کے حج کیا تو کراہت تحریمی کے ساتھ جائز ہوگا. (طحطاوی غایۃ الاوطار)

مسلم اور ابوداؤد میں حدیث شریف ہے کہ فرمایا حضرت رسول خدا ﷺ نے کہ عورت مومنہ کو حلال نہیں تین منزل یا زیادہ سفر کرنا بدوں اپنے باپ یا بھائی یا بیٹے یا زوج یا محرم کے (غایۃ الاوطار)

فرائض حج

۱- احرام باندھنا [ا] ۲- عرفات میں کھڑا ہونا ۳- طواف الزیارت کرنا. (غایۃ الاوطار وغیرہ)

[ا] احرام باندھنے کا مقام کو میقات کہتے ہیں اور صحیحین میں حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے میقات مقرر فرمایا اہل مدینہ کیلئے

ذوالحلیفہ اوراہل شام کیلئے جحفہ اوراہل نجد کے لئے قرن اوراہل یمن کے لئے یلملم (اہل ہند کیلئے بھی مقام احرام یلملم ہے)ان مقامات سے بغیراحرام کے آگے بڑھنا حرام ہےاوران مقامات پر پہو نچنے کےقبل بھی احرام باندھنادرست ہے .یہ مقامات ان لوگوں کے لئے ہیں جوان مقامات سے گزریں اور جوان مقامات سے نہ گزریں وہ جہاسے چاہیں احرام باندھیں چنانچہ اہل مکہ احرام مکہ ہی میں باندھتے ہین ان مقامات سے بغیراحرام کے آگے گزرنے والوں کوحضرت ابن عباسؓ واپس کردیتے تھے احرام میں سیاہوا کپڑا پہننا جائزنہیں ہے لیکن کمر میں ہمیانی باندھنا بوجہ ضرورت جائز ہے. (نوارلہدایہ)

واجبات حج

مزدلفہ میں رات کوٹھیرنا - جمرات کوکنکر مارنا - صفاومروا کے بیچ میں دوڑنا - سر کے بال منڈھوانا یا کتروانا - طواف الصدر یعنی رخصت ہوتے وقت طواف کرنا جس کوطواف الوداع بھی کہتے ہیں. (نورالہدایہ)

ف : واجبات حج کے دریافت کرنیکا قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ جس فعل کے ترک کرنے سے ذبح کرنا واجب ہووہ فعل واجب ہے. (غایۃ الاوطار)

شرح مختار میں ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ کے تربت کی زیارت واجب کےقریب ہے. چنانچہ حدیث شریف میں وارد ہے. مَنْ زَارَ قَبْرِي وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي یعنی جس نے زیارت کی میری قبرکی واجب ہوئی اس کے لئے شفاعت میری (نورالہدایہ)

ایک اورحدیث شریف میں آیا ہے کہ مَن حَجّ فَزار قَبري بَعدَ مَوتي كانَ كَمَن زارَني في حَياتي یعنی جس نے حج کیااور زیارت کی میری قبرکی بعدموت کے گویااس نے زیارت کی میری زندگی میں (نورالہدایہ)

پنجشنبہ کے دن سفرکرنا سنت ہے اس لئے کے حضرت رسول خدا ﷺ نے حجۃ الوداع میں اسی دن سفرفرمایا تھا. اوردوشنبہ یاجمعہ کے دن سفرکرنا مستحب ہے. (غایۃ الاوطار)

خدائے تعالیٰ اپنے فضل وکرم اورخاتمین علیہا السلام کے طفیل سے تمام مومنین ومومنات کوحج خانہ کعبہ شریف اورزیارت مدینہ منورہ وفرہ مبارک نصیب فرمادے آمین.

Go to Contents فہرست کے صفحہ پر جائیں

ایام تشریق

ذی حجہ کی نویں ۹ تاریخ سے تیرھویں ۱۳ تک ایام تشریق کہلاتے ہیں کیونکہ تشریق کا معنی گوشت خشک کرنے کا ہے چونکہ ان ایام میں قربانی کا گوشت خشک کیا جاتا ہے اس مناسبت سے ان ایام کا یہ نام رکھا گیا. (کذافی القاموس)

عرفہ کی صبح یعنی ذی حجہ کی نویں تاریخ کی صبح کی نماز سے تیرھویں کی عصر تک ہر فرض نماز کے بعد تکبیر مندرجہ ذیل پڑھنا سنت ہے لیکن اس میں اختلاف ہے بعض نے اس کو سنت کہا ہے اور اکثر نے واجب امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک عرفہ کی نماز فجر سے عید کی عصر تک اور صاحبین کے نزدیک عرفہ یعنی نویں کی فجر کی نماز سے تیرھویں کی عصر کی نماز تک تکبیر پڑھنے کا حکم ہے اور اسی پر فتویٰ ہے. (نورالہدایہ وغایۃ الاوطار)

جن پر نماز فرض ہے ان پر اور مسافر اور تنہا نماز پڑھنے والے پر بھی ایام تشریق کی تکبیرات بآواز بلند پڑھنا واجب ہے بموجب مذہب صاحبین رحمہما اللہ اور اسی قول پر فتویٰ بھی ہے. (درمختار کبیری)

فرض نماز کے سلام کے متصل ہی تکبیریں پڑھی جائیں اگر بعد سلام کوئی ایسا فعل سرزد ہو جو مانع ہو بناء نماز کے تو تکبیریں ساقط ہو جاتی ہیں. (درمختار)

اگر ایام تشریق کی نمازیں غیر ایام تشریق میں پڑھی جائیں یا غیر ایام تشریق کی نمازیں ایام تشریق میں قضا پڑھی جائیں تو تکبیریں نہ کہی جائیں البتہ انہیں دنوں کی نمازیں قضا پڑھی جائیں تو تکبیریں کہیں. (درمختار)

ف : عورت پر ایام تشریق میں نمازوں کے بعد تکبیر پڑھنا واجب نہیں ہے. (غایۃ الاوطار)

تکبیر

اَللّٰہُ اَکْبَرْ اَللّٰہُ اَکْبَرْ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرْ اَللّٰہُ اَکْبَرْ وَلِلّٰہِ الْـحَمْدُ

Go to Contents فہرست کے صفحہ پر جائیں

احکام قربانی

قولہ تعالیٰ : رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصَّالِحِينَ ﴿١٠٠﴾ فَبَشَّرْنَاهُ بِغُلَامٍ حَلِيمٍ ﴿١٠١﴾ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يَا بُنَيَّ إِنِّي أَرَىٰ فِي الْمَنَامِ
أَنِّي أَذْبَحُكَ فَانظُرْ مَاذَا تَرَىٰ ۚ قَالَ يَا أَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۖ سَتَجِدُنِي إِن شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّابِرِينَ ﴿١٠٢﴾ فَلَمَّا أَسْلَمَا
وَتَلَّهُ لِلْجَبِينِ ﴿١٠٣﴾ وَنَادَيْنَاهُ أَن يَا إِبْرَاهِيمُ ﴿١٠٤﴾ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا ۚ إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿١٠٥﴾ إِنَّ
هَٰذَا لَهُوَ الْبَلَاءُ الْمُبِينُ ﴿١٠٦﴾ وَفَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ ﴿١٠٧﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ ﴿١٠٨﴾ سَلَامٌ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ ﴿١٠٩﴾

ترجمہ : اے میرے رب مجھکو ایک نیک فرزند دے سوہم نے ان کو ایک حلیم المزاج فرزند کی بشارت دی سو جب وہ لڑکا ایسی عمر کو پہنچا کہ ابراہیم کے ساتھ چلنے پھرنے لگا تو ابراہیم نے فرمایا کہ برخوردار میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں تم کو بامر الٰہی ذبح کررہا ہوں سو تم بھی سوچ لو کہ تمہاری کیا رائے ہے. وہ بولے کہ ابا جان آپ کو جو حکم ہوا ہے آپ (بلاتامل) کیجئے انشاءاللہ تعالیٰ آپ مجھ کو صبر کرنے والوں میں سے دیکھیں گے غرض دونوں نے خدا کے حکم کو تسلیم کرلیا اور باپ نے بیٹے کو ذبح کرنے کے لئے کروٹ لٹایا اور چاہتے تھے کہ گلا کاٹ ڈالیں اس وقت ہم نے ان کو آواز دی کہ ابراہیم شاباش تم نے خواب کو خوب سچا کردکھایا (وہ وقت بھی عجیب تھا) ہم مخلصین کو ایسا ہی صلہ دیا کرتے ہیں حقیقت میں یہ تھا بھی بڑا امتحان اور ہم نے ایک بڑا ذبیحہ اس کے عوض میں دے دیا اور ہم نے پیچھے آنے والوں میں یہ بات ان کے لئے رہنے دی کہ ابراہیم پر سلام ہو. (سورۃ الصافات آیات ١٠٠-١٠٩)

ف : پس ہر مرد و زن صاحب نصاب پر عید الضحٰی یعنی ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کی صبح سے بارھویں تاریخ کی شام تک بکرا-بکری-مینڈھا-مینڈھی-دنبہ کوئی ایک جانور ایک شخص کی طرف سے قربانی کرنا واجب ہے. (نورالھدایہ)

شہر کے رہنے والے نماز عید سے پہلے قربانی ذبح نہ کریں گاؤں کے رہنے والے جہاں نماز عید نہیں ہوتی سورج نکلنے کے بعد قربانی کرسکتے ہیں. (احسن المسائل)

سات آدمی تک ایک گائے یا بیل یا اونٹ قربانی کیا جاسکتا ہے. قربانی کے جانوروں میں دنبہ چھ مہینے سے زیادہ عمر کا اور بکرا-بکری وغیرہ ایک سال سے زیادہ عمر کا اور گائے بیل دو برس سے زیادہ عمر کا اور اونٹ پانچ سال سے زیادہ عمر کا ہونا شرط ہے. اس سے کم عمر کا درست نہیں. (نوارالھدایہ)

لنگڑا-اندھا بہت دبلا اور تہائی سے زیادہ کان یا دم یا سرین کٹے ہوئے جانور کی قربانی جائز نہیں ہے. (نورالھدایہ-خانیہ وغیرہ)

خصی یا بغیر سینگ کا یا سینگ شکستہ جانور قربانی کے لئے جائز ہے اور جس جانور کو پیدائش سے ہی کان یا دم نہ ہو اس کی قربانی بھی درست ہے. (نورالہدایہ)

قربانی کے جانور کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا سنت ہے (كَانَ يَذْبَحُ اَضْحِيْتَهٗ بِيَدِهٖ) (ترمذی)

آنحضرت ﷺ اپنی قربانی اپنے دست مبارک سے ذبح فرماتے تھے، دوسرے شخص کے ہاتھ سے اپنی جانب سے ذبح کروانا بھی جائز ہے. اگر صاحب قربانی عورت ہو تو اس کو اپنی قربانی کا جانور ذبح ہوتے دیکھنا سنت ہے عمران بن حصین راوی ہیں کہ حضور انور آنحضرت ﷺ جب حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی قربانی کو ذبح فرمانے لگے تو ارشاد فرمایا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تم کھڑی رہو اور اپنی قربانی کو ذبح ہوتے دیکھو اس کے خون کا پہلا قطرہ جو نکلے گا اس سے تمہارے سب گناہ بخش دیئے جائیگے.

رات کو قربانی کرنا یا قربانی کے جانور سے قبل ذبح نفع حاصل کرنا مثلاً اس کا دودھ دھونا یا اس پر سوار ہونا یا کوئی چیز اس پر لادنا یا اس کو کرایہ پر دینا مکروہ ہے. جیسا کہ مسند امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ وغیرہ میں مذکور ہے جن پر قربانی واجب ہے ان کو چاہیئے کہ ذی حجہ کا چاند دیکھنے کے بعد اپنے بال اور ناخن نہ کٹوائیں.

مَنْ رَاٰیَ هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ وَاَرَادَ اَنْ يُّضَحّـِيَ فَلاَ يَاخُذَ مِنْ شَعْرِهٖ وَلاَ مِنْ اَظْفَارِهٖ (رواہ مسلم)

نیت ذبح قربانی : اِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ عَلٰى مِلَّةِ اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْـمُشْرِكِيْنَ ، اِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْـمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ هٰذَا مِنْكَ وَلَكَ عَنْ (فُلَان) بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ (رواہ مسلم)

تقسیم گوشت قربانی : قربانی کے گوشت کے تین حصے کرنا ایک حصہ اپنی ذات کے لئے ایک حصہ دوستوں اور رشتہ داروں کو ایک حصہ فقرا اور مساکین کو.

اگر سات آدمی بالاتفاق گائے یا بیل یا اونٹ قربانی کریں تو قربانی کے گوشت کو وزن کر کے آپس میں تقسیم کر لینا شرط ہے کیونکہ اگر کسی شخص کا حصہ کم ہو تو کسی کی بھی قربانی جائز نہ ہوگی اور اگر سات آدمی سے کم قربانی کریں تو وزن سے تقسیم کرنا شرط نہیں ہے.

چمڑا یا گوشت قصائی کو اجرت میں دینا درست نہیں ہے. بلکہ چمڑا خیرات کرنا اس کو فروخت کر کے اس کی قیمت خیرات کرنا بہتر ہے یا اس کا موزہ یا پوستین یا دسترخوان یا کوئی اور ایسی کام کی چیز بنالینا بھی درست ہے.

قولہ تعالیٰ : يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ كُتِبَ عَلَيۡكُمُ ٱلصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى ٱلَّذِينَ مِن قَبۡلِكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تَتَّقُونَ (سورۃ البقرۃ آیت ۱۸۳)

ترجمہ : اے لوگو جو ایمان لائے ہو فرض کئے گئے تم پر روزے جیسا کہ فرض تھے ان لوگوں پر جو پہلے تم سے تھے تا کہ تم پرہیزگار بن جاؤ

قولہ تعالیٰ : وَأَن تَصُومُواْ خَيۡرٌ لَّكُمۡ إِن كُنتُمۡ تَعۡلَمُونَ ۝١٨٤ شَهۡرُ رَمَضَانَ ٱلَّذِيٓ أُنزِلَ فِيهِ ٱلۡقُرۡءَانُ (سورۃ البقرۃ آیات ۱۸۴-۱۸۵)

ترجمہ : اور یہ کہ روزہ رکھو تم بہتر ہے تمہارے واسطے اگر تم جانتے ہو رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں اتارا گیا ہے قرآن مجید

حدیث شریف : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الصَّوْمُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ ترجمہ : فرمایا نبی کریم ﷺ نے کہ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ روزہ میرے واسطے ہے اور میں ہوں عوض میں اس کے یعنی روزہ دار کے لئے دیدار کا وعدہ ہے۔ (مالابد و غیرہ)

حدیث شریف : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ

ترجمہ : فرمایا حضرت نبی کریم ﷺ نے روزہ داروں کے منہ کی بو بہتر ہے اللہ تعالیٰ کے پاس بوئے مشک سے۔ (صحیح بخاری)

حدیث شریف : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قَالَ اللهُ: كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلا الصِّيَامَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ

ترجمہ : ہر آدمی کا عمل اس کا ہے مگر روزہ میرا ہے میں خود اس کے بدلے میں ہوں۔ (کذا فی فتح العزیز)

حدیث شریف : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ حَفِظْنَاهُ وَإِنَّمَا حَفِظَ مِنَ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ۔ رَضِيَ اللهُ عَنهُ۔ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ " مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ، وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ". تَابَعَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ (صحیح بخاری - ترمذی)

ترجمہ : علی بن عبداللہ مدنی نے بیان کیا کہ کہا ہم سے سفیان بن عینہ نے انہوں نے کہا ہم نے یاد رکھا اور خوب زہری سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپ نے فرمایا جو کوئی ایمان رکھکر اور اپنے نفس کا حساب لے کے ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائینگے اور جو کوئی شب قدر کو نماز میں کھڑا رہے ایمان رکھکر محاسبہ نفس کے ثواب کی نیت سے اس کے اگلے گناہ بخشد یئے جائینگے سفیان کے ساتھ سلیمان بن کثیر نے بھی اس حدیث کو زہری سے روایت کیا۔

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ حضرت نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جو کوئی اللہ کے واسطے ایک دن روزہ رکھے حق تعالیٰ اس کو دوزخ سے بقدر

مسافت ستر برس دور رکھے گا. (بخاری)

حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص رمضان میں بے عذر شرعی ایک دن بھی روزہ نہ رکھے تو اس روزہ کے بدلے میں اگر تمام عمر روزے رکھے تو کافی نہ ہوگا. (ترمذی)

ف : روزہ نہایت مقبول اور خاص اور بہترین عبادت ہے روزہ روحی قوت کی ترقی اور تقرب اور ترقی مراتب کا موجب ہوتا ہے اصول اور فرائض اسلام میں سے ماہ رمضان المبارک کے روزے رکھنا ہر مکلّف مرد و زن پر فرض قطعی ہے اس کا منکر کافر اور اس کو بے عذر ترک کرنے والا فاسق ہوتا ہے.

قولہ تعالیٰ : كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ یعنی فرض کیا گیا تم پر روزہ اور اس کے فرض ہونے پر اجماع ہے. (نورالہدایہ)

ف : اس کی فرضیت ہجرت سے ڈیڑھ سال کے بعد دہم شعبان ۲ھ کو ہوئی (درمختار)

روزہ واجب ہونے کے شرائط

مسلمان - بالغ - عاقل ہونا اور رمضان کی فرضیت سے واقف یا دارالاسلام میں رہنا اور ان عذرات سے خالی ہونا جن کی حالت میں روزہ رکھنا مباح ہے جیسے حالت سفر اور حاملہ عورت کو بشرطیکہ روزہ رکھنے میں اسکی یا بچے کی مضرت کا گمان غالب ہو اور دودھ پلانے والی ماں یا دائی کو بشرطیکہ بچے کی مضرت کا گمان غالب ہو.

اور روزہ رکھنے میں کسی مرض کے پیدا ہونے یا بڑھ جانے یا ہلاکت کا خوف ہو.

اور بوجہ ضعیفی یا بیماری ایسی کمزوری ہو کہ روزہ نہ رکھ سکتا ہو اور پھر قوت آنے کی امید ہو یا نہ ہو اور جان یا بدن کا خوف ہو مثلاً روزہ رکھنے میں دشمن کے ہلاک کرنے یا کسی عضو کے کاٹ ڈالنے کا خوف ہو اور جہاد یعنی دشمن سے محض خدا کے لئے لڑنا ہو بشرطیکہ روزہ رکھنے سے کمزوری اور لڑائی میں نقصان کا خیال ہو اور بھوک ایسی ہو کہ اس کا متحمل نہ ہو سکے اور پیاس اس قدر ہو کہ روزہ نہ رکھ سکے. (درمختار و المختار)

اقسام روزہ : روزہ چھ قسم کا ہے - اول روزہ فرض (ماہ رمضان) دوم روزہ قضا - سوم روزہ نذر معین - چہارم روزہ نذر غیر معین - پنجم روزہ کفارہ - ششم روزہ نفل. (مالابد)

اگر کسی عذر سے روزہ فرض ترک ہو جائے تو اسکی قضا بھی فرض ہے. (مالا بد-نورالہدایہ)

روزہ نذر اور روزہ کفارہ واجب ہے باقی سب روزے نفل ہیں. (نورالہدایہ)

قولہ تعالیٰ : وَالْيُوْفُوْ نُذُوْرَهُمْ (سورۃ الحج آیت ۲۹) ترجمہ : پوری کریں نذریں اپنی

ف : نذر معین اس کو کہتے ہیں کہ کوئی شخص دن مقرر کر کے نذر کرے یعنی کہے کہ اگر میرا فلاں کام ہو جائے تو فلاں روز میں روزہ رکھوں گا اگر دن مقرر نہ کرے تو اس کو نذر غیر معین کہتے ہیں. (نورالہدایہ)

ف : روزہ کے لئے نیت اور حیض ونفاس سے طہارت شرط ہے. (مالا بد وغیرہ)

روزہ کی نیت یہ ہے کہ مسلمان اپنے دل میں مضبوط قصد کرے کہ میں اللہ تعالیٰ کے واسطے روزہ رکھونگا. (عالمگیری)

نیت زبان سے کہنا بھی سنت ہے. (درمختار نہر الفائق)

رمضان شریف کے روزہ کی نیت : نَوَيْتُ اَنْ اَصُوْمَ غَدًا (مِّنْ شَهْرِ رَمْضَانَ فَرْضُ اللّٰهِ تَعَالٰى) فَتَقَبَّلْ مِنِّى وَ تَمِّمْ بِالْخَيْرِ وَالْعَافِيَةِ بِفَضْلِكَ وَ كَرَمِكَ يَا اَكْرَمَ الْاَكْرَمِيْنَ وَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

ترجمہ : میں نیت کرتا ہوں کہ رمضان شریف کا روزہ رکھوں جو مجھ پر اللہ تعالیٰ کا فرض ہے اللہ تو مجھ سے قبول کر کے خیر و عافیت کے ساتھ پورا فرما اپنے فضل وکرم کے طفیل سے اے زیادہ کرم کرنے والے کریموں سے زیادہ رحم کرنے والے رحیموں سے. (ذوق شوق نماز)

ف : واضح ہو کہ نفل روزہ کی نیت کرنی ہو تو بجائے قوسین تَطَوُّعًا لِلّٰهِ تَعَالٰى کہا جائے اور روزہ نذر معین ہو تو اَلصَّوْمِ النَّذْرِ الْمُعَيَّنِ اور نفل ساٹھی کی نیت میں مِّنْ صِيَامِ سِتِّيْنَ تَطَوُّعًا لِلّٰهِ تَعَالٰى اور کفارہ کی ساٹھی کی نیت میں مِّنْ صِيَامِ سِتِّيْنَ لِاَدَآءِ الْكَفَّارَةِ لِلّٰهِ تَعَالٰى کہا جائے. (ذوق شوق نماز)

نیت کے بعد اگر قبل از طلوع صبح صادق پھر قصد روزہ نہ رکھنے کا کیا تو نیت باطل ہوگی. (درمختار)

روزہ کی نیت کا مستحب وقت غروب آفتاب سے طلوع صبح تک ہے مگر روزہ نفل کے لئے زوال سے پہلے تک جائز ہے لیکن امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ اور امام احمدؒ اور امام مالکؒ کے پاس بعد طلوع نفل کی نیت بھی درست نہیں ہے اور امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک نیت روزہ رمضان ونذر معین ونفل نصف النہار کے پہلے تک صحیح ہے اور قضا ونذر غیر معین وکفارہ کی نیت بعد طلوع بالاتفاق جائز نہیں ہے ائمہ ثلاثہ کے نزدیک رمضان کے تیس روزوں کے لئے ہر شب علیحدہ علیحدہ

نیت شرط ہے اور روزہ کے قصد سے سحری کھانا بھی نیت میں داخل ہے اور امام مالک رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک تمام رمضان کے لئے شب اول میں ایک نیت کافی ہے اگر کوئی شخص شب اول میں روزہ کی نیت کیا اور ماہ رمضان میں مجنون ہوگیا اور اس کے چند روزے ہوئے اور شکندہ روزہ کوئی فعل اس سے وقوع میں نہ آئے تو ایسی حالت میں امام مالک رحمتہ اللہ کے نزدیک اس کے روزہ صحیح ہوئے اور ائمہ ثلثہ کے پاس بوجہ فوت نیت ایام جنون کے روزوں کی قضا کرنا چاہیئے اگر جنون تمام رمضان میں رہے تو ساقط روزوں کی قضا واجب نہ ہوگی اگر رمضان کی ایک ساعت میں بھی جنون سے افاقہ ہوجائے تو قضا کرے۔ (مالابدمنہ)

رمضان شریف کے مہینے میں اور سوائے اس کے دوسرے روزہ کے لئے سحری کھانا روزہ کی نیت کا حکم رکھتا ہے لیکن اگر صبح روزہ نہ رکھنے کی نیت سے سحری کھائی جائے تو وہ سحری مقام نیت نہ ہوگی اور اگر شب میں روزہ کی نیت کرلے اور قبل صبح صادق قطع نیت کی جائے تو تمام قسم کے روزوں کے لئے قطع نیت صحیح ہوگی اور روزہ لازم نہ آئے گا اور اگر روزہ دار عین روزہ کی حالت میں افطار کی نیت کرلے اور سوائے اس نیت کے کوئی امر شکنندہ روزہ وقوع میں نہ آئے تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔ (عالمگیری)

ف : رمضان کا چاند دیکھنے یا ماہ شعبان کے تیس روز تمام ہونے پر روزہ رکھنا فرض ہوجاتا ہے اور ماہ رمضان کے چاند کی شہادت کے لئے اگر آسمان پر ابر و غبار ہو تو عاقل و عادل ایک مرد یا ایک عورت کافی ہے اور اس حالت میں ماہ شوال کے لئے دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت ہونا شرط ہے اگر مطلع صاف ہو تو رمضان و شوال کے لئے جماعت کثیر کی شہادت چاہیئے۔ (نورالہدایہ-مالابد)

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی نے آکر حضرت نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ میں نے چاند دیکھا ہے۔ آپؐ نے پوچھا کہ اللہ کی وحدت اور میری رسالت کی گواہی دیتا ہے کہا ہاں آپؐ نے حکم فرمایا کہ اے بلالؓ لوگوں کو اطلاع کردو کہ کل سے روزہ رکھیں۔ (صحیح بخاری)

ہلال رمضان کی گواہی بغیر طلب کے خود ادا کرنا واجب ہے۔ (درمختار)

ف : اگر ۲۹/شعبان کو ایک شخص کی شہادت سے چاند ثابت ہوا تھا اس حساب سے تیسویں روز ابر ہوا اور چاند نظر نہ آئے تو افطار جائز نہیں ہے اگر دو مرد کی شہادت سے ثابت ہوا تھا اور تیسویں روز چاند نظر نہ آئے تو افطار ہے۔ (نورالہدایہ-مالابد وغیرہ)

ف : اگر کوئی شخص ماہ رمضان یا شوال کا چاند بچشم خود دیکھے اور قاضی اس کی شہادت کو مانے یا نہ مانے ہر دو صورت میں اس کو روزہ رکھنا یا افطار کرنا واجب ہے اگر خود چاند دیکھ کر روزہ نہ رکھے تو قضا واجب ہوگی نہ کفارہ۔ (نورالہدایہ)

یوم الشک : یعنی ۲۹ شعبان کو مطلع صاف نہ ہوا اور چاند نظر نہ آئے تو بایں نیت روزہ رکھنا اگر رمضان ہو جائے تو روزہ رمضان یا نہ ہو تو نفل درست نہیں مکروہ ہے. (غایۃ الاوطار)

مَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِيْ يَشُكُّ فِيْهِ فَقَدْ عَصَى اللهَ وَرَسُوْلَهُ یعنی جس نے روزہ رکھا شک کے دن تو نافرمانی کی اس نے اللہ اور رسول کی. (نورالہدایہ)

بلکہ اس روز خاص نفل کی نیت سے روزہ رکھا جا سکتا ہے امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک اگر وہ روزہ رمضان کا ہو جائے تو نفل کی نیت سے رکھا ہوا روزہ رمضان کا ادا ہو جاتا ہے. (نورالہدایہ-مالابد)

اور شک کے دن نفل روزہ رکھنا سب کے نزدیک مستحب ہے اور عوام لوگ بعد زوال افطار کریں. (نورالہدایہ)

روزہ قصداً توڑا جائے تو اسکی قضا اور کفارہ

اگر کوئی شخص رمضان کے روزے کی حالت میں روزہ یاد رکھ کر قصداً قبل یا دبر میں جماع کرے یا کرائے یا کوئی غذا یا دوا قصداً کھائے یا پیئے تو ان صورتوں میں روزہ فاسد ہو کر اس پر روزہ کی قضا اور کفارہ کی ادائی واجب ہو جاتی ہے. (نورالہدایہ)

قضا اس کو کہتے ہیں کہ فاسد شدہ روزہ کے عوض میں دوسرا روزہ رکھا جائے اور کفارہ یہ ہے کہ اگر غلام میسر ہو تو اس کو آزاد کرے یا دو مہینے مسلسل روزے رکھے لیکن ان دو مہینوں میں رمضان اور عیدین اور ایام تشریق نہ ہوں اگر ان دو مہینوں میں کوئی روزہ کسی عذر سے یا بلا عذر فوت ہو جائے تو پھر از سر نو دو مہینے روزے رکھے کفارہ کی ساٹھی کے روز ون میں عورت کے لئے ایام حیض تتابع (یعنی پے در پے) روزے رکھنے کے مانع نہیں ہیں اس لئے کہ ایام حیض میں عورت کو روزہ رکھنا منع ہے پس ایسی صورت میں عورت کو چاہیئے کہ بجز دخون حیض موقوف ہونے کے بیچ میں کوئی دن نہ چھوڑ کر روزے رکھنا شروع کر کے ساٹھ روزوں کو تکمیل کر دے لیکن خون نفاس قاطع تتابع ہے مثلاً کوئی حاملہ عورت کفارے کی ساٹھی کے روزے شروع کر کے ایک مہینہ گزر جائے اور اس کو تولد ہو کر خون نفاس جاری ہو جائے تو ان دنوں میں بھی روزہ رکھنا منع ہونے سے ساٹھی ٹوٹ جائے گی اس کو چاہیئے کہ بعد پاکی از سر نو پورے ساٹھ روزے رکھے اسی طرح زیادہ عمر والی زن آئسہ کو خون حیض آنا موقوف ہو چکا تھا اس نے کفارے کی ساٹھی شروع کی پھر خون حیض جاری ہو جائے تو اس کی ساٹھی بھی ٹوٹ جائے گی اور اس کو چاہیئے کہ بعد پاکی پھر شروع سے پورے ساٹھ روزے رکھے. (ردالمختار وغیرہ)

اور اگر دو مہینے روزے نہ رکھ سکیں تو ساٹھ مسکینوں کو دو وقت پیٹ بھر کھانا کھلائے لیکن جن ساٹھ مسکینوں کو صبح میں کھلایا گیا ہو انہیں مسکینوں کو شام کو کھلائے یا

Go to Contents فہرست کے صفحہ پر جائیں

ہر ایک کو غلہ بقدر صدقہ فطر دینا بھی جائز ہے۔ (مالا بدمنہ عالمگیری)

اگر ایک رمضان میں ایک یا دو یا کئی روزے توڑے جائیں جس سے کفارہ واجب ہو تو ایسی صورت میں روزہ اول کا کفارہ دینے کے بعد دوسرا روزہ توڑا جائے تو دوسرے روزہ کے لئے علیحدہ کفارہ دینا چاہیئے اور اگر روزہ اول کا کفارہ نہ دیا گیا ہو اور رمضان ختم ہو جائے تو سب روزوں کے لئے ایک کفارہ کافی ہے لیکن امام مالک رحمتہ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک ہر ایک صورت میں ہر روزہ کے لئے علیحدہ علیحدہ کفارہ چاہیئے اور اگر دو رمضان میں دو روزے فاسد ہوں اور روزہ اول کا کفارہ نہیں دیا گیا ہو تو اس صورت میں بالاتفاق علیحدہ علیحدہ کفارہ واجب ہوگا اور قضا یا کفارہ یا نذر کا روزہ توڑنے سے بالاتفاق کفارہ واجب نہیں ہوتا۔ (نورالہدایہ)

روزہ قضا رکھنے کے اسباب

اگر خطا سے روزہ افطار ہو مثلاً روزہ یاد تھا اور کلی کرتے یا ناک دھوتے وقت حلق یا ناک میں بغیر قصد کے پانی چلا جائے یا کسی نے زبردستی سے افطار کرایا یا حقنہ لیا یا ناک یا کان میں دوا ڈالی جائے یا سر کے زخم میں دوا لگائی جائے اور وہ دماغ میں چلی جائے یا پیٹ کے زخم میں دوا لگائی جائے اور وہ پیٹ میں چلی جائے یا منھ بھر اپنی خوہش سے قے کی ہو یا سحری کھایا یا افطار کیا اس شبہ سے کہ رات ہے لیکن وہ دن تھا یا بھولے سے کچھ کھا لیا اور شبہ کیا کہ روزہ افطار ہو گیا اور پھر قصداً کھایا یا عورت سوتی تھی اس سے جماع کیا یا رمضان کے تمام مہینے میں روزہ رکھنے کی نیت کی نہ افطار کی یا صبح تک نیت نہیں کیا تھا پھر کھایا ان تمام صورتوں میں قضا کا روزہ رکھے کفارہ واجب نہیں ہوتا۔ (نورالہدایہ)

کسی نے روزہ رکھا اور اسی روز سفر درپیش ہونے سے دن کو افطار کر لے تو قضا لازم ہے کفارہ نہیں اور اسی طرح مسافروں کو مقیم ہو کر روزہ نہ رکھ کر کھا لیا تو قضا لازم ہے۔ (نورالہدایہ)

اگر روزہ دار کو بھوک اور پیاس کی وجہ سے ہلاکت کا خوف ہو تو روزہ افطار کر کے قضا کا روزہ رکھے۔ (عالمگیری)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا ہم لوگوں کو نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں حیض ہوتا تھا تو جب ہم پاک ہو جاتے تھے آپ ہم کو روزہ کی قضا کا حکم دیتے تھے۔ نماز کی قضا کا نہیں۔ (ترمذی)

روزہ فاسد نہ ہونے کا اسباب

اگر روزہ یاد نہ رہ کر کچھ کھایا یا پیا یا جماع کیا یا سونے میں احتلام ہوا یا کسی کی طرف نظر کرنے سے انزال ہوا یا تیل ملا یا سرمہ لگایا یا پچھنے لگوائے یا کسی کی غیبت کی یا غالب ہو کر قے کی یا جنب یعنی ناپاک تھا اور صبح ہوگئی اگر چہ تمام روز جنب میں رہا ہو یا اپنے ذکر کے سوراخ میں تیل ڈالا یا غبار یا دھواں یا مکھی حلق میں داخل ہوا ان تمام صورتوں میں روزہ فاسد نہیں ہوتا. اگر کوئی شخص پانی میں غسل کرے اور اس کی برودت اپنے میں پائے تو بالا تفاق روزہ نہیں ٹوٹتا. (نور الہدایہ - غایۃ الاوطار)

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ : مَنْ أَفْطَرَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ نَاسِيًا فَلَا قَضَاء عَلَيْهِ وَلا كَفَّارَة یعنی جس نے افطار کیا رمضان میں بھولے سے تو نہیں ہے قضا اس پر اور نہ کفارہ روایت کیا اس کو حاکم نے اور صحیح کیا اس کو بیہقی نے. (نور الہدایہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی تم میں سے (روزے کو) بھول جائے اور کھا پی لے تو چاہیئے کہ اپنا روزہ تمام کرے اس لئے کہ اس کو اللہ ہی نے کھلایا پلایا ہے. (بخاری - نور الہدایہ)

اگر کوئی شخص کسی روزہ دار کو فراموشی سے کچھ کھاتے یا پیتے دیکھے اور یہ جانتا ہو کہ وہ قوی ہے اور روزہ رکھنا اس کے لئے دشواری کا موجب نہیں ہے تو اس کو روزہ یاد نہ دلانا مکروہ ہے. اگر وہ ضعیف ہو تو اس کو یاد نہ دلانا جائز ہے. (عالمگیری)

حدیث شریف : لَا يُفْطِرْنَ الصَّائِمَ: الْقَيْءُ. وَالْحِجَامَةُ. وَالِاحْتِلَامُ . قَالَ: وَهَذَا مِنْ أَحْسَنِهَا إِسْنَادًا ، وَأَصَحِّهَا یعنی نہیں افطار کرتی ہے روزہ دار کو قے اور حجامت اور احتلام اور کہا یہ احسن ہے اور حدثیوں سے اسباب میں اسناد کی رو سے اور اصح ہے ان میں. (نور الہدایہ)

نابالغ بچے روزہ توڑ دیں تو قضا و کفارہ کچھ بھی نہیں. (نور الہدایہ)

اگر کوئی شخص شب میں گوشت کھائے اور دانتوں میں چنے سے زیادہ گوشت رہا ہو اور ویسے ہی نگل جائے تو روزہ کی قضا کرے اور اگر چنے کے برابر یا کم رہے تو قضا لازم نہیں ہے لیکن اگر اس گوشت کو ہاتھ سے نکالکر پھر کھائے تو چنے سے کم بھی ہو تو قضا کرے اگر کوئی شخص تل نگل جائے تو روزہ فاسد ہوگا اگر اس کو چبالیگا تو روزہ فاسد نہ ہوگا. (نور الہدایہ - غایۃ الاوطار)

اگر منہ بھر کے قے آئے اور پھر پیٹ میں لوٹ جائے یا خود اس کو نگل جائے تو روزہ فاسد ہوگا. اور اگر تھوڑی سی قے آئے تو دونوں حالتوں میں روزہ فاسد

نہ ہوگا لیکن امام محمدؒ کے نزدیک فاسد ہوگا اور بہت سی قے خودلوٹ جائے تو ابو یوسفؒ کے نزدیک فاسد ہوگا اور امام محمدؒ کے نزدیک فاسد نہ ہوگا۔ (نورالہدایہ)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس کو بے اختیار قے ہو جائے تو اس پر اس روزے کی قضا نہیں اور جو قصداً قے کرے تو اس کو قضا کرنا چاہیئے۔ (ترمذی)

اگر کسی روزہ دار کو سانپ کاٹے اور یہ جانے کہ دوا نفع کریگی پس اس کے استعمال کے لئے افطار کرے تو مضائقہ نہیں ہے۔ (قاضی خاں)

مکروہات روزہ

بلا ضرورت کسی چیز کا چکھنا یا چبانا کلی کرنے اور ناک میں پانی لینے میں مبالغہ کرنا - استنجے میں مبالغہ کرنا - منہ میں پانی دیر تک رکھنا - منہ میں تھوک جمع کر کے نگل جانا سحری کھانے میں اتنی دیر کرنا کہ صبح ہونے کا اندیشہ ہو جائے - کوئلہ چبا کر دانت مانجنا روزہ میں غیبت کرنا - جھوٹ بولنا دشنام دہی اور فحش کلامی کرنا وقت ہونے پر افطار میں تاخیر کرنا۔

ف : دفع گرمی کے لئے غسل کرنا اور تر کپڑا اوڑھنا امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک مکروہ تنزیہی ہے اس لئے کہ اس فعل سے عبادت کی بجا آوری میں تنگدلی معلوم ہوتی نہ کہ موجب افطار اور امام ابو یوسف رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک مکروہ نہیں۔ (غایۃ الاوطار)

ف : اگر شیخ فانی یعنی ضعیف روزہ رکھنے سے عاجز ہو تو روزہ نہ رکھے اور ہر روزہ کے عوض میں ایک مسکین کو بقدر صدقہ فطر کھانا دیوے اور آئندہ جب روزہ رکھنے کی طاقت پیدا ہو ان تمام روزوں کی قضا کرے جن کے لئے صدقہ دیا تھا اور صدقہ دینے کی مقدرت نہ ہو تو استغفار پڑھے اور خدا سے مغفرت چاہے (شرح وقایہ - درمختار - نورالہدایہ وغیرہ)

قولہ تعالیٰ : وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ (سورۃ البقرۃ آیت ۱۸۴)

ترجمہ : اور ان لوگوں پر کہ طاقت رکھتے ہیں اس کا بدلہ ہے کھانا ایک حقیر کا

ف : اگر حاملہ یا دودھ پلانے والی عورت کو روزہ رکھنے سے اپنے بچے کی جان کا خوف ہو یا مریض کو روزہ رکھنے سے زیادتی مرض کا اندیشہ ہو اور مسافر کو روزہ رکھنے میں حرج ہو تو ان صورتوں میں افطار کرے اور جس وقت عذر باقی نہ رہے بغیر صدقہ کے روزہ کی قضا کرے (نورالہدایہ)

اگر کوئی شخص روزہ رکھنے میں کھڑے ہو کر نماز نہ پڑھ سکے اور روزہ نہ رکھنے کی صورت میں کھڑے ہو کر نماز پڑھ سکتا ہو تو چاہیئے کہ روزہ رکھے اور بیٹھ کر نماز

پڑھے تاکہ ہردوفرض ادا ہوں (قاضی خاں)

قولہ تعالیٰ : فَمَن كَانَ مِنكُم مَّرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ (سورۃ البقرۃ آیت ۱۸۴)

ترجمہ : پس جو کوئی تم میں سے بیمار ہو یا مسافر ہو تو اتنے ہی شمار کرے اور دنوں سے

لیکن جس مسافر کو حالت سفر میں روزہ رکھنے سے کچھ حرج نہ ہوتا ہو تو اس کو سفر میں روزہ رکھنا مستحب ہے. لیکن امام شافعیؒ کے نزدیک سفر میں روزہ نہ رکھنا افضل ہے اس دلیل سے کہ صحیحین سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ سفر میں تھے ایک جگہ ملاحظہ فرمایا کہ بہت لوگ جمع ہیں اور ایک شخص پر سایہ کررہے ہیں آنحضرت ﷺ نے دریافت فرمایا کہ یہ کیا ہے انہوں نے عرض کیا کہ یہ روزہ دار ہے اس وقت آنحضرت ﷺ نے فرمایا لَيْسَ مِنْ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ یعنی نہیں ہے کچھ نیکی روزہ رکھنا سفر میں (نورالہدایہ)

اگر کوئی شخص سفر یا مرض میں مرجائے تو اس کے روزہ کے بدلے میں صدقہ نہ دیا جائے گا. لیکن سفر یا مرض میں جتنے روزے فوت ہوئے تھے اتنے روز مسافر مقیم ہو کر یا مریض صحت پا کر فوت ہو تو بشرطیکہ مرتے وقت صدقہ دینے کی وصیت کی ہو تو اس کے ولی کو اس کے مال کے تیسرے حصہ میں سے صدقہ دینا چاہیئے (نورالہدایہ)

رمضان میں دن کو مسافر مقیم ہو یا حیض ونفاس والی پاک ہو یا دیوانہ اچھا ہو یا بیمار کو صحت ہو یا نابالغ بالغ ہو یا کافر مسلمان ہو ان سب صورتوں میں رمضان کی تعظیم کے لئے باقی تمام دن امساک یعنی روزہ توڑنے والی چیزوں سے پرہیز کرنا واجب ہے اور سوائے نو بالغ ونومسلم کے باقی تمام پر اس روزے کی قضا فرض ہے. (درمختار-طحطاوی وغیرہ)

ایام بیض یعنی ہر مہینے کی تیرھویں - چودھویں - پندرھویں کو روزہ رکھنا مستحب ہے. آنحضرت ﷺ سفر واقامت کی حالت میں ایام بیض میں روزے رکھتے تھے اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو ان ایام میں روزہ رکھنے حکم فرماتے تھے روایت کیا اس کو ابوداؤد اور نسائی نے (نورالہدایہ)

یہ روزے حضرت آدم علیہ السلام پر فرض تھے.

صحیح بخاری شریف میں ہے کہ ہر نیکی کا بدلہ دس گنہ ملے گا اس لحاظ سے تین روزے کے تیس ہوئے پس ہر مہینے میں تین روزے رکھنے والوں کو تمام عمر روزے رکھنے کے برابر ثواب ملے گا.

ف : ایک روز روزہ رکھنے اور ایک روز افطار کرنے کو صوم داؤدی کہتے ہیں. یہ حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے. حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا یہ سب روزوں سے افضل ہے (صحیح بخاری)

سحری کھانا سنت ہے کیونکہ فرمایا حضرت نبی کریم ﷺ نے سحری کھاؤ اس میں برکت ہے اور ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں میں فرق سحری کا ہے روایت کیا اس کو مسلم اور ترمذی اور ابوداؤد نے اور صبح صادق نہ ہونے تک سحری کھانا درست ہے (نورالہدایہ)

قولہ تعالیٰ : كُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ (سورۃ البقرۃ آیت ۱۸۷)

ترجمہ : کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ ظاہر ہو تم پر سفید تاگا فجر کا کالے تاگے سے (یعنی صبح صادق نکل آئے) پھر پورا کرو روزے کو رات تک

جب روزہ فرض ہوا تو مسلمان سارے رمضان میں عورتوں کے پاس نہ جاتے تھے اور پہلی امت کی طرح رات کو سو کر پھر کچھ نہ کھاتے لیکن بعض حضرات نہ رہ سکے اور آنحضرت ﷺ سے عرض کیا تو یہ آیت نازل ہوئی اور اس آیت کے اگلے حصہ میں روزے کی راتوں میں اپنی بیبیوں سے ملنے اور کھانے پینے کی اجازت صادر ہوئی (موضح القرآن)

ف : سحری کہتے ہیں رات کے اس حصہ کو جو دو پہر رات کے بعد سے آغاز صبح صادق تک رہتا ہے. اور ماہ رمضان میں روزہ دار کے سحری کرنے یعنی کھانے پینے کا وہی وقت ہے اور سحری کے آخری وقت اور نماز فجر کے شروع وقت کے درمیان میں پچاس آیتیں پڑھنے کے برابر فصل ہونا چاہیئے.

حدیث شریف : عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ تَسَحَّرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ قُلْتُ كَمْ كَانَ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالسَّحُورِ قَالَ قَدْرُ مَا يَقْرَءُ الْإِنْسَانُ خَمْسِينَ آيَةً یعنی انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اور زید بن ثابت نے سحری کی پھر دونوں اٹھے اور صبح کی نماز میں داخل ہوئے. راوی نے حضرت انسؓ سے دریافت کیا کہ سحری کے کس قدر فاصلہ سے نماز میں داخل ہوئے تو انہوں نے کہا کہ اس قدر جس میں انسان پچاس آیتیں پڑھ سکے.

جن دنوں میں روزہ رکھنا حرام ہے

عیدالفطر کے روز اور ایام تشریق یعنی ماہ ذی حجہ کی دس تاریخ سے تیرھویں تاریخ تک روزے رکھنا حرام ہے اگر ان ایام میں روزہ شروع کیا جائے تو اس کا تمام کرنا لازم نہیں ہے. (نورالہدایہ)

Go to Contents فہرست کے صفحہ پر جائیں

روایت کیا بخاری مسلم ابوداؤد ترمذی ونسائی نے ابوسعیدؓ سے کہ فرمایا حضرت نبی کریم ﷺ نے نہیں چاہیئے روزہ دودنوں میں ایک فطر کے دن اور ایک قربانی کے دن کیونکہ ایام تشریق اہل اسلام کے لئے عید کے اور کھانے پینے کے دن ہیں. عرفہ کے دن حج میں مقام عرفہ پر روزہ رکھنا مکروہ ہے اگر عرفہ کے روز مقام عرفہ میں نہ ہوں تو اس روز روزہ رکھنا مستحب ہے. (نورالہدایہ)

ابوقتادہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت رسول خدا ﷺ نے روزہ عرفہ کا گذشتہ اور آئندہ دوسال کے گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے (سفرالسعادۃ)

ف : روزہ نفل بے عذر توڑنا ایک روایت میں جائز ہے اور ایک روایت میں جائز نہیں ہے اور عذر کی وجہ سے توڑنا سب روایتوں میں جائز ہے کیونکہ قضا اس کے قائم مقام ہے اور ضیافت کے عذر سے نفل روزہ کا توڑنا درست ہے اور یہ حکم ضیافت کرنے والے اور کھانے والے دونوں کے واسطے ہے اور نفل روزہ توڑنے کے بعد اس کی قضا لازم ہے لیکن یہ سب زوال سے قبل تک بعد زوال ہرگز افطار نہ کرے (نورالہدایہ، غایۃ الاوطار، عالمگیری)

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ عورت بے اجازت اپنے شوہر کے رمضان کے سوا اور کوئی روزہ نہ رکھے درصورتیکہ اس کا شوہر گھر میں ہو (ترمذی)

نیت افطار روزہ : اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَ عَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ یعنی یا اللہ تیرے ہی واسطے میں نے روزہ رکھا اور تیرے ہی رزق سے افطار کرتا ہوں.

ابوداؤدؓ سے روایت ہے کہ ایسا ہی فرماتے تھے آنحضرت ﷺ اور کھجور سے افطار کرنا مستحب ہے ورنہ پانی سے (نورالہدایہ)

ف : گروہ مبارک کی تقلید میں پیرومرشد یا بروقت جماعت میں جو فقیر موجود ہوں ان کے پسخوردہ سے روزہ کھولنے کا طریقہ ہے.

ف : افطار میں تعجیل تارے نکلنے کے قبل مستحب ہے ابر کے دنوں میں مستحب نہیں ہے اور سحری میں تاخیر مستحب ہے (فتاوی قاضی خاں)

سہل بن سعدؓ سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا لوگ ہمیشہ نیکی پر رہیں گے جب تک کہ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے (بخاری)

روزہ ستہ شوال

حدیث شریف : قَالَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ أَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ" یعنی مسلم میں ابوہریرہؓ اور ابوایوبؓ سے روایت ہے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ جس نے رمضان کے روزے رکھے پھر عید کے بعد چھ روزے شوال کے رکھے جس کو شش عید کہتے ہیں تو گویا اس

Go to Contents فہرست کے صفحہ پر جائیں

نے تمام سال کے روزے رکھے. محدثین نے اس کی وجہ یہ لکھی ہے کہ خداتعالیٰ فرماتا ہے مَنۡ جَاءَ بِالۡحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشۡرُ اَمۡثَالِهَا یعنی جو کوئی ایک نیک کام کرے جزا اس کی دہ چند ہوتی ہے.

پس خدائے تعالیٰ کے ارشاد سے ثابت ہے کہ رمضان کا ایک مہینہ روزے رکھنے سے دس مہینے روزے رکھنے کے برابر ثواب ملے گا اور شوال میں چھ یوم روزے رکھنے والوں کو تمام سال روزے رکھنے کے برابر ثواب حاصل ہوگا.

ف : جامع ترمذی میں وارد ہے کہ جو شخص روزے رمضان کے رکھے پھر روزے شوال کے ان کے ساتھ ملا دے تو یہ تما سال کے روزے ہوئے (غایۃ الاوطار)

بعض علماء کا قول ہے کہ بعد عید الفطر مسلسل چھ روزے رکھنا مکروہ ہے اس لئے کہ اس میں نصاریٰ کی تشبیہ ہوتی ہے کیونکہ وہ عید الفطر کے روزے سے مسلسل سات روزے رکھتے تھے لیکن فتویٰ اس پر ہے کہ مکروہ نہیں ہے اس وجہ سے کہ عید کے روز روزہ حرام ہونے اور نہ رکھنے سے تشبیہ باقی نہیں رہتی پس ایسی صورت میں عید کے بعد مسلسل یا متفرق طور پر چھ روزے رکھنا درست ہے اور جدا جدا رکھنا مستحب ہے (نورالہدایہ)

Go to Contents فہرست کے صفحہ پر جائیں

اعتکاف

قولہ تعالیٰ : وَأَنتُمْ عَٰكِفُونَ فِى ٱلْمَسَٰجِدِ (سورۃ البقرۃ آیت ۱۸۷) ترجمہ : اورتم اعتکاف کرنے والے ہو مسجدوں میں

ف : حضرت نبی کریم ﷺ کواعتکاف بہت ہی مرغوب تھا اور آپؐ عادتاً رمضان کے اخیر عشرے میں اعتکاف فرماتے تھے رمضان کے اخیر عشرے میں آپؐ کے لئے مسجد مقدس میں ایک جگہ مخصوص کی جا کر وہاں کوئی پردہ یا چھوٹا سا خیمہ نصب کر دیا جاتا آپؐ بیس ۲۰ تاریخ کی نماز فجر کے بعد وہاں تشریف لے جاتے اور عید کا چاند دیکھ کر وہاں سے باہر تشریف لاتے اس زمانے میں آپؐ وہیں اکل وشرب اور آرام فرماتے اور بغیر شدید ضرورت کے آپؐ وہاں سے باہر تشریف نہ لاتے جن ازواج مطہرات کو حضرت کی زیارت مقصود ہوتی وہیں تشریف لیجا کر تھوڑی دیر بیٹھ کر چلی جاتیں. (صحیح بخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ ہر رمضان میں دس دن اعتکاف فرماتے تھے اور جس سال آپؐ کا وصال ہوا بیس ۲۰ دن اعتکاف فرمایا تھا. (صحیح بخاری) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ جب اعتکاف فرماتے تھے تو اپنا سر مبارک مجھ سے قریب کر دیتے اور میں کنگی کر دیتی اور آپؐ گھر میں بغیر انسانی ضرورت کے تشریف نہ لاتے تھے. (صحیح بخاری)

ف : لغت میں اعتکاف کا معنیٰ ٹھہرنا ہے اعتکاف مسجد میں گوشہ نشینی کو کہتے ہیں جو خدائے تعالیٰ کی عبادت کے لئے ہو. اور اعتکاف میں روزہ شرط ہے اور اس کے تین قسم ہیں.

(۱)- نذر کرنے سے اعتکاف واجب ہوتا ہے یعنی یہ کہے کہ میرا یہ کام ہو جائے تو اتنے دن اعتکاف کروں گا.

(۲)- رمضان کے آخری عشرہ میں سنت موکدہ ہے.

(۳)- اس کے سوائے مستحب ہے. (غایۃ الاوطار- فتح القدیر)

ف : اعتکاف کے لئے وہ مسجد شرط ہے جس میں جماعت نماز ادا ہوتی ہو. اگر مسجد نہو تو وہ جگہ ہو جہاں نماز ادا کی جاتی ہو اور اس کو مسجد قرار دیا ہو معتکف کو مسجد سے باہر آنا بغیر رفع حاجت بول و براز یا غسل احتلام کے درست نہیں ہے. اگر معتکف بلا عذر ایک ساعت مسجد سے باہر رہے تو اعتکاف ٹوٹ جائیگا لیکن بعد غروب کھانے پینے کے لئے اس صورت میں جبکہ اس کے پاس کوئی آدمی ایسا نہ ہو کہ کھانا پہنچا دے اس وقت نکلنا حوائج ضروریہ میں داخل ہوگا مثل بول و براز کے معتکف کو مسجد میں کھانا پینا سونا جائز ہے اور اعتکاف باطل ہو جاتا ہے وطی سے. اگلے مقام میں ہو یا پچھلے انزال ہو یا نہ ہو اگر چہ مسجد سے باہر رات کو ہو یا دن کو قصداً ہو یا فراموشی سے. (غایۃ الاوطار)

معتکف کو بالکل ساکت اور خاموش رہنا مکروہ ہے اور بیکار اور بیہودہ باتیں کرنا مکروہ ہے. (مالا بد)

ف : عورت کا مسجد میں اعتکاف کرنا مکروہ ہے لیکن گھر کی مسجد میں یا کسی جگہ کو مسجد قرار دیکر اعتکاف کرسکتی ہے. (غایۃ الاوطار)

ف : شرح تاویلات میں ذکر کیا گیا ہے کہ صحابہ نکلا کرتے تھے اور اپنی قضائے حاجت یعنی جماع اور غسل کر کے پھر اعتکاف کے مقام میں چلے جاتے تھے اس پر یہ آیت نازل ہوئی. وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وأنتُمْ عَـٰكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ (سورۃ البقرۃ آیت ۱۸۷) ترجمہ : عورتوں سے صحبت نہ کرو جس وقت کہ تم مسجدوں میں معتکف ہو

اگر زوجہ اپنے گھر کی مسجد میں معتکف ہو اور اس کا خاوند اس سے مباشرت کرے تو عورت کا اعتکاف باطل ہو جائے گا. (غایۃ الاوطار)

اعتکاف باطل ہوتا ہے بوسہ لینے اور ہاتھ لگانے سے بشرطیکہ انزال ہو جائے کیونکہ یہ بمنزلہ جماع کے ہے اگر انزال نہ ہو تو نہیں باطل ہوگا.(غایۃ الاوطار)

عیادت کو یا نماز جنازہ کو جانا اعتکاف کو باطل کردیتا ہے. (غایۃ الاوطار)

خیال اور نظر سے انزال ہو جائے اور بے ہوشی اور جنون سے اعتکاف باطل نہیں ہوتا. (غایۃ الاوطار)

امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک اعتکاف کی اقل مدت ایک دن اور ایک رات ہے اور زیادہ معین نہیں اور امام ابی یوسف رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک آدھے دن سے زیادہ ہے اور امام محمد رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک ایک ساعت ہے. (غایۃ الاوطار و مالا بد)

ف : ایک رات اور دن کا اعتکاف مغرب سے دوسری مغرب تک ہے اور دن کا اعتکاف صبح کی نماز سے مغرب تک ہے صرف رات کا اعتکاف جائز نہیں ہے.

ف : گروہ مبارک میں اکثر بزرگان دین شب قدر سے چاندرات تک معتکف رہتے ہیں.

اعتکاف بڑی عمدہ چیز ہے اس لئے کہ اعتکاف کی مدت تک خانہ خدا میں دنیاوی تعلقات و معاملات و مصروفیتوں سے یکسوئی اور خلوت و عزلت کے ساتھ خدائے تعالیٰ کی جانب متوجہ ہو کر رات دن اس کے ذکر میں مصروف رہنے کا موقع ملتا ہے اور اعتکاف کی حالت میں آنکھ- زبان- ہاتھ پیر- ارتکاب گناہ سے بچے رہتے ہیں لہذا ہر مومن مصدق کو اپنی چندروزہ زندگی میں اکثر معتکف رہ کر اس کے فیوض و برکات سے مستفید ہوتے رہنا چاہئیے.

فہرست کے صفحہ پر جائیں Go to Contents

احکام صدقہ فطر

بعد روزہ رمضان کے صدقہ فطر کی ادائی امام شافعیؒ کے نزدیک ہر مرد و زن صغیر و کبیر پر فرض ہے اور امام اعظمؒ کے نزدیک واجب ہے .(نورالہدایہ غایۃ الاوطار)

صدقہ فطر کی ادائی عیدالفطر کی صبح سے واجب ہو جاتی ہے لیکن امام شافعیؒ کے نزدیک آفتاب ڈوبنے سے واجب ہو جاتی ہے. (نورالہدایہ - غایۃ الاوطار)

اگر کوئی شخص عید کی صبح سے پہلے مر جائے یا عید کی صبح کے بعد بچہ پیدا ہو یا کوئی مسلمان ہو تو اس پر ادائی فطرہ واجب نہیں ہے. (نورالہدایہ-غایۃ الاوطار)

عید کے قبل بھی ادائی فطرہ درست ہے. (نورالہدایہ - غایۃ الاوطار)

اگر عید کے روز فطرہ ادا نہ کرسکیں تو اس کے بعد جب موقع ملے ادا کرنا چاہیئے دینے میں تاخیر کرنے سے ہرگز اپنے ذمہ سے ساقط نہیں ہوتا کیونکہ صدقہ فطر واجب ہے. (نوارالہدایہ)

بچوں کے فطروں کی ادائی ان کے والدین یا ولی کے ذمہ ہے اگر وہ نہ دیں تو بعد بلوغ اس کی ادائی ان پر واجب ہے اور مجنون کے فطرہ کی ادائی بھی اس کے ولی کے ذمہ ہے اور اگر وہ ادا نہ کرے تو بعد عقل اس کی ادائی اس پر واجب ہے دختر کا نکاح کر کے اس کے شوہر کے پاس روانہ کر دینے کے بعد اس کے فطرہ کی ادائی اس کے باپ پر لازم نہیں رہیگی ایک جماعت یعنی کئی اشخاص کا کسی ایک شخص کو فطرہ دینا جائز ہے اور اسی طرح ایک شخص کا دو اشخاص کو فطرہ دینا بھی جائز ہے کرخی رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک اور دوسروں کو اس میں اختلاف ہے جیسا کہ محیط میں ہے یعنی کہا گیا تقسیم سزاوار نہیں ہے اور خوب بھی نہیں ہے اور مکروہ ہے اور افضل یہ ہے کہ ادا کرے اپنے اور اپنے عیال کا صدقہ ایک کو جیسا کہ کیا حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے. (کما فی التمر تاشی)

ف : گروہ مبارک میں بھی اپنے پیر و مرشد کو فطرہ دینے کا طریقہ ہے.

مقدار فطرہ

گیہوں یا اس کا آٹا یا ستو یا سوکھے انگور آدھا صاع -خرما یا جو یا اس کا آٹا ایک صاع لیکن امام شافعیؒ کے نزدیک سب چیزوں میں ایک ہی صاع ہے.(نورالہدایہ)

ف : صاع وہ پیمانہ ہے جس میں آٹھ رطل ماش یا مسور سماوے. (نورالہدایہ)

Go to Contents فہرست کے صفحہ پر جائیں

ف : صاع سے مراد صاع اعراقی ہے اور وہ چار من کا ہوتا ہے اور من چالیس استاء کا اور استاء ساڑھے چار مثقال کا اس حساب سے من ایک سواسی مثقال کا ہوا اور مثقال بیس قیراط کا ہوتا ہے اور قیراط پانچ جو کا. (نورالہدایہ)

امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک صاع سے مراد صاع حجازی ہے اور ابو یوسف رحمتہ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ کا قول یہ ہے کہ صاع پانچ رطل اور تہائی رطل (۵ ۱/۳) ہے. (نورالہدایہ)

بموجب فتوٰی مدرسہ نظامیہ سرکار عالی نصف صاع کے چورانوے تولہ ۹ ماشہ چار رتی انگریزی سیر کے حساب سے ساڑھے بارہ ماشہ کم سوا سیر ہوتے ہیں. اگر بر بنا احتیاط سوا سیر انگریزی دیا جائے تو صدقہ فطر ادا ہو جاتا ہے جہاں انگریزی سیر رائج نہیں وہاں بارہ ماشہ کے تولے سے چورانوے تولہ ۹ ماشہ چار رتی صدقہ فطر ادا کیا جائے. اگر کوئی اس سے زاید دے تو اس کی طرف سے صدقہ ہو جائیگا اور خیرات میں اسراف بھی نہیں ہے.

قولہ تعالیٰ : فَالَّذِينَ ءَ امَنُوا مِنكُمْ وَأَنفَقُوا لَهُمْ أَجْرُ كَبِيرُ (سورۃ الحدید آیت ۷) ترجمہ : پس جو لوگ ایمان لائے تم میں اور خرچ کیا ان کے واسطے بڑا ثواب ہے

حدیث شریف : قَالَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْفِقْ يَا بِلَالُ، وَلَا تَخْشَ مِنْ ذِي الْعَرْشِ إِقْلَالاً یعنی خرچ کر اے بلال جو کچھ تیرے پاس ہے اللہ تعالیٰ سے فقر کا اندیشہ مت کر (مشکوٰۃ شریف)

ف : صدقہ فطر میں اشیائے مذکورالصدر کی قیمت ارزانی کے زمانہ میں اور غلہ قحط کے زمانہ میں دینا بہتر ہے. (درمختار و مراقی الفلاح)

احکام نکاح

فہرست کے صفحہ پر جائیں Go to Contents

قولہ تعالیٰ : فَٱنكِحُواْ مَا طَابَ لَكُم مِّنَ ٱلنِّسَآءِ مَثۡنَىٰ وَثُلَٰثَ وَرُبَٰعَۖ فَإِنۡ خِفۡتُمۡ أَلَّا تَعۡدِلُواْ فَوَٰحِدَةً (سورۃ النساء آیت ۳)

ترجمہ : نکاح کرو تم ان عورتوں سے جو تو کو اچھی معلوم ہوں دو دو تین تین چار چار تک پس اگر تم کو انصاف نہ ہو سکنے کا اندیشہ ہو تو ایک کرو

ف : خدائے تعالیٰ نے چار عورتوں تک نکاح کرنے کی اجازت عدل کی شرط کے ساتھ عطا فرمائی ہے اور عدل نہ ہو سکنے کا اندیشہ ہونے کی صورت میں ایک ہی عورت سے نکاح کرنے کا ارشاد فرمایا ہے. پس دو تین چار عورتوں تک نکاح کرنے والے عدل نہ کریں تو ان کو جوابدہی کی بڑی ذمہ داری اور دشواری ہوگی.

خالق کائنات نے دنیا میں انسان کے علاوہ کل مخلوق کو جوڑے کے ساتھ خلقت فرمائی ہے

قولہ تعالیٰ : خَلَقَ ٱلۡأَزۡوَٰجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنۢبِتُ ٱلۡأَرۡضُ وَمِنۡ أَنفُسِهِمۡ وَمِمَّا لَا يَعۡلَمُونَ (سورۃ یٰس آیت ۳۶)

ترجمہ : پیدا کئے جوڑے سب چیز کے اس چیز سے کہ اگاتی ہے زمین اور ان کی جانوں سے اور اس چیز سے کہ نہیں جانتے

حدیث شریف : قَالَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَلنِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِيْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ

ترجمہ : فرمایا نبی کریم ﷺ نے نکاح میری سنت ہے جو پھرا میری سنت سے پس نہیں ہے وہ مجھ سے

ف : حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا دنیا میں سب چیزوں میں اچھی چیز نیک عورت ہے (صحیح مسلم)

جوڑا ایک دوسرے کے لئے بڑی نعمت ہے دنیا کی زندگی کے کل معاملات دونوں کے اشتراکت سے وابستہ ہیں دنیاوی معاملات کے علاوہ دینی امورات اور حصول ثواب میں بھی ایک کو دوسرے سے بڑی مدد ملتی ہے.

عورت اور مرد کی دنیا میں تنہا زندگی بے لطف ہی نہیں ننگ آمیز اور ارتکاب گناہ کا موجب بھی ہوا کرتی ہے.

دنیا میں مرد کے لئے عورت اور عورت کے لئے مرد کے برابر ہمدرد وہمراز وراحت رساں نہیں ہوسکتا. مفلس میاں بیوی میں اتحاد محبت ہو تو دنیا میں ان کی زندگی جنت کی طرح پر لطف گزرتی ہے. لائق اولاد کے مانند دنیا میں کوئی نعمت نہیں ہے. لاولد بادشاہ بھی کم نصیب سمجھا جاتا ہے.

نکاح دونوں کیلئے سنت موکدہ ہے اور جس پر شہوت غالب ہو اس کیلئے اور خوف زنا کی حالت میں نکاح واجب ہے اور اگر زنا کا خوف نہ ہو تو سنت موکدہ ہے یہی جمہور فقہا کا مذہب ہے اہل شہوت کیلئے اس کا ترک گناہ کا موجب ہے. (کنز الدقایق)

نکاح اور طلاق اور طرز معیشت اور زوجین میں ایک کے دوسرے پر جو حقوق ہیں اس کے تفصیلی احکام قرآن شریف کے سورہ نساء اور سورہ طلاق اور مختلف

Go to Contents فہرست کے صفحہ پر جائیں

مقامات میں خدائے تعالیٰ نے ارشاد فرمائے ہیں اور صدہا احادیث بھی اس کے متعلق مروی ہیں اور کتب فقہ میں صراحت سے اس کا بیان ہے.

نکاح کرنے سے بیگانی عورتوں کو دیکھنے اور زنا کرنے سے بچنے کا موقع ملتا ہے.

قولہ تعالیٰ : وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَىٰ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا (سورۃ الاسراء آیت ۳۲)

ترجمہ : اور مت نزدیک جاؤ زنا کے تحقیق وہ بے حیائی ہے اور بری راہ ہے

حدیث شریف : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : زِنَا وَاحِدٌ يَحْبِطُ عَمَلَ سَبْعِيْنَ سَنَةً ترجمہ : فرمایا حضرت نبی کریم ﷺ نے ایک دفعہ زنا کرنا ضائع کرتا ہے ستر برس کی عبادت کو اور حدیث شریف میں ارشاد ہے کہ بیگانی عورتوں کے جانب نگاہ کرنا گناہ کبیرا ہے اور اس کی چالیس روز کی نماز قبول نہ ہوگی.

نکاح ایجاب وقبول سے ہوتا ہے. ایجاب منجانب زن اور قبول منجانب مرد.

نکاح بغیر گواہ کے جائز نہیں ہوتا چنانچہ فرمایا حضرت نبی کریم ﷺ نے لَا نِكَاحَ إِلَّا بِشُهُودٍ یعنی نہیں ہے نکاح مگر گواہوں سے (نورالہدایہ)

ف : امام مالک رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک نکاح میں اعلان شرط ہے اور شہادت شرط نہیں ہے. لیکن امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک بغیر دو مسلمان مرد عاقل و بالغ کے نکاح جائز نہیں ہے. (غایۃ الاوطار و نورالہدایہ)

اور نہیں ہوتا نکاح بغیر ولی کے حدیث شریف لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ یعنی نہیں ہے نکاح بغیر ولی کے اور جن عورتوں سے مرد کو شرعاً نکاح کرنا جائز نہیں ہے ان کو محرمات کہتے ہیں. (غایۃ الاوطار)

قولہ تعالیٰ : حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَٰتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَٰتُكُمْ وَعَمَّٰتُكُمْ وَخَٰلَٰتُكُمْ وَبَنَاتُ ٱلْأَخِ وَبَنَاتُ ٱلْأُخْتِ وَأُمَّهَٰتُكُمُ ٱلَّٰتِىٓ أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوَٰتُكُم مِّنَ ٱلرَّضَٰعَةِ وَأُمَّهَٰتُ نِسَآئِكُمْ وَرَبَٰٓئِبُكُمُ ٱلَّٰتِى فِى حُجُورِكُم مِّن نِّسَآئِكُمُ ٱلَّٰتِى دَخَلْتُم بِهِنَّ فَإِن لَّمْ تَكُونُوا۟ دَخَلْتُم بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ وَحَلَٰٓئِلُ أَبْنَآئِكُمُ ٱلَّذِينَ مِنْ أَصْلَٰبِكُمْ (سورۃ النساء آیت ۲۳)

ترجمہ : حرام کی گئیں تمہارے پر مائیں اور بیٹیاں اور بہنیں اور پھوپھیاں اور خالائیں اور بھائیوں کی بیٹیاں اور بہنوں کی بیٹیاں اور وہ مائیں جنھوں نے تم کو دودھ پلایا اور دودھ کی بہنیں اور تمہاری بیویوں کی مائیں اور تمہارے ان بیویوں کی اولاد جن سے تم نے صحبت کی ہو اگر صحبت نہ کی ہو تو گناہ نہیں ہے اور تمہارے صلب کے بیٹوں کی عورتیں

Go to Contents فہرست کے صفحہ پر جائیں

قولہ تعالیٰ : وَلَا تَنكِحُواْ مَا نَكَحَ ءَابَآؤُكُم (سورۃ النساء آیت ۲۲) ترجمہ : نہ نکاح کرو ان عورتوں سے جن سے تمہارے باپوں نے نکاح کیا ہو

قولہ تعالیٰ وَأَن تَجْمَعُواْ بَيْنَ الأُخْتَيْنِ (سورۃ النساء آیت ۲۳) ترجمہ : دو بہنوں کا جمع کرنا تم پر حرام ہے

قولہ تعالیٰ : وَلَا تَنكِحُواْ ٱلْمُشْرِكَٰتِ حَتَّىٰ يُؤْمِنَّ ۚ وَلَأَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّن مُّشْرِكَةٍ وَلَوْ أَعْجَبَتْكُمْ ۗ وَلَا تُنكِحُواْ ٱلْمُشْرِكِينَ حَتَّىٰ يُؤْمِنُواْ ۚ

ترجمہ : مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو اس وقت تک کہ ایمان لائیں اور البتہ لونڈی ایمان والی بہتر ہے شرک کرنے والی سے اگر چہ اچھی معلوم ہو تم کو اور شرک کرنے والوں کو نکاح مت کرو اس وقت تک کہ ایمان لائیں (سورۃ البقرۃ آیت ۲۲۱)

قولہ تعالیٰ : وَأُمَّهَٰتُكُمُ ٱلَّٰتِىٓ أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوَٰتُكُم مِّنَ ٱلرَّضَٰعَةِ (سورۃ النساء آیت ۲۳)

ترجمہ : حرام ہیں تمہارے پر مائیں تمہاری جنھوں نے دودھ پلایا تم کو اور بہنیں تمہاری رضاعت سے

حدیث شریف : يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ یعنی حرام ہوتا ہے رضاع سے جو حرام ہوتا ہے نسب سے روایت کیا اس کو بخاری، مسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اور ایک روایت میں مسلم کی ہے کہ تحقیق اللہ نے حرام کیا رضاعت سے جو حرام کیا نسب سے . (نور الہدایہ)

محرم عورتیں وہ ہیں جو اپنے پر حرام ہیں ان سے نکاح جائز نہیں ہے وہ یہ ہیں .

ماں - نانی - پرنانی اور جہاں تک اوپر یہ سلسلہ جائے اور دادی - پردادی اور جہاں تک اوپر سلسلہ جائے اور بیٹی - پوتی - نواسی اور جہاں تک نیچے یہ سلسلہ جائے اور بہن - بھانجی - بھتیجی - پھوپھی - خالہ اور کسی کا دودھ پینے سے ایسا رشتہ ہو جائے تو وہ بھی اپنے پر حرام ہو جاتی ہیں اور اپنی منکوحہ کی ماں یعنی ساس بھی محرم ہے اور اپنی منکوحہ سے صحبت کرنے کے بعد اس کے پہلے خاوند یعنی غیر کے نطفے سے لڑکی ہو تو (جس کو ربیبہ کہتے ہیں) وہ بھی حرام ہو جاتی ہے اگر منکوحہ سے صحبت نہ کریں تو اس کی لڑکی حرام نہیں ہوتی چنانچہ روایت ہے عبداللہ عمرو بن العاص سے فرمایا حضرت رسول اللہ ﷺ نے کہ جو مرد نکاح کرے کسی عورت سے اور اس سے صحبت کرے تو نہیں حلال ہے اس کو نکاح کرنا اس کی بیٹی سے اور اگر صحبت نہیں کی اس سے تو جائز ہے نکاح کرے اس کی بیٹی سے اور عورت کی ماں حرام ہے اپنے پر ہر دو صورت میں اس سے صحبت کرے یا نہ کرے . (نور الہدایہ)

اپنے صلبی فرزند کی عورت بھی اپنے پر حرام ہے اور آغوشی فرزند جس کو بیٹا بنا لیا ہو اس کی عورت حرام نہیں ہوتی اور دو بہنوں کو بھی نکاح میں جمع کرنا حرام ہے .

اور دو بہنیں اپنی لونڈیاں ہوں تو ان سے بھی وطی کرنا حرام ہے . (نور الہدایہ)

Go to Contents فہرست کے صفحہ پر جائیں

مشرک عورت سے نکاح جائز نہیں ہے تاوقتیکہ وہ ایمان نہ لائے اور اسی طرح عورت کو بھی مشرک مرد سے نکاح جائز نہیں ہے تاوقتیکہ وہ ایمان نہ لائے.

حدیث شریف : حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ نہ جمع کیا جاوے درمیان عورت کے اس کی پھوپھی اور خالہ اور بھتیجی اور بھانجی یہ بہت سے صحابیوں سے مروی ہے باعث اس کا یہ ہے کہ ان سب عورتوں میں باہم علاقہ رحم ہے اور بہ سبب نکاح کے شاید وہ اتحاد منقطع ہو جائے کیونکہ اکثر صورتوں میں عداوت حسد و عناد رہا کرتا ہے اور اسی پر دلالت کرتا ہے. ارشاد آنحضرت ﷺ کا قَالَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا فَعَلْتُمْ ذَلِكَ قَطَّعْتُمْ أَرْحَامَهُنَّ یعنی جس وقت یہ تم نے کیا تو قطع کیا تم نے ان کے رشتوں کو (نورالہدایہ)

ف : جو عورت زنا سے حاملہ ہو اس سے نکاح جائز ہے اور اسی پر فتویٰ ہے لیکن امام ابی یوسف رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک نکاح فاسد ہے یہ اختلاف اس صورت میں ہے جبکہ حاملہ سے غیر زانی نکاح کرے اگر زانی خود نکاح کرے تو بالاتفاق صحیح ہے اور غیر زانی نکاح کرنے کی صورت میں وضع حمل تک اس سے وطی نہ کرے. (نورالہدایہ)

ایسی عورت جس سے زنا کیا گیا ہو اور ایسی عورت جس کو شہوت سے مرد نے مساس کیا ہو یا شہوت سے اس کی شرمگاہ کو دیکھا ہو تو اس عورت کے اصول و فروع خواہ کتنے ہی درجہ کے ہوں حرام ہیں. (غایۃ الاوطار)

جس عورت نے مرد کو شہوت سے مساس کیا ہو یا مرد کے آلہ تناسل کو شہوت سے دیکھا ہو تو اس عورت پر اس مرد کے اصول و فروع خواہ کتنے ہی درجہ کے ہوں حرام ہیں. (غایۃ الاوطار)

حرمت مساس اور نظر اس وقت تک ہے جب تک کہ انزال نہ ہو اور اگر بعد مساس یا نظر کرنے کے انزال ہو جائے تو حرمت ثابت نہ ہوگی اس لئے کہ مساس و نظر کے بعد خواہش جماع ہوا کرتی ہے مگر انزال کے بعد مطلق خواہش باقی نہیں رہتی. (غایۃ الاوطار)

مسائل مساس و شہوت مذکورہ بالا میں کوئی فرق عمداً سہواً جبراً نہیں ہے یعنی کسی طرح پر ہو حرمت مصاہرت ثابت ہوگی اور ان مسائل میں قریب البلوغ اور دیوانہ اور مست مثل بالغ کے سمجھا جائیگا. (غایۃ الاوطار)

حرمت مصاہرت سے بدوں طلاق کے نکاح نہیں ٹوٹتا. (غایۃ الاوطار)

کسی نے اپنی لڑکی کو شہوت سے مساس کیا یا اس کی شرمگاہ کو بہ نظر شہوت دیکھا تو اس لڑکی کی ماں اس کے باپ پر حرام ہو جاتی ہے. (غایۃ الاوطار)

Go to Contents فہرست کے صفحہ پر جائیں

احکام رضاعت

قولہ تعالیٰ وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَن يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ (سورۃ البقرۃ آیت ۲۳۳)

ترجمہ : مائیں اپنے بچوں کو دو سال کامل دودھ پلایا کریں یہ مدت اس لئے ہے کہ جو کوئی شیر خوار کی تکمیل کرنا چاہئیے

قولہ تعالیٰ : وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا (سورۃ الاحقاف آیت ۱۵)

ترجمہ : اور بڑی شفقت کے ساتھ اس کو پیٹ میں رکھا اور جنا اور اس کا دودھ چھوڑ نا تیس مہینے ہیں

مدت رضاعت حضرت امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک دو سال چھ ماہ اور صاحبین کے پاس دو سال ہے. (نور الہدایہ - غایۃ الاوطار)

رضاعی ماں دودھ پلانے کے بعد گو دودھ کی مقدار بالکل تھوڑی ہی ہو اور دودھ منھ کے ذریعہ سے پیٹ میں گیا ہو یا ناک کے ذریعہ سے حرمت رضاعت ثابت ہے. (غایۃ الاوطار)

اگر کسی لڑکے کو اکثر عورت اہل قریہ دودھ پلائیں اور اس کے نکاح کے وقت یہ نہ معلوم ہو سکے کہ کس کس عورت نے دودھ پلایا ہے اور نہ کوئی گواہ موجود ہو تو ایسی حالت میں اہل قریہ میں سے کسی کے ساتھ نکاح جائز نہ ہوگا. (غایۃ الاوطار)

عورتوں پر واجب ہے کہ بلا اجازت اپنے شوہر کے کسی بچہ کو دودھ نہ پلائیں مگر جبکہ اس کی ہلاکت کا خوف ہو اور اگر پلائیں تو یاد رکھیں یا لکھ رکھیں. (غایۃ الاوطار)

مرد کو مناسب نہیں ہے کہ احمق عورت کا دودھ اپنے بچے کو پلا دے. (غایۃ الاوطار)

جو حرمت نسب سے واقع ہوتی ہے وہی رضاعت سے بھی واقع ہوتی ہے مگر بعض صورتوں میں نہیں مثلاً پوتے کی رضاعی ماں دادا کو حلال ہے اور مرد کو اپنے بیٹے کی رضاعی ماں حلال ہے. (غایۃ الاوطار)

ایک عورت کے دو شیر خوار آپس میں ایک دوسرے پر حلال نہیں اگر چہ کہ ان کا زمانہ شیر خوارگی اور رضاعی باپ دونوں مختلف ہوں. (غایۃ الاوطار)

عقد کا طریقہ

دلہن یعنی زوجہ کی جانب سے حتی الامکان اس کا محرم وکیل مقرر ہونا چاہئیے اور نوشاہ یعنی زوج کی جانب سے دو گواہ - وکیل کو چاہئیے کہ زوجہ کے ولی سے اس

Go to Contents فہرست کے صفحہ پر جائیں

کو زوجہ کے نکاح میں دینے بقرار دادمہر، تین مرتبہ گواہوں کے روبرو اجازت حاصل کر کے مجلس عقد میں ناکح یعنی خطیب سے تین مرتبہ اس طرح کہے.
مسماۃ (فلاں) بنت (فلاں) کو مسمی (فلاں) بن (فلاں) کے عقد میں میں نے بعوض مہر ( ) دیا ہے میں اس کا وکیل ہوں اور یہ دو شخص اس امر کے گواہ ہیں. ہر دو گواہ تین مرتبہ اس طرح کہیں مسمی فلاں بن فلاں کے نکاح میں مسماۃ فلاں بنت فلاں کو بعوض مہر ( )ان وکیل صاحب نے دیا ہے ہم دونوں اس امر کے گواہ ہیں . اس کے بعد خطیب خطبہ نکاح پڑھیں.

خطبہ نکاح مرتبہ حضرت میاں عالم باللہ رحمتہ اللہ علیہ [1]

حمد بر کمال وثناء بیمثال بہ حضرت ذوالجلال کہ ثناء اوست اللہ جمیل یحب الجمال تعالت آلا وہ وتقدست اسماوہ کہ در ذکر محامد ذات قدیم و مدائح تقدس صفات متدیم نو عروساں طبائع بہ گلزار رصنائع چوں عنادل فصیح وصلاصل ملیح بر تخت زفاف در جلوہ بلساں حال بایں مقال می سرایند کما قال اللہ تعالیٰ سُبۡحَـٰنَ ٱلَّذِی خَلَقَ ٱلۡأَزۡوَٰجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنۢبِتُ ٱلۡأَرۡضُ وَمِنۡ أَنفُسِهِمۡ وَمِمَّا لَا يَعۡلَمُونَ (سورۃ یٰس آیت ۳۶) (خطاب بطرف وکیل کردہ بگوید) بہ شرائط ایجاب وقبول بقول رسول مقبول ﷺ کہ فرمود النِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِيْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ بحضور شرفاء کرام واہل اسلام بدولت شرافت مشرف اقدام پرسیدہ می آید.کہ حکم وکالت مرترا ثابت است (سہ (۳) بار پرسد) وکیل گوید آرے ثابت است)
نفس مسماۃ (فلاں) بنت (فلاں) را بہ میاں (فلاں) بن (فلاں) بہ بدل مہر ( ) اوقیہ زر سرخ خالص کہ نصف آں ( )اوقیہ باشد باچہار شرائط شرعیہ بزنی کردہ دادی (سہ (۳) بار پرسد) وکیل گوید (آرے کردہ دادم)
بعدہ بطرف نوشاہ مخاطب گردیدہ سہرہ برخاستہ بگوید ایکہ تو حری وعاقلی وبالغی در مجلس مسلمانان حاضر آمدی نفس مسماۃ (فلاں) بنت (فلاں) را بہ بدل مہر ( ) اوقیہ زر سرخ خالص کہ نصف آں ( ) اوقیہ باشد باچہار شرائط شرعیہ بزنی خود خواستی وقبول کردی (سہ (۳) بار پرسد) نوشاہ گوید آرے خواستمش وقبول کردمش چہار شرط شرعی اینست.
(ا) اول –آنکہ از زنان ونفقہ یعنی خرچ لابدی بکسے عنوان محتاج ندارد احیاناً احتیاج افتد امور بیرونی ہیچوں آب ہیزم وسودائے بازار وغیرہ بیار دوزن را در ستر دارد وہیچ وجہ از جانب خود ایذا نہ رساند.

---

[1] آپ کا اسم گرامی بندگی میاں عبد الملک سجاوندی ہے. آپ تابعین سے حضرت بندگی میاں شاہ دلاورؓ کے خلیفہ اور مبشر (بعلم الیقین) مصنف کتاب سراج الابصار ہیں.

Go to Contents فہرست کے صفحہ پر جائیں

(۲) دوم-آنکہ ہرگاہ زن مہر خود طلب کند بلا عذر بدہد اگر موجود نہ باشد وعدہ کند یا معاف بکناند بہر حال رضا مند بکند.

(۳) سوم-آنکہ از دائرہ دین حتی المقدور زن را بیرون نہ بردو از رفتن بخانہ والدین مانع نشود.

(۴) چہارم-آنکہ شش ماہ در حضر و یکسال در سفر اگر ذات تو بہ مسماۃ مذکور نہ سد پس اختیار زن بدست او باشد.

(۱) – اَللّٰهُمَّ أَلِفْ بَيْنَهُمَا كَمَا أَلَّفْتَ بَيْنَ أٰدَمْ وَحَوَّاءَ

(۲) – اَللّٰهُمَّ أَلِفْ بَيْنَهُمَا كَمَا أَلَّفْتَ بَيْنَ اِبْرَاهِيْمَ وَهَاجَرَه

(۳) – اَللّٰهُمَّ أَلِفْ بَيْنَهُمَا كَمَا أَلَّفْتَ بَيْنَ أَيُّوبَ وَرَحِيْمَا

(۴) – اَللّٰهُمَّ أَلِفْ بَيْنَهُمَا كَمَا أَلَّفْتَ بَيْنَ يُوْسُفَ وَزُلَيْخَا

(۵) – اَللّٰهُمَّ أَلِفْ بَيْنَهُمَا كَمَا أَلَّفْتَ بَيْنَ مُوْسَى وَصَفُوْرَا

(۶) – اَللّٰهُمَّ أَلِفْ بَيْنَهُمَا كَمَا أَلَّفْتَ بَيْنَ سُلَيْمَانَ وَبِلْقِيْسَ

(۷) – اَللّٰهُمَّ أَلِفْ بَيْنَهُمَا كَمَا أَلَّفْتَ بَيْنَ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ وعَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا

(۸) – اَللّٰهُمَّ أَلِفْ بَيْنَهُمَا كَمَا أَلَّفْتَ بَيْنَ عَلِيٍّ الْمُرْتَضى وَفاطِمَةَ الزَّهْراءِ رَضِىَ اللهُ عَنْهَا

(۹) – اَللّٰهُمَّ أَلِفْ بَيْنَهُمَا كَمَا أَلَّفْتَ بَيْنَ مُحَمَّدَنِ الْمَهْدِي الْمَوْعُوْدَ وَالْهَدَادِي

(۱۰)– اَللّٰهُمَّ أَلِفْ بَيْنَهُمَا كَمَا أَلَّفْتَ بَيْنَ مَحْمُوْدُ الثَّانِي الْمَهْدِيْ وَكَدْ بَانُوْ

(۱۱)– اَللّٰهُمَّ أَلِفْ بَيْنَهُمَا كَمَا أَلَّفْتَ بَيْنَ الْخُوْنْدَمِيْرَ الصِّدِيْقَ سيِّدَ الشُّهْدَا وَفَاطِمَة

ترجمہ : کامل حمد اور بیشل تعریف اس بزرگ خدا کی ہے جس کی تعریف میں اللہ جمیل یحب الجمال وارد ہوا ہے اس کی نعمتوں کا مرتبہ اعلیٰ ہے اور اس کے نام مقدس ہیں جن کی قدیم ذات اور دائمی صفتوں کی تعریفوں کا ذکر قدرتی دلہنیں صنعتوں کے باغ میں خوش گلو بلبلوں اور خوش رنگ فاقتاوں کی طرح جلوہ کے تخت پر زبان حال سے یوں کرتی ہیں. اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ ذات پاک ہے جس نے سب چیزوں کے جوڑے پیدا کئے ان چیزوں سے جن کو زمین اگاتی ہے اور ان کی جانوں سے اور ان چیزوں سے جو تم نہیں جانتے ہیں (وکیل کی طرف مخاطب ہوکر) رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے موافق کہ نکاح میری سنت ہے جس نے

Go to Contents فہرست کے صفحہ پر جائیں

میری سنت سے منہ موڑا وہ میرا نہیں ہے۔ ایجاب وقبول کی شرطوں کے ساتھ مسلمان اور شریف ونجیب لوگوں کے سامنے سوال کیا جاتا ہے کہ آپ کی وکالت ثابت وصحیح ہے (وکیل کہیں ہاں ثابت ہے) (نوشاہ کی جانب مخاطب ہوکر) جناب آپ آزاد ومختار ہیں عاقل ہیں بالغ ہیں اور مسلمانوں کی مجلس میں حاضر ہوئے ہیں کہیئے کیا آپ نے فلاں کی بیٹی مسماۃ فلاں کو بہ معاوضہ مہر اور چار شرائط شرعیہ کے ساتھ قبول کیا دولہا کہے جی ہاں میں نہایت خوشی کیساتھ اپنی بیوی بنایا اور قبول کیا۔

شرائط شرعی یہ ہیں :-

(۱)- پہلی شرط یہ ہے کہ عورت کو کھانے کپڑے ضروری خرچ سے محتاج نہ رکھے اگر محتاج ہو بھی تو باہر کے امور مانند پانی لکڑی بازار کا سودا وغیرہ خود لائے اور عورت کو پردے میں رکھے اور کسی طرح سے اپنی جانب سے اس کو ایذا نہ پہونچائے۔

(۲)- دوسری شرط یہ ہے کہ جس وقت عورت مہر طلب کرے بغیر کسی عذر کے دیدے اگر موجود نہ ہو تو وعدہ کرے یا معاف کرائے بہر حال عورت کو رضا مند کرے۔

(۳)- تیسری شرط یہ ہے کہ عورت کو دائرہ دین سے جہاں تک ہوسکے باہر نہ لے جائے اور ماں باپ کے گھر جانے سے مانع نہ ہو۔

(۴)- چوتھی شرط یہ ہے کہ چھ مہینے موجودگی کی حالت میں اور ایک سال سفر کی حالت میں اپنی ذات عورت کو نہ پہنچائے تو اس کا اختیار اس کو حاصل رہیگا۔

۱- اے اللہ لفت پیدا کر درمیاں دونوں کے جیسا کہ الفت دی تو نے درمیاں آدم اور حواؑ علیہما السلام کے۔

۲- اے اللہ الفت پیدا کر درمیاں دونوں کے جیسا کہ الفت دی تو نے درمیاں ابراہیم وہاجرہ علیہما السلام کے۔

خطبہ نکاح مرتبہ حضرت بندگیمیاں سید قاسم مجتہد گروہ رحمتہ اللہ علیہ

برحکم سبحانی وتنزیل آیات آسمانی کما قال اللہ تعالیٰ فَٱنكِحُواْ مَا طَابَ لَكُم مِّنَ ٱلنِّسَآءِ مَثۡنَىٰ وَثُلَٰثَ وَرُبَٰعَ ۖ فَإِنۡ خِفۡتُمۡ أَلَّا تَعۡدِلُواْ فَوَٰحِدَةً (سورۃ النساء آیت ۳) قَالَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَسَلَّمْ : لَا يَنْعَقِدُ عُقْدَةَ النِّكَاحِ اِلَّا بِحَضْرَةِ الشَّاهِدِيْنَ الْعَاقِلَيْنَ الْبَالَغَيْنَ الْمُسْلِمَيْنَ. النِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِيْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ بعدہ سہ بار وکیل را پرسد حکم وکالت مرترا ثابت است وکیل گوید آرے ثابت است باز بگوید بہ بدل مہر (   ) اوقیہ زرسرخ خالص وزن مَكَّة حَرَسَهَا اللهُ تَعَالَى عَنِ الْآفَاتِ وَالْبَلَيَّاتُ کہ نصف آں (   ) اوقیہ می باشد نفس مسماۃ فلاں بنت فلاں بمیاں (فلاں) بن (فلاں) را با چہار شرط شرعی بزنی کردہ دادی وکیل گوید آرے کردہ دادم بعدہ نوشاہ را گوید ایکہ تو حری وعاقلی وبالغی

درمجلس اہل اسلام حاضر آمدی بہ بدل مہر مبلغ (　　) اوقیہ زرسرخ خالص بوزن مَكَّة حَرَسَهَا اللهُ تَعَالَى عَنِ الْآفَاتِ وَالْبَلِيَّاتُ کہ نصف آں (　　) اوقیہ می باشد نفس مساۃ بی بی (فلاں) بنت (فلاں) راباچہار شرط شرعی بزنی خواستی (قبول کردی) سہ (۳) بار گوید نوشاہ گوید آرے خواستمش وقبول کردمش

من بعد چہار شرط شرعی مذکورہ اَللّٰهُمَّ أَلِفْ بَيْنَهُمَا تا آخر.

عقد کے وقت ان شرائط کے اظہار کا احسن طریقہ قدیم سے چلا آرہا ہے شرائط مذکور کا بوقت عقد ظاہر کرنا اس لئے مناسب ہے کہ اکثر نوشاہ ان سے واقف نہیں ہوتے اور عقد کے ساتھ اس کی واقفیت ضروری ہے اور شرائط مذکور کا شرعی ہونا فقہ کے معتبر کتب سے ثابت ہے چنانچہ نورالہدایہ کی جلد دوم کے باب عنین کے بیان میں شرط چہارم کے متعلق لکھا ہے کہ روایت کیا اس کو امام محمدؒ بن الحسن نے ابوحنیفہ سے انھوں نے اسمٰعیل بن اسلم مکی سے انھوں نے حسین سے کہ آئی ایک عورت نزدیک عمر بن الخطاب کے اور خبر کیا ان کو کہ خاوند میرا نہیں پہنچتا ہے مجھ کو تو مدت مقرر کردی انھوں نے اس کے لئے ایک سال تو ہر گاہ گزر گیا ایک سال اور نہ پہنچا اس کو تو اختیار دیا عورت کو اور اس نے اختیار کیا اپنے نفس کو اور سالم باب مذکور اسی سے متعلق ہے.

محکمہ دارالقضا میں صدہا ایسے نظائر موجود ہیں کہ منجانب زوجہ دعویٰ دائر ہونے پر زوجہ پر زوج قادر نہ ہونے کی صورت میں تصدیق کرائی جا کر از روئے احکام شرعی زوجین میں منجانب سرکار تفریق کرادی گئی ہے

اور واضح ہو کہ حضرت مہدی موعود علیہ السلام کی اولاد میں گیارہ اوقیہ.

اور حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ سید شہدا کی اولاد میں دس اوقیہ.

اور دوسرے کل مصدقین نو اوقیہ مہر باندھنے کا بہتر طریقہ قدیم سے چلا آتا ہے اس میں خوبی یہ ہے کہ مقدار مذکور بہت قلیل ہے اور نہ امکان ادائی سے زاید اور جس فرقہ میں مہر کی مقدار معین نہیں ہوتی ان کے عقد کے وقت بعض جگہ مہر کی کمی وبیشی میں بڑے بڑے جھگڑے پیدا ہوتے ہیں اور بعض جگہ طرفین کی نارضامندی سے عقد بھی منسوخ ہو گئے ہیں اور مطالبہ مہر کے وقت بھی مقدار کے ثبوت میں بڑی دقتوں کا سامنا ہوتا ہے لیکن گروہ مقدس میں مقدار مذکورہ معین اور اس پر عمل رہنے سے مہر کے مطالبہ اور ادائی کے موقع میں بھی مقدار مہر کے متعلق کوئی نزاع پیدا نہیں ہوسکتی.

ہدایہ اور درالمختار میں لکھا ہے کہ شرعی اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے اور درہم شرعی چودہ قیراط کا اور قیراط پانچ دانہ جو کا پس درہم شرعی ۷۰ ستر دانہ جو کا ہوا اور ایک دانہ جو ایک رتی کا ثلث ہوتا ہے یعنی تین جو کی ایک رتی اس حساب سے چوبیس دانہ جو کا ایک ماسہ ہوا اور درہم شرعی دو ماسہ ۷ 1/۳ رتی ہوا اور چالیس

درہم شرعی اور ایک اوقیہ کے ۹ تولہ آٹھ ماشہ ۵ ۱/۲ رتی ہوئے اور زر خالص کی قیمت اکثر فی تولہ ۳۰ تیس روپیہ ہوتی ہے اور کبھی اس میں کمی زیادتی بھی ہو جاتی ہے اس لئے تخمیناً تولہ ۳۰ تیس روپیہ کے حساب سے بتلایا گیا ہے بوقت ضرورت موجودہ نرخ کے لحاظ اور حساب سے کمی زیادتی ہو سکتی ہے.

نقشہ ذیل سے اوقیہ کی مقدار بحساب تولہ اور قیمت اور مہر کی جملہ رقم معلوم ہوگی.

نمبر	تعداد اوقیہ	وزن بحساب تولہ: تولہ	ماشہ	رتی	قیمت فی تولہ (بحساب معیاری)	جملہ قیمت: روپیہ	آنہ	پائی	کیفیت
۱	۱۱	۱۰۶	۱۱	۲ ۲/۳	۳۰	۳۲۰۸	۵	۴	تین ہزار دوسو آٹھ روپے پانچ آنے چار پائی.
۲	۱۰	۹۷	۲	۵ ۱/۳	//	۲۹۱۶	۱۰	۸	دو ہزار نوسو سولہ روپے دس آنے آٹھ پائی.
۳	۹	۸۷	۶	۰	//	۲۶۲۵	۰	۰	دو ہزار چھ سے پچیس روپے.

فی تولہ بجائے تیس روپیوں کے حالیہ قیمت سے اندازہ کرلیں.

احکام مہر

قولہ تعالیٰ : فَمَا ٱسْتَمْتَعْتُم بِهِۦ مِنْهُنَّ فَـَٔاتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ فَرِيضَةً ۚ (سورۃ النساء آیت ۲۴)

ترجمہ : پھر جس طریق سے تم ان عورتوں سے منتفع ہوئے ہو سو ان کو ان کے مہر دو جو کچھ مقرر ہو چکے ہیں

مہر کی دو قسمیں ہیں ایک مہر مثل دوسری مہر مسمیٰ.

مہر مثل وہ ہے جو برابر والی عورتوں کا مہر ہو.

ف : برابر والی عورتوں سے مراد عورت کے باپ کی طرف کی عورتیں ہیں مثلاً بہنیں وپھوپی وغیرہ مہر مسمیٰ وہ ہے جو معین کیا گیا ہو.

مہر مثل ہو یا مہر مسمیٰ ہر ایک کی دو قسمیں ہیں ۱- معجّل یا ۲- موجل.

مہر معجّل اس کو کہتے ہیں جو بوقت طلبی فوراً ادا کرا دیا جائے اور مہر موجل وہ ہے جو اجل یعنی موت کے بعد اس کی ادائی لازم آتی ہے. (غایۃ الاوطار)

عورت اپنے شوہر کو مہر معاف کرنا صحیح ہے خواہ وہ قبول کرے یا نہ کرے بلکہ اگر بعد مرنے زوج کے یا بعد طلاق بائن کے بھی معاف کرے تو معاف ہو جائیگا لیکن شرط یہ ہے کہ یہ معافی زوجہ نے اپنے مرض الموت میں نہ کی ہو. (غایۃ الاوطار)

طلاق سے مہر موجل معجّل ہو جاتا ہے اور پھر رجعت کرنے سے موجل نہ ہوگا. (غایۃ الاوطار)

نکاح بدون ذکر مہر کے بھی درست ہے. (احسن المسائل)

عورت کو اختیار ہے کہ اپنے مہر کے لینے کے واسطے مرد کو صحبت کرنے سے اور دوسرے شہر میں لیجانے سے روکے اگرچیکہ پہلے اس سے صحبت کر چکا ہو. (احسن المسائل)

خلوت صحیحہ

خلوت مرد کی عورت کے ساتھ بدون مانع کے خلوت صحیحہ کہلاتی ہے. (غایۃ الاوطار)

موانعات خلوت صحیحہ حسب ذیل ہیں.

حسی مرض کہ مانع وطی ہو مانع شرعی جیسے روزہ رمضان- مانع طبعی جیسے حیض وغیرہ سوائے زوجین کے شخص ثالث کی موجودگی (اگر شخص ثالث سوتا ہوا ہو یا اندھا ہو تب بھی مانع خلوت سمجھا جائیگا) لیکن اگر صغیر جو عقل نہ رکھتا ہو یا زوجین میں سے کسی کی لونڈی ہو تو مانع خلوت صحیحہ نہیں ہے. (غایۃ الاوطار)

عدم صلاحیت مکان جیسے مسجد یا بیابان مانع خلوت صحیحہ ہے. (غایۃ الاوطار)

اور زوج کا زوجہ کو نہ پہچاننا بھی مانع شرعی ہے کیونکہ بدوں شناخت زوجہ وطی کی قدرت ممکن نہیں. (غایۃ الاوطار)

روزہ نذر اور کفارہ وقضا اور نفل مانع خلوت نہیں ہیں. (غایۃ الاوطار)

تسویہ منکوحات

مرد کو لازم ہے کہ منکوحات کو برابر رکھے شب باشی لباس کھانے وموانست میں عام اس سے کہ انمیں کوئی باکرہ ہو یا ثیبہ جدیدہ ہو یا قدیمہ مسلمہ ہو یا کتابیہ

البتہ محبت اور جماع میں برابری شرط نہیں ہے۔ (غایۃ الاوطار)

عورت کا حق ایک بار جماع کرنے سے بہ اعتبار حکم قضا ساقط ہو جاتا ہے مگر دیانتاً مرد کو گاہ گاہ جماع کرنا واجب ہے۔ (غایۃ الاوطار)

اگر مرد اپنی ایک زوجہ کے پاس ایک مہینہ تک اقامت کرے بدوں سفر کے اور دوسری زوجہ جھگڑا کرے اور خواستگار عدل ہو تو زوج کو زمانہ ائندہ میں برابر باری سے رکھنے دیا جائیگا زمانہ گزشتہ کا معاوضہ نہ ہو سکے گا کیونکہ قسمت طلب کے بعد ہوتی ہے۔ (غایۃ الاوطار)

اگر مرد حالت سفر میں ہو تو اسے اختیار ہے کہ جس زوجہ کو چاہے ساتھ لے کیونکہ دفع حرج کے لئے سفر میں باری نہیں ہو سکتی مگر مستحب یہ ہے کہ زوجات میں سے ایک کو بذریعہ قرعہ منتخب کرے۔ (غایۃ الاوطار)

ایسے مرد کو جن کی چند زوجات ہوں کسی زوجہ سے اس کی باری کے سوائے میں جماع نہ کرنا چاہیئے اور نہ قیام کرنا چاہیئے الا باجازت زوجہ یا زوجات اور باری یا دور کی مدت سات دن سے زیادہ نہ ہونی چاہیئے۔ (غایۃ الاوطار)

مرد کو جائز ہے کہ وہ عورت کو اس چیز کے کھانے پینے یا استعمال سے منع کرے جس کی بو سے اسے تکلیف ہوتی ہو۔ (غایۃ الاوطار)

مسائل متفرق

عورت کو بلا ضرورت شوہر کے گھر سے نکلنا جائز نہیں البتہ ضرورتاً نکل سکتی ہے۔ (غایۃ الاوطار)

عورت کو جائز ہے کہ زیارت اقربا کے لئے بغیر اجازت زوج جائے بشرطیکہ مہر معجّل نہ پا چکی ہو اگر مہر معجّل پا چکی ہو تو بلا اجازت گھر سے نہ نکلے لیکن اگر عورت پر کسی کا قرض ہو یا کسی عورت کا قرض ہو تو بلا اجازت بھی نکلنا جائز ہے۔ (غایۃ الاوطار)

Go to Contents فہرست کے صفحہ پر جائیں

احکام طلاق

اگر چہ کہ عورتوں کو طلاق دینا جائز ہے اور اس کے متعلق قرآن شریف میں ایک سورت نازل ہوئی ہے لیکن طلاق کا دینا نہات مجبوری اور لا علاج سبب پیدا ہونے کی صورت میں ہے چنانچہ فرمایا حضرت نبی کریم ﷺ نے بہت ناپسند حلال چیزوں میں اللہ کے نزدیک طلاق ہے روایت کیا اس کو ابوداؤد اور ابن ماجہ نے اور صحیح کیا اس کو حاکم نے اور کہا ابوحاتم نے کہ یہ حدیث مرسلاً صحیح ہے. (نورالہدایہ)

شرائط طلاق :- (۱) عورت مرد کے نکاح میں ہو (۲) مرد عاقل و بالغ ہو لیکن مرد کم عقل ہو یا زبردستی یا تمسخر یا بلا ارادہ یا کم فہمی یا حالت نشہ میں دے تو بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے. (غایۃ الاوطار)

اقسام طلاق :- ۱- طلاق رجعی ۲- طلاق بائن ۳- طلاق مغلظہ

(۱) طلاق رجعی وہ ہے کہ ایک یا دو بار طلاق دی جائے اور پھر اندرون عدت رجوع کر لیا جائے کیونکہ طلاق رجعی میں مرد کو بلا جدید نکاح کے رجوع کرنا جائز ہے.

قولہ تعالیٰ : وَبُعُولَتُهُنَّ أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِي ذَٰلِكَ إِنْ أَرَادُوا إِصْلَاحًا (سورۃ البقرۃ آیت ۲۲۸)

ترجمہ : ان عورتوں کے شوہر (بلا تجدید نکاح) پھر لوٹا لینے کا حق رکھتے ہیں اس عدت کے اندر بشرطیکہ اصلاح کا قصد رکھتے ہوں

قولہ تعالیٰ : ٱلطَّلَٰقُ مَرَّتَانِ ۖ فَإِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌۢ بِإِحْسَٰنٍ ۗ (سورۃ البقرۃ آیت ۲۲۹)

ترجمہ : یہ طلاق دوبارہ ہے خواہ رکھ لینا اچھی طرح سے یا نکال دینا خوش عنوانی کے ساتھ

قولہ تعالیٰ : وَإِذَا طَلَّقْتُمُ ٱلنِّسَآءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ سَرِّحُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ ۚ (سورۃ البقرۃ آیت ۲۳۱)

ترجمہ : اور جب تم نے عورتوں کو (رجعی) طلاق دیدی پھر وہ اپنی عدت گزرنے کے قریب پہنچ جائیں تو تم انکو قاعدہ کے موافق رجعت کر کے نکاح میں رہنے دو یا قاعدہ کے موافق ان کو رہائی دو

(۲) طلاق بائن وہ ہے کہ تین بار طلاق دی جائے عدت میں یا طلاق رجعی میں عدت گزر جائے یا طلاق دینے والا یہ کہے کہ تجھ کو طلاق بائن ہے یا سخت طلاق ہے.

Go to Contents فہرست کے صفحہ پر جائیں

طلاق بائن میں جدید نکاح کی ضرورت ہے بغیر نکاح کے رجوع جائز نہیں ہے.

قولہ تعالیٰ : وَإِذَا طَلَّقْتُمُ ٱلنِّسَآءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَن يَنكِحْنَ أَزْوَٰجَهُنَّ إِذَا تَرَٰضَوْا۟ بَيْنَهُم بِٱلْمَعْرُوفِ

ترجمہ : اور جب تم طلاق دو اپنی عورتوں کو پھر وہ عورتیں میعاد عدت کو پوری کرلیں تو پس مت منع کرو تم ان کو اس امر سے کہ وہ نکاح کرلیں اپنے شوہروں سے جب راضی ہوں آپس میں اچھی طرح (سورۃ البقرۃ آیت ۲۳۲)

(۳) طلاق مغلظہ وہ ہے کہ تین بار طلاق بائن ہو جائیں اور طلاق مغلظہ کے بعد اس عورت سے اس مرد کا نکاح جائز نہیں ہے تاوقتیکہ وہ عورت حلالہ نہ ہو جائے حلالہ اس صورت میں ہوگی کہ وہ عورت دوسرے شخص سے نکاح کرکے بعد وطی اس سے طلاق بائن حاصل کرے.

قولہ تعالیٰ : فَإِن طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُۥ مِنۢ بَعْدُ حَتَّىٰ تَنكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُۥ ۗ فَإِن طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ أَن يَتَرَاجَعَآ إِن ظَنَّآ أَن يُقِيمَا حُدُودَ ٱللَّهِ ۗ (سورۃ البقرۃ آیت ۲۳۰)

ترجمہ : پس اگر کوئی (تیسری) طلاق دے عورت کو پھر وہ اس کے لئے حلال نہیں رہے گی اس کے بعد یہاں تک کہ نکاح کرے اس کے سوائے اور شوہر سے پھر اگر وہ اس کو طلاق دے تو ان دونوں پر گناہ نہیں کہ پھر آپس میں بدستور مل جائیں بشرطیکہ یہ جانیں کہ اللہ کے ضابطوں کو قائم رکھیں گے

رجعت

عدت میں بیٹھنے والی کا نکاح بدستور قائم رکھنے کو رجعت کہتے ہیں. (غایۃ الاوطار)

رجعت الفاظ صریح سے بلا نیت بھی صحیح ہے لیکن الفاظ کنایہ سے بدوں نیت صحیح نہیں (غایۃ الاوطار)

رجعت قولی و فعلی دونوں صحیح ہیں (غایۃ الاوطار)

فعلی یعنی ایسے افعال سے جو موجب حرمت مصاہرت ہوں جیسے مساس وغیرہ (غایۃ الاوطار)

عدت کے اندر مطلقہ کی وطی سے بھی رجعت جائز ہے (غایۃ الاوطار)

دیوانہ کی رجعت فعلی صحیح ہے. (غایۃ الاوطار)

رجعت صرف طلاق رجعی میں جائز ہے طلاق بائن میں بدون رضامندی زوجہ اور نکاح جدید کے رجعت جائز نہیں ہے. (غایۃ الاوطار)

فہرست کے صفحہ پر جائیں Go to Contents

بعد انقضائے عدت رجعت جائز ہے. (غایۃ الاوطار)

حاملہ کا بعد طلاق حمل ساقط ہو جائے اور بچے کے اعضا مخلوق ہو گئے ہوں تو عدت منقضی ہو گئی ورنہ نہیں. (غایۃ الاوطار)

رجعت منجانب زوجہ بھی ممکن ہے بشرطیکہ زوج نے اس کو منع نہ کیا ہو اور زوجہ کا فعل اس کی دانست میں واقع ہوا ہو. (غایۃ الاوطار)

خلع

ملک نکاح زائل کرنے کو خلع کہتے.

شرائط خلع یہ ہیں کہ زوجہ نکاح میں ہو- زوج عاقل و بالغ ہو. (غایۃ الاوطار)

خلع بعوض مال یا بدوں ہر دو طرح ممکن ہے. (غایۃ الاوطار)

خلع سے حقوق زوجیت ساقط ہو جاتے ہیں اور طلاق بائن واقع ہو جاتی. (غایۃ الاوطار)

طلاق رجعی کی عدت میں خلع درست ہے بوجہ باقی رہنے ملک نکاح کے ایام عدت تک. (غایۃ الاوطار)

خلع کے بعد عورت کو مہر نہ ملے گا اگر قبل خلع لے چکی ہے تو واپس نہ ہوگا. (غایۃ الاوطار)

عورت قبل قبول زوج خلع سے رجوع کر سکتی ہے. (غایۃ الاوطار)

صغیرہ کی طرف سے باپ خلع کیا ہو تو صغیرہ پر طلاق واقع ہوگی مگر مال واجب نہیں لیکن صغیر کے ماں باپ صغیر کے خلع کے مجاز نہیں اس لئے کہ جب صغیر طلاق کا مجاز نہیں تو اس کے ماں باپ نائب بھی نہیں ہو سکتے. (غایۃ الاوطار)

احکام نفقہ

قولہ تعالیٰ : لِيُنفِقْ ذُو سَعَةٍ مِّن سَعَتِهِ (سورۃ الطلاق آیت ۷) ترجمہ : چاہئیے کہ خرچ کرے صاحب وسعت اپنی وسعت سے

حدیث شریف : وَعَلَى الْمَوْلُودِ لَهُ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ (صحیح مسلم شریف)

ترجمہ : فرمایا حضرت نبی کریم ﷺ نے حدیث حجۃ الوداع میں کہ عورتوں کے لئے تمھارے پر رزق ہے اور لباس ہے موافق دستور کے (نور الہدایہ)

جو عورت نکاح صحیح میں ہو اس کے زوج پر دونوں کی حیثیت کے موافق زوجہ کا کھانا کپڑا رہنے کا مکان واجب ہے. (غایۃ الاوطار- نور الہدایہ- درمختار)

اپنے بچے اور ماں باپ اور اجداد اور جدات کا نفقہ بھی واجب ہے اگر وہ محتاج ہوں. (احسن المسائل)

باپ کو اپنے نفقہ کے لئے اپنے بیٹے کا اسباب بیچنا درست ہے لیکن زمین فروخت کرنی درست نہیں ہے. (احسن المسائل)

جو عورت طلاق کی عدت میں ہو اس کا نفقہ بھی واجب ہے. (بحرالرائق)

اس عورت کا نفقہ بھی واجب ہے جو اپنے کل یا جز مہر معجّل کے لینے کے لئے زوج کو وطی پر قادر نہ ہونے دیتی ہو خواہ مدخولہ ہو چکی ہو یا نہیں.(غایۃ الاوطار)

اس عورت کا نفقہ بھی واجب ہے جو اپنے باپ کے گھر میں رہتی ہو اور زوج نے مطالبہ نقل مکان نہ کیا ہو اور سسرال میں استمتاع پر قادر ہو سکتا ہو. (؍)

اگر خاوند مالدار ہو تو زوجہ کے لئے ایک خادم کا نفقہ بھی واجب ہے اور امام ابو یوسف رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک دو خادموں کا نفقہ واجب ہے ایک امور داخل خانہ کے لئے اور دوسرا امور خارج خانہ کے واسطے لیکن امام محمد رحمتہ اللہ علیہ اور امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک ایک دونوں کا متولی ہو سکتا ہے اور اس پر فتویٰ بھی ہے اگر تنگدست ہو تو خادم کا نفقہ واجب نہیں لیکن امام محمد رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک تنگدستی میں بھی ایک خادم کا نفقہ واجب ہے. (نورالہدایہ)

اگر خاوند کی تنگدستی کے زمانہ میں قاضی نے نفقہ مقرر کیا تھا اس کے بعد خاوند غنی ہو جائے اور زوجہ طلب کرے تو نفقہ غنا ادا کرنا ہوگا. (نورالہدایہ)

اگر خاوند مدت تک اپنی زوجہ کو نفقہ نہ دیا ہو تو ایام گزشتہ کا نفقہ ساقط ہو جائیگا لیکن جبکہ قاضی نے اس کے لئے نفقہ معین کیا ہو یا دونوں کسی چیز پر راضی ہوئے ہوں تو ان صورتوں میں ایام ماضیہ کا نفقہ بھی دلایا جائے گا جبکہ دونوں زندہ رہیں. (نورالہدایہ)

اگر نفقہ پیشگی دیا جائے اور کچھ مدت کے بعد زوجین میں سے کوئی مر جائے تو بقیہ دنوں کا نفقہ واپس نہ ہوگا.اسی پر فتویٰ بھی ہے لیکن امام محمد رحمتہ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک حساب کر کے بقیہ ایام کا نفقہ واپس کیا جائیگا. (نورالہدایہ)

صورت ہائے ذیل میں زوج پر زوجہ کا نفقہ واجب نہیں ہے.

جو عورت ناحق شرارت سے نکل گئی ہو اور باوجود طلب کے از راہ شرارت نہ آتی ہو اگر زوجہ کسی کے قرضہ میں قید ہو گئی ہو یا اپنے باپ کے گھر میں مریض ہوئی ہو یا کسی نے اس کو غصب کر لے گیا ہو یا بغیر خاوند کے حج کو گئی ہو اور جو عورت بوجہ کمسنی قابل صحبت نہ ہو. (نورالہدایہ احسن المسائل)

ف : عورت کو ایک جدا گھر میں رکھنا خاوند پر واجب ہے اس گھر میں خاوند کے اہل سے کوئی نہ ہو اور نہ اس کا دوسری بیوی کا بیٹا ہو اگر زوجہ خاوند کی اہل کے ساتھ

رہنے پر راضی ہوتو گھر ایسا بڑا ہو کہ اس میں کئی قطعات ہوں اور اس میں ایسا قطعہ چاہیئے کہ جسکی زنجیر اور قفل علیحدہ ہو۔ (نور الہدایہ)

خاوند کو پہونچتا ہے کہ والدین زوجہ کو اور اس کے ولد کو جو دوسرے خاوند سے ہوا اپنے گھر میں نہ آنے دے اس لئے کہ گھر اس کی ملک ہے لیکن وہ جس وقت چاہیں زوجہ سے کلام کرنے اور اس کو دیکھنے سے منع کرنا جائز نہیں ہے۔ اور ہفتہ میں ایک بار عورت کو والدین کے پاس جانے سے یا والدین کو اس کے پاس آنے سے منع کرنا اور محرموں کی زیارت سے سال بھر میں ایک بار خاوند کو روکنا جائز نہیں ہے اور اسی پر فتویٰ ہے۔ (ہدایہ-نور الہدایہ-غایۃ الاوطار)

احکام عدت

عدت اس انتظار کا نام ہے جو عورت کو بعد طلاق یا شوہر کی موت کے لازم ہے۔ (غایۃ الاوطار)

عدت بعد موت شوہر یا طلاق یا فسخ نکاح کے فوراً شروع ہو جاتی ہے اور بعد میعاد معینہ کے ختم ہو جاتی ہے گو عورت کو طلاق یا موت کا علم نہ ہو اس لئے کہ عدت مدت معینہ کا نام ہے علم شرط نہیں ہے۔ (غایۃ الاوطار)

حرہ کا شوہر مر جائے تو عدت اس کی چار مہینے دس دن ہیں۔ (غایۃ الاوطار)

قولہ تعالیٰ : وَٱلَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَٰجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا (سورۃ البقرۃ آیت ۲۳۴)

ترجمہ : اور جو مر جاتے ہیں تم میں سے اور چھوڑ جاتے ہیں بیویاں روک رکھیں اپنے نفسوں کو چار مہینے دس دن

جس حرہ عورت کو بعد خلوت طلاق دی جائے (خواہ رجعی ہو یا بائن) یا فسخ نکاح ہو اگر اس کو حیض آتا ہو تو تین حیض اگر حیض نہ آتا ہو تو تین مہینے تک عدت واجب ہوگی لیکن حیض میں طلاق دی جائے تو وہ حیض محسوب نہ ہوگا۔ (غایۃ الاوطار)

قولہ تعالیٰ : وَٱلْمُطَلَّقَٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ ثَلَٰثَةَ قُرُوٓءٍ (سورۃ البقرۃ آیت ۲۲۸) ترجمہ : مطلقات روک رکھیں اپنے نفسوں کو تین حیضوں تک

اگر عورت آئسہ کو اس کے شوہر نے طلاق دی ہو تو اسے تین مہینے تک عدت کرنا لازم ہے اور اگر قبل گزرنے تین مہینے کے حیض جاری ہو تو پھر عدت حیضوں سے شروع کرے اسی طرح غیر آئسہ نے حیضوں سے عدت شروع کی تھی اور ایک یا دو حیض کے بعد آئسہ ہو جائے تو اسی مہینوں سے عدت شروع کرنا ضروری ہے اور جو زمانہ طہر یا حیض کا گزر گیا وہ محسوب نہ ہوگا۔ (غایۃ الاوطار)

حاملہ عورت کی عدت وضع حمل تک ہے۔

قولہ تعالیٰ : وَأُوْلَـٰتُ ٱلْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَن يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ (سورۃ الطلاق آیت۴) ترجمہ : جو عورتیں حاملہ ہیں ان کی عدت یہ ہے وضع حمل کریں

عدت والی عورت آرائش نہ کرے (زیور وغیرہ) اور زعفرانی اور کسم کے رنگ کا کپڑا نہ پہنے مگر رنگے ہوئے سوت کا اور خوشبو اور خوشبو کا تیل اور مہندی نہ لگائے اور سرمہ نہ لگائے زینت کے لئے مگر درد کے عذر سے بطور دوا کے جائز ہے. (نورالھدایہ)

جب عورت پر عدت واجب ہوئی ہو اس کو چاہئیے کہ جس گھر میں فرقت یا موت یا طلاق ہوئی ہو اسی گھر میں عدت کو تمام کردے.

قولہ تعالیٰ : لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنۢ بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّآ أَن يَأْتِينَ بِفَـٰحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ (سورۃ الطلاق آیت۱)

ترجمہ : نہ نکالو ان کو اپنے گھروں سے اور نہ وہ نکلیں مگر جب لاویں کسی فاحشہ صریح کو

لیکن جبکہ گھر سے نکالی جائے یا خوف ہو تلف مال یا گھر کے گر جانے کا یا گھر کا کرایہ اس کو نہ ملے ان صورتوں میں زوجہ کو اختیار ہے کہ اس گھر سے نکل جائے (نورالھدایہ)

اگر زوجہ طلاق بائن کی عدت میں ہو تو اس کو گھر میں پردہ چاہئیے اگر گھر تنگ ہو تو اولیٰ یہ ہے کہ خاوند وہاں سے نکل جائے اور زوجہ کو بھی نکل جانا جائز ہے اور اسی طرح اگر خاوند فاسق ہو تو بھی نکل جائے لیکن خاوند کا نکل جانا اولیٰ ہے. (نورالھدایہ)

احکام نکاح ثانی

قولہ تعالیٰ : وَأَنكِحُوا ٱلۡأَيَٰمَىٰ مِنكُمۡ وَٱلصَّٰلِحِينَ مِنۡ عِبَادِكُمۡ وَإِمَآئِكُمۡۚ إِن يَكُونُواْ فُقَرَآءَ يُغۡنِهِمُ ٱللَّهُ مِن فَضۡلِهِۦۗ وَٱللَّهُ وَٰسِعٌ عَلِيمٞ ﴿٣٢﴾ (سورۃ النور آیت ۳۲)

ترجمہ : اور نکاح کرو تم اپنے قرابت دار بیواوں اور اپنے نیک اخلاق غلاموں اور کنیزوں کا اگر وہ محتاج ہوں تو اللہ اپنے فضل سے غنی کر دیگا اللہ توانا اور دانا ہے

حدیث شریف : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "يَا عَلِيُّ ، ثَلاثٌ لا تُؤَخِّرْهُنَّ : الصَّلاةُ إِذَا أَتَتْكَ، وَالْجَنَازَةُ إِذَا حَضَرَتْ، وَالأَيِّمُ إِذَا وَجَدْتَ كُفُؤًا "

ترجمہ : فرمایا نبی کریم ﷺ نے اے علی تین کام میں تاخیر نہ کرو نماز جنازہ میں جبکہ آوے اور نماز پنجگانہ میں جب کہ وقت ہو جائے اور بیوہ عورت کے نکاح میں جب تم اس کا کفو پاؤ

قولہ تعالیٰ : وَٱلَّذِينَ يُتَوَفَّوۡنَ مِنكُمۡ وَيَذَرُونَ أَزۡوَٰجٗا يَتَرَبَّصۡنَ بِأَنفُسِهِنَّ أَرۡبَعَةَ أَشۡهُرٖ وَعَشۡرٗاۖ فَإِذَا بَلَغۡنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيۡكُمۡ فِيمَا فَعَلۡنَ فِيٓ أَنفُسِهِنَّ بِٱلۡمَعۡرُوفِۗ وَٱللَّهُ بِمَا تَعۡمَلُونَ خَبِيرٞ ﴿٢٣٤﴾ (سورۃ البقرۃ آیت ۲۳۴)

ترجمہ : اور جو تم میں سے مر جاتے اور اپنی عورتوں کو چھوڑ جاتے ہیں ان عورتوں کو چاہیئے کہ چار مہینے دس دن تک انتظار کریں پس جب وہ اپنی عدت کو تمام کر لیں تو کوئی گناہ نہیں ہے تم پر کہ وہ عورتیں اپنے حق شرع کے موافق عمل (نکاح) کر لیں تمہارے کاموں سے خدا خبر دار ہے

قولہ تعالیٰ : وَإِذَا طَلَّقۡتُمُ ٱلنِّسَآءَ فَبَلَغۡنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعۡضُلُوهُنَّ أَن يَنكِحۡنَ أَزۡوَٰجَهُنَّ إِذَا تَرَٰضَوۡاْ بَيۡنَهُم بِٱلۡمَعۡرُوفِۗ ذَٰلِكَ يُوعَظُ بِهِۦ مَن كَانَ مِنكُمۡ يُؤۡمِنُ بِٱللَّهِ وَٱلۡيَوۡمِ ٱلۡأٓخِرِۗ ذَٰلِكُمۡ أَزۡكَىٰ لَكُمۡ وَأَطۡهَرُۚ وَٱللَّهُ يَعۡلَمُ وَأَنتُمۡ لَا تَعۡلَمُونَ (سورۃ البقرۃ آیت ۲۳۲)

ترجمہ : جب کہ طلاق دو تم عورتوں کو اور ایام عدت تمام ہو جائیں (جو تین حیض کی مدت ہے) پس منع نہ کرو تم ان کو نکاح کرنے سے ان کے پہلے خاوندں کے ساتھ جبکہ وہ باہم راضی ہوں یہی حکم کیا جاتا ہے ان لوگوں کے لئے جو خدا اور آخرت پر ایمان رکھنے والے ہیں یہ چیز بہت پاک ہے تمہارے لئے اور بہت طاہر ہے خدا جانتا ہے اور تم نہیں جانتے

ف : سردار دو عالم حضور انور حضرت نبی کریم ﷺ نے اہل اسلام کی ہدایت کے لئے جن بیوہ بیویوں سے خود نکاح فرمایا ہے ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(۱) حضرت ام المومنین بی بی خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا بنت خویلد بن اسد کا اسلام سے قبل ابو ہالہ سے پہلا نکاح ہوا تھا ان کے انتقال کے بعد عتیق بن عایذ سے نکاح ہوا ان کے انتقال کے بعد حضرت نبی کریم ﷺ نے آپ سے نکاح فرمایا بوقت نکاح بی بی ممدوحہ کی عمر مبارک چالیس سال کی اور حضرت ﷺ

کی عمر شریف پچیس سال کی تھی آنحضرت ﷺ کو بی بی موصوفہ کے بطن سے دو صاحبزادے حضرت قاسم رضی اللہ عنہ اور حضرت طاہر رضی اللہ عنہ اور چار صاحبزادیاں حضرت سیدۃ لنسا بی بی فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا اور حضرت زینب رضی اللہ عنہا اور حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا ہوئے قرآن مجید کا نزول شروع ہونے پر سب سے پہلے آپ ایمان لائیں اور آپ کے بہت سے فضائل مروی ہیں آپ آنحضرت ﷺ کی پہلی بیوی تھیں آپ کی زندگی میں آنحضرت ﷺ نے دوسرا عقد نہیں فرمایا اور آپ ۶۵ سال کی عمر مبارک میں دسویں رمضان شریف کو نبوت کے دسویں برس وفات پائیں اور حجون میں جو کہ مکہ والوں کا قبرستان ہے مدفون ہوئیں.

(۲) حضرت ام المومنین بی بی سودہ رضی اللہ عنہا بنت ربیعہ بن قیس کا سکران عمر بن عبد شمس آپ کے چچازاد بھائی سے نکاح ہوا تھا ان کے انتقال کے بعد سردار دو عالم ﷺ نے نبوت کے دسویں برس آپ سے نکاح فرمایا اور ماہ شوال ۵۴ھ میں آپ کی وفات ہوکر بقیع میں دفن ہوئیں.

(۳) حضرت ام المومنین بی بی حفصہ رضی اللہ عنہا بنت امیر المومنین عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ کا پہلے خیس بن حذافہ سہمی سے نکاح ہوا تھا آپ جنگ بدر میں شہید ہونے بعد ۳ھ میں آپ سے حضرت ﷺ نے نکاح فرمایا اور آپ ساٹھ سال کی عمر شریف میں بماہ شعبان ۴۵ھ وفات پاکر قبرستان بقیع میں دفن ہوئیں.

(۴) حضرت ام المومنین بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا بنت ابی امیہ بن مغیرہ کا پہلے ابو سلمہ عبداللہ بن عبدالاسد سے نکاح ہوا تھا ان کے انتقال کے بعد ماہ شوال ۴ھ میں حضرت ﷺ نے آپ سے نکاح فرمایا آپ چوراسی سال کی عمر شریف ۶۲ھ میں وفات پاکر بقیع میں مدفون ہوئیں.

(۵) حضرت ام المومنین بی بی جویریہ بنت حارث بن ابی اضرار آپ کا پہلا نکاح مسافع بن صفوان سے ہوا تھا ان کے انتقال کے بعد ماہ شعبان ۵ھ میں آنحضرت ﷺ نے آپ سے نکاح فرمایا اور ربیع الاول ۵٦ھ میں آپ وفات پاکر بقیع میں دفن ہوئیں.

(٦) حضرت ام المومنین بی بی زینب رضی اللہ عنہا آپ کی والدہ ماجدہ کا نام آمینہ المعروف بہ جحش تھا آپکا پہلے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے نکاح ہوا تھا جب انھوں نے طلاق دیدی تو خدائے تعالیٰ نے ماہ ذیقعدہ ۵ھ میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ نکاح فرمایا چنانچہ اس کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی.

فَلَمَّا قَضَىٰ زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنَاكَهَا لِكَيْ لَا يَكُونَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ حَرَجٌ فِي أَزْوَاجِ أَدْعِيَائِهِمْ إِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ۚ وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ مَفْعُولًا ﴿٣٧﴾ (سورۃ الاحزاب آیت ۳۷)

Go to Contents فہرست کے صفحہ پر جائیں

ترجمہ : جب کہ تمام کیا زید نے اپنی حاجت کو تو ہم نے اس کے ساتھ تمہارا نکاح کر دیا تا کہ مسلمانوں کو اپنے منہ بولے لڑکوں کی عورتوں سے جب کہ وہ طلاق دیویں نکاح کر لینے میں ہرج نہ ہو اور اللہ کا حکم ضرور واقع ہونے والا ہے آپ ترپن سال کی عمر مبارک میں ۴۰ھ میں وفات پا کر بقیع میں فن ہوئیں.

(۷) حضرت ام المومنین بی بی ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بنت ابوسفیان بن حرب کا پہلا نکاح عبداللہ بن جحش سے ہوا تھا ان کے انتقال کے بعد ۶ھ میں آنحضرت ﷺ نے آپ سے نکاح فرمایا اور ۷۲ سال کی عمر مبارک میں آپ ۴۲ھ میں وفات پائیں اور جنت البقیع میں دفن ہوئیں.

(۸) حضرت ام المومنین بی بی میمونہ رضی اللہ عنہا بنت حارث ہلالیہ عامریہ کا پہلا نکاح مسعود بن عمرو ثقفی سے ہوا تھا ان کے طلاق دینے کے بعد ابی رہم بن عبدنعری سے نکاح ہوا ان کے انتقال کے بعد ذیقعدہ ۷ھ میں آنحضرت ﷺ نے آپ سے نکاح فرمایا اور آپکی وفات ۶۰ھ میں ہو کر بقیع میں مدفون ہوئیں.

(۹) حضرت ام المومنین بی بی صفیہ رضی اللہ عنہا بنت حی بن اخطب آپ کا پہلا نکاح سلام بن مشکم القرظی سے ہوا تھا ان کے طلاق دینے کے بعد کنانہ بن ابی الحقیق کے نکاح میں آئیں کنانہ جنگ خیبر میں مقتول ہونے کے بعد حضرت ﷺ نے آپ سے نکاح فرمایا اور آپ ۶۲ سال کی عمر مبارک میں رمضان شریف ۵۰ھ میں وفات پا کر جنت البقیع میں دفن ہوئیں. (تاریخ اولیا و سیرۃ النبیؐ از علامہ شبلی نعمانی)

حضرت نبی کریم ﷺ نے اپنی صاحبزادیوں کا بھی نکاح ثانی فرمایا ہے چنانچہ بی بی رقیہ رضی اللہ عنہا کا قبل نزول قرآن مجید عتبہ بن ابوالہب سے نکاح ہوا تھا نزول قرآن و دعوت اسلام ابولہب نے مخالفت کی اس وجہ سے بی بی ممدوحہ کو اپنے فرزند سے طلاق دلا دی اس کے بعد حضرت ممدوحہ رضی اللہ عنہا کا نکاح ثانی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے آنحضرت ﷺ نے فرما دیا اور دوسری صاحبزادی بی بی ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا پہلا نکاح عتبہ بن ابوالہب سے ہوا تھا عتبہ کے طلاق دینے کے بعد بی بی ممدوحہ کا بھی نکاح ثانی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے آنحضرت ﷺ نے فرما دیا چونکہ اس وقت بی بی رقیہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہو چکا تھا.

اور حضرت مہدی موعود علیہ السلام کی صاحبزادی بی بی خونزہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے شوہر حضرت ملک برہان الدین باڑی وال کے انتقال کے بعد بی بی ممدوحہ کا عقد ثانی حضرت بندگیمیاں سید خوندمیر سید الشہد ارضی اللہ عنہ سے ہوا ہے اور بہت ساری مقدس بیویوں کے نکاح ثانی و ثالث ہوئے ہیں پس ایسی صورت میں بیوہ عورتیں نکاح ثانی کو عیب جان کر رکی رہنا یا روکی جانا گناہ عظیم اور اس کو ناجائز جاننا موجب کفر ہے.

فہرست کے صفحہ پر جائیں Go to Contents

مدت حمل

حمل کی مدت زیادہ سے زیادہ دو برس اور کم سے کم چھ ماہ ہے دلیل حضرت امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ کی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے قول سے یہ ہے کہ بچہ پیٹ میں دو برس سے زیادہ نہیں رہتا لیکن امام شافعی رحمتہ اللہ کے نزدیک حمل کی زیادہ مدت چار برس ہے. (احسن المسائل)

بچہ پیدا ہونے پر اس کے کان میں اذاں کہنا

واضح ہو کہ فرزند یا دختر تولد ہو تو مولود کو غسل دیتے ہی مرشد یا کوئی فقیر یا جو کوئی بزرگ بروقت موجود ہوں انکی زبان سے بچہ کے سیدھے کان میں اذاں اور بائیں کان میں اقامت یعنی تکبیر کہلانا سنت ہے چنانچہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ پیدا ہونے پر حضرت نبی کریم ﷺ نے خود ان کے کان میں اذاں اور تکبیر فرمائی ہے اور قدیم سے یہ مسنون طریقہ چلا آتا ہے.

حدیث شریف : عن أَبِي رَافِعٍ قَالَ : رَأَيْتُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذَّنَ فِي أُذُنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ حِينَ وَلَدَتْهُ فَاطِمَةُ بِالصَّلَاةِ .
یعنی اور روایت ہے ابی رافع رضی اللہ عنہ سے کہ کہا دیکھا میں نے رسول خدا ﷺ کو کہ اذاں دی بیچ کان حسن رضی اللہ عنہ بن علی رضی اللہ عنہ کے اس وقت کہ جنا ان کو حضرتہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے مانند اذاں نماز کے نقل کی یہ ترمذی رحمہ اللہ اور ابوداؤد رحمہ اللہ نے اور کہا ترمذی رحمہ اللہ کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے.

Go to Contents فہرست کے صفحہ پر جائیں

عقیقہ

لغت میں عق کا معنی پھاڑ نا ہے اور (عقیقہ) ان بالوں کو کہتے ہیں جو بچہ پیدا ہونے کہ وقت اس کے سر پر ہوتے ہیں ان بالوں کو منڈ وا کر بکرا ذبح کرنے کی رسم کو (عقیقہ) کہتے ہیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے بعد نبوت اپنا عقیقہ کیا ہے اور آنحضرت ﷺ نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے واسطے دو بکروں کو ذبح کر کے حضرتہ خاتون جنت رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ اس پسر کے سر کے بال منڈھوا کر بالوں کے ہم وزن چاندی خیرات کردو حضرتہ خاتون جنت رضی اللہ عنہا بعد علق راس موئے مبارک تولے تو ایک درہم چاندی کر برابر یا اس سے کچھ کم ہوئے.

حدیث شریف : عَنْ سَلْمَانَ بْنُ عَامِرِ الضَّبِّيُّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَعَ الْغُلَامِ عَقِيقَةٌ فَأَهْرِيقُوا عَنْهُ دَمًا وَأَمِيطُوا عَنْهُ الْأَذَى (رواه البخاري)

ترجمہ : روایت ہے سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا ﷺ سے کہ فرماتے تھے لڑکا پیدا ہونے کے ساتھ عقیقہ کرنا مسنون ہے پس ذبح کرو اس کی طرف سے جانور اور دور کرو اس سے ایزا

حدیث شریف : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ كَبْشًا كَبْشًا. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، عِنْدَ النِّسَائِيْ كَبْشَيْنِ كَبْشَيْنِ كَذَا فِيْ الْمِشْكَاة)

ترجمہ : روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول خدا ﷺ نے عقیقہ کیا حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہ کے طرف سے ایک ایک دنبہ نقل کی یہ ابو داود نے اور نزدیک نسائی کے دو دو دنبہ

اور بہتر و افضل یہ ہے کہ لڑکے کے لئے دو بکرے ذبح کئے جائیں اور ایک بھی کیا جائے تو جائز ہے اور لڑکی کے لئے ایک ذبح کر چاہئیے.

حدیث شریف : عَنْ الْغُلَامِ شَاتَانِ، وَعَنْ الْجَارِيَةِ شَاةٌ وَلَا يَضُرُّكُمْ ذُكْرَانًا كُنَّ أَوْ إِنَاثًا

ترجمہ : لڑکا پیدا ہونے میں دو بکریاں چاہئیے اور لڑکی میں ایک اور اس میں کچھ نقصان نہیں ہے کہ نر ہوں یا مادہ اور امام ترمذی نے کہا یہ حدیث صحیح ہے (مشکواۃ)

ف : عقیقہ کا جانور صحیح الاعضاء اور قربانی کی شرط والا تولد سے ساتویں یا چودھویں یا اکیسویں یا آٹھائیسویں یا پینتیسویں دن یا اسی طرح سات سات مہینے یا سات سات سال کے حساب سے جس وقت ہو سکے عقیقہ کرنا چاہئیے اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک عقیقہ سنت موکدہ ہے اور ایک روایت سے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے پاس واجب ہے اور امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مستحب ہے اور صحیح بخاری اور امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ جس بچہ کا عقیقہ نہ کیا ہوا اور وہ بچپن میں مر جائے

فہرست کے صفحہ پر جائیں Go to Contents

تو اپنے والدین کی شفاعت نہ کریگا اور شرح المقدمہ میں لکھا ہے کہ عقیقہ کا حکم اس پر ہے جس پر لڑکے کا کھانا کپڑا واجب ہے اگر باپ کو عقیقہ کا مقدور نہ ہو اور ماں سے ہوسکتا ہو تو ماں ہی کرے لیکن ولی کو لڑکے کے مال سے عقیقہ کرنا درست نہیں ہے یعنی وہ مال کہ لڑکے کو کسی نے ہبہ کیا ہو یا اس کی میراث کا ہو۔

اور بہتر یہ ہے کہ عقیقہ کے جانور کو لڑکے کا باپ یا دادا یا چچا ذبح کرے یا ان کا نائب یعنی جس کو وہ کہیں یا کوئی اور ذبح کرے تو بھی درست ہے اور بعد ذبح مولود کے سر کے بال منڈھوا کر بالوں کے ہموزن چاندی یا سونا تول کر محتاجوں کو دیدیا جائے اور بال زمین میں گاڑ دیئے جائیں یہ مضمون طیبی مشکوٰۃ کی شرح میں لکھا ہے اور لڑکے کے سر پر خوشبو کی چیز یعنی زعفران اور صندل ملیں عقیقہ میں گائے اور اونٹ ذبح کرنا درست ہے اور ان دونوں کا ساتواں حصہ بمنزلہ ایک بکرے کے ہے۔

نیت ذبح عقیقہ : اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ عَقِيْقَةُ اِبْنِیْ (فُلَانٌ) دَمُهَا بِدَمِهٖ وَلَحْمُهَا بِلَحْمِهٖ وَ عَظْمُهَا بِعَظْمِهٖ وَ جِلْدُهَا بِجِلْدِهٖ وَ شَعْرُهَا بِشَعْرِهٖ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا فِدَآءً لِّابْنِی مِنَ النَّارِ

(۲) - اِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ عَلٰى مِلَّةِ اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ، اِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ بِسْمِ اللهِ اَللهُ اَكْبَرُ

ترجمہ : اے اللہ یہ عقیقہ میرے فلاں فرزند کے طرف سے ہے اس کا خون اس کے خون کے بدلے اور اس کا گوشت اس کے گوشت کے بدلے اور اس کی ہڈی اس کی ہڈی کے بدلے اور اس کا پوست اس کے پوست کے بدلے اور اس کے بال اس کے بال کے بدلے یا اللہ اس عقیقہ کو میرے فرزند کے طرف سے دوزخ سے بچنے کو فدیہ بنا دے۔

(۲) میں نے منہ کیا اس کی طرف جس نے زمین و آسمان بنائے ابراہیم علیہ السلام کے دین پر ایک سو ہو کر اور میں نہیں ہوں شریک کرنے والا بے شک میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ کے طرف ہے جو پروردگار ہے عالم کا کوئی نہیں اس کا شریک اور یہی حکم مجھ کو ہوا اور میں حکم برداروں سے ہوں یا اللہ تجھ ہی سے اور تیرے ہی لئے ہے سب کچھ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اللہ بہت بڑا ہے۔

ف : اگر لڑکی کے جانب سے عقیقہ کیا جائے تو نیت ذبح میں ضمیر مذکور کی جگہ مونث کر دیں مثلاً (دَمُهَا بِدَمِهَا) اور دوسرے مقام ضمائر بھی اسی طرح۔

اور نیت میں فلاں کی جگہ جس لڑکے یا لڑکی کا عقیقہ کیا جاتا ہے اس کا نام لیویں اور اگر باپ کے سوا اور کوئی شخص ذبح کرے تو اس لڑکے کے باپ کا بھی نام

Go to Contents فہرست کے صفحہ پر جائیں

لیویں یعنی یہ عقیقہ فلاں کے بیٹے فلاں کا ہے اور عقیقہ کا گوشت و پوست واستخواں وغیرہ اللہ تقسیم کر دینا یا پکا کر لوگوں کو کھلائیں اور عقیقے والے کے ماں - باپ - دادا - دادی - نانا - نانی بیٹا - بیٹی - پوتا - پوتی - نہ کھائیں کیونکہ صالحوں کی یہی رسم ہے لیکن شرح مقدمہ امام عبداللہ وغیرہ میں لکھا ہے کہ عقیقہ کا گوشت قربانی کے گوشت کے موافق فقیر وغنی اور صاحب عقیقہ اور اس کے والدین وغیرہ سب کو کھانا جائز ہے.

تقسیم گوشت عقیقہ : سر حجام کو - ایک ران جنانے والی دایہ کو اور ایک حصہ فقراء کو دو حصے دوستوں اور ہمسایہ کو

Go to Contents فہرست کے صفحہ پر جائیں

ختنہ

پیشاب کی جگہ کے چمڑے کے کچھ حصہ کو کاٹنے کو ختنہ کہتے ہیں صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ابو ہریرہؓ کی روایت سے ثابت ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ختنہ اسی برس کی عمر میں ہوا ہے اور حضرت اسحاق علیہ السلام کا ختنہ پیدا ہونے سے ساتویں روز حضرت اسمعیل علیہ السلام کا ختنہ تیرویں برس میں اور اسیطرح شرح سفر العادۃ میں لکھا ہے

امام اعظمؒ اور امام مالکؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک ختنہ سنت ہے اور امام احمد کی مسند میں حدیث شریف ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا اَلْخِتَانُ سُنَّةٌ لِلرِّجَالِ، مَکْرُمَةٌ لِلنِّسَاءِ یعنی فرمایا حضرت نبی کریم ﷺ نے ختنہ مردوں کے لئے سنت ہے اور عورتوں کے لئے عزت ہے اور ختنہ کے لئے کوئی مدت مقرر نہیں ہے. بعضوں کا قول ہے کہ بچہ پیدا ہونے کے ساتویں دن ختنہ کیا جانا چاہیئے. اور بعضوں نے سات برس کے بعد اور بعضوں نے نو برس کے بعد تجویز کیا ہے اور فتاوی قاضی خاں میں لکھا ہے کہ:-

ختنہ کا وقت اس وقت سے شروع ہوتا ہے کہ لڑکا ختنہ کی تکلیف کو سہہ سکے اور بالغ نہ ہونے تک باقی رہتا ہے اور نو برس سے کم عمر میں ختنہ کرنا بہتر ہے اور اگر تھوڑی زیادہ عمر کے بعد کریں تو مضائضہ نہیں ہے.

(مجمع البرکات) میں لکھا ہے کہ صحیح مذہب یہ ہے کہ لڑکے کا حال دیکھیں اگر اس کو طاقت ہو تو تاخیر نہ کریں اور اگر ضعیف ہو تو قوت آنے تک دیر کرنا مضائقہ نہیں ہے.

مسئلہ : جس لڑکے کا ختنہ ہوا اور اس کا چمڑا جتنا چاہیئے اتنا سب نہ کٹا اگر آدھے سے زیادہ کٹا ہو تو اس پر ختنہ کا حکم جاری ہو گیا اور سنت ادا ہو گئی اور اگر آدھا یا آدھا سے کم کٹا ہو تو اس کا ختنہ نہیں ہوا اور سنت کی ادائی باقی رہی.

مسئلہ : کوئی ایسا لڑکا ہو کہ بغیر ختنہ کئے اس کا بدن ختنہ کرنے کے مانند ظاہر ہوتا ہو اور اس کو جو کوئی دیکھے یہ جانے کہ اس کا ختنہ ہو گیا ہے اور اس کا ختنہ بغیر ایذا اور تکلیف کے ممکن نہ ہو تو اس کو کسی سیانے حجام کو دکھائیں. اگر وہ کہے کہ اس کا ختنہ کرنے سے حد سے بڑھ جائے گا تو ختنہ نہ کریں اس پر سے ختنہ کا حکم اتر گیا.

مسئلہ : کوئی بڈھا کافر مسلمان ہوا اور حجام کہے کہ اس کو ختنہ کی طاقت نہیں ہے تو اس کا ختنہ نہ کریں اور یہی حکم ہے اس مسلمان کا جو بڈھا ہو گیا اور اس کا ختنہ نہیں ہوا. (فتاوی قاضی خاں)

مسئلہ : سنت یہ ہے کہ ختنہ پیر کے دن آفتاب ڈھلے کے بعد کریں اور اتوار کے دن مکروہ ہے.

جواہر الفتاویٰ میں لکھا ہے کہ **اَلسُّنَّةِ فِي الْـخَتَان اَنْ يَكُوْنَ فِيْ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ بَعْدَ الزَّوَالِ وَيُكْرَهُ يَوْمَ الْاَحْدِ لِإِنَّهُ لِلْبنَاءَ وَالزِّيَادَة وَهَذَا نُقْصَانُ** یعنی ختنہ میں سنت یہ ہے کہ پیر کے دن بعد زوال کیا جائے اور اتوار کے دن مکروہ ہے اس واسطے کہ اتوار کا دن بنانے اور زیادتی کے واسطے ہے اور ختنہ نقصان اور کم کرنے کا نام ہے.

Go to Contents فہرست کے صفحہ پر جائیں

حضانت

حق پرورش وتربیت اولاد کو حضانت کہتے ہیں. (غایۃ الاوطار)

حضانت ایک قسم کی ولایت سمجھی گئی ہے جن کو اپنی ذات پر ولایت نہیں (جیسے لونڈی وغیرہ) ان کو حق حضانت بھی نہیں. (غایۃ الاوطار)

شرائط حضانت حسب ذیل ہیں:-

الف : حاضنہ-حرہ-بالغہ-آمینہ ہو.

ب : پرورش پر قادر ہو.

ج : زوج اجنبی کے نکاح میں نہ ہو.

ف : اگر مرد ہو تو سوائے شرط آخر کے بقیہ شرائط کا اس میں بھی ہونا ضروری ہے. (غایۃ الاوطار)

حق پرورش نسبی ماں کو ہے اگر چہ کہ وہ کتابیہ یا مجوسیہ ہو یا زوج سے اور اس سے فرقت ہوگئی ہو لیکن مرتدہ نہ ہوگئی ہو کیونکہ مرتدہ کو اس وقت تک حق پرورشی نہیں جب تک کہ پھر وہ اسلام قبول نہ کرے. (غایۃ الاوطار)

اگر ماں فاجرہ یا فاسقہ یا نوحہ گری یا گانے کا پیشہ کرتی ہو یا مردہ شو یا دائی ہو یا ایسی ہو کہ جس پر اطمینان نہ ہو یا صغیر کے غیر محرم سے نکاح کر لیا ہو یا ویسے شخص کے پاس رہتی ہو جس کو صغیر سے بغض یا کراہت ہو تو اس کو حق حضانت نہیں. (غایۃ الاوطار)

جب کہ ماں مفت پرورش نہ کرے اور باپ کو نفقہ دینے کی مقدرت نہ ہو اور لڑکے کی پھوپی مفت پرورش پر رضامند ہو تو صغیر پھوپی کے حوالے کیا جائےگا. (غایۃ الاوطار)

جس عورت کو شرعاً حق حضانت ہے اگر وہ انکار کرے تو اس پر جبر نہیں کیا جا سکتا لیکن اگر خاضنہ متعین ہو جائے اس طرح پر کہ صغیر کسی کی چھاتی نہ لیتا ہو سوائے اس عورت کے یا صغیر کا باپ اور صغیر ایسے مالدار نہ ہوں کہ خادمہ رکھ سکیں تو ایسی صورت میں حاضنہ پر جبر کیا جائے گا. (غایۃ الاوطار)

جبکہ حاضنہ صغیر کے باپ کی منکوحہ یا معتدہ (عدت والی) نہ ہو تو اس کو تین چیزیں اجرت حضانت، اجرت رضاعت، صغیر کا نفقہ دینا ضروری ہے.

اور اگر حاضنہ کے پاس مکان نہ ہو تو باپ کو ایام پرورش کے لئے مکان بھی دینا ہوگا. اسی طرح اگر صغیر خادم کا محتاج ہو تو خادم بھی دینا ہوگا. (غایۃ الاوطار)

اگر ماں مر جائے یا اپنے حق کو ساقط کر دے تو حق حضانت نانی کو ہے. بہ ترتیب قرابت واہلیت (اگر چہ کہ نانی بعیدہ ہو جیسے ماں کی نانی یا نانی کی نانی وغیرہ)

Go to Contents فہرست کے صفحہ پر جائیں

اور نانی کے بعد دادی کو بھی اسی طرح ہے بہ ترتیب گو دادی بعیدہ پھر سگی بہن کو پھر مادری بہن (مادرجلو-اخیانی) کو پھر سوتیلی بہن کو پھر سگی بہن کی بیٹی پھر مادری بہن کی بیٹی کو پھر خالہ کو بہ ترتیب یعنی پہلے سگی پھر مادری پھر سوتیلی، پھر سوتیلی بہن کی بیٹی کو پھر بھتیجیوں کو پھر پھوپی کو پھر ماں کی خالہ کو پھر باپ کی خالہ کو پھر ماں کی پھوپی کو پھر باپ کی پھوپی کو بہ ترتیب صدران کے بعد عصبات رجال کو بہ ترتیب وراثت حق حضانت ہے. سوائے عصبہ فاسق و بے ہوش کے کہ وہ مستحق حضانت نہیں اور جبکہ عورت مذکورہ بالا اور عصبات میں سے کوئی نہ ہوتو پھر ذوالارحام بہ برتیب صدر مستحق ہیں. (غایۃ الاوطار)

حاضنہ ماں ہو یا کوئی اور عورت احق ہے صغیر کے رکھنے میں اس وقت تک جبکہ اس کو حاجت نہ رہے عورتوں کے پاس رہنے کی اور اس استغنا کی مدت سات سال ہے. (غایۃ الاوطار)

Go to Contents فہرست کے صفحہ پر جائیں

احکام ذبیحہ

ذبیحہ اس جانور کو کہتے ہیں جو ذبح کیا جائے.

ذبح گلے کی رگیں کاٹنے کو کہتے ہیں. ذبح کا مقام گلے اور سینہ کے اوپر کی ہڈی کے بیچ میں ہے اور ذبح میں نرخرا یعنی سانس کی رگ اور مری یعنی کھانے پینے کی رگ اور دونوں شہ رگیں اور ان کے اطراف کا حصہ کاٹنا چاہیئے اگر ان میں سے تین رگیں بھی کٹ جائیں تو کافی ہے. مسلمان اور اہل کتاب (یعنی یہودی و نصرانی) کا اور لڑکے اور عورت اور گونگے اور بے ختنہ شخص کا ذبیحہ یعنی حلال کیا ہوا جانور حلال ہے. (احسن المسائل)

قولہ تعالیٰ : ٱلۡيَوۡمَ أُحِلَّ لَكُمُ ٱلطَّيِّبَٰتُۖ وَطَعَامُ ٱلَّذِينَ أُوتُواْ ٱلۡكِتَٰبَ حِلّٞ لَّكُمۡ (سورۃ المائدہ آیت ۵)

ترجمہ : آج تمہارے لئے حلال چیزیں حلال رکھی گئیں اور جو لوگ کتاب دیئے گئے ہیں (یعنی یہودی ونصاریٰ) ان کا ذبیحہ تم کو حلال ہے

مگر آتش پرست اور بت پرست اور مرتد اور ناسمجھ اور مجنوں اور ذبح کے وقت اللہ کے نام کے ساتھ کسی اور کا نام لینے والے اور ذبح کے وقت عمداً بسم اللہ نہ کہنے والے اور احرام باندھے ہوئے کا ذبیحہ درست نہیں حرام ہے. (درمختار)

قولہ تعالیٰ : وَلَا تَأۡكُلُواْ مِمَّا لَمۡ يُذۡكَرِ ٱسۡمُ ٱللَّهِ عَلَيۡهِ وَإِنَّهُۥ لَفِسۡقٞۗ (سورۃ الانعام آیت ۱۲۱)

ترجمہ : مت کھاؤ ان جانوروں میں سے کہ جن کے ذبح کے وقت خدا کا نام نہ ذکر کیا گیا ہو اور یہ امر بے حکمی ہے

ف : لیکن اگر بھول کر بسم اللہ نہ کہے تو اس کا ذبیحہ امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک حلال ہے اس لئے کہ ارشاد فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ رَفَعَ عَنْ اُمَّتِي اَلْخَطَأَ وَالنِّسْيَانَ یعنی میری امت سے بھول چوک معاف ہے (احسن السائل)

طریقہ ذبح : جانور کو پانی پلا کر منہ قبلہ رخ اور سر جنوب کی طرف کر کے بائیں پہلو پر لٹائیں اور داہنے ہاتھ سے تیز چھری لیکر (بسم اللہ اللہ اکبر) کہکر قوت اور تیزی کے ساتھ حلق پر اس طرح چلائیں کہ چاروں رگیں کٹ جائیں.

ذبح کے وقت جانور میں کچھ نہ کچھ یقینی حیات یعنی جان رہنا شرط ہے اگر بوقت ذبح جانور میں ذرا بھی جان نہ رہے تو وہ حلال نہیں ہے. جان رہنے کی یہ علامت ہے کہ خون جاری ہو یا ذبیحہ کچھ حرکت کرے. بعد ذبح خون جاری نہ ہو یا ذبیحہ کچھ حرکت نہ کرے تو اس کا کھانا درست نہیں حرام ہے. یہ اس صورت میں ہے کہ جانور کے زندہ یا مردہ ہونے میں شبہ ہو اگر بوقت ذبح جانور یقینی زندہ ہو اور بعد ذبح اس سے خون جاری نہ ہو یا کچھ حرکت نہ کرے تو کچھ مضائقہ نہیں ہے. (احسن المسائل)

گائے یا بکری وغیرہ ذبح کرکے اس کا پیٹ چاک کرنے کے بعد پیٹ میں سے زندہ بچہ نکلے تو اس کو ذبح کرنا چاہیئے اگر پیٹ میں سے مردہ بچہ نکلے یا زندہ نکل کر مرجائے تو وہ حلال نہیں مردار ہے اس کو کھانا درست نہیں. (حسن المسائل)

قولہ تعالیٰ : وَقَالُواْ مَا فِى بُطُونِ هَـٰذِهِ ٱلۡأَنۡعَـٰمِ خَالِصَةٌ لِّذُكُورِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلَىٰٓ أَزۡوَٰجِنَا‌ۖ وَإِن يَكُن مَّيۡتَةً فَهُمۡ فِيهِ شُرَكَآءُ‌ۚ سَيَجۡزِيهِمۡ وَصۡفَهُمۡ‌ۚ إِنَّهُ ۥ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ﴿١٣٩﴾ (سورۃ الانعام آیت ۱۳۹)

ترجمہ : اور کہا انھوں نے جو کچھ ان جانوروں کے پیٹوں میں ہے خالص ہے واسطے ہمارے مردوں کے اور حرام ہے ہماری بیویوں پر اور اگر ہووے مردہ پس وہ اس امر میں شریک ہیں البتہ جزا دیگا ان کو ان کے کہنے کی تحقیق وہ حکمت والا جاننے والا ہے

ف : یہ مسلہ بنایا گیا تھا کہ جانور ذبح کرنے پر اس کے پیٹ میں سے بچہ نکلا اگر زندہ نکلے تو مرد کھائیں اور عورتیں نہ کھائیں اور اگر مردہ نکلے تو سب کھائیں اس کے نسبت یہ حکم ہوا کہ اس میں مرد اور عورت کا کچھ فرق نہیں ہے اگر زندہ نکلے تو ذبح کر کے سب کھائیں بغیر ذبح کے مردار ہے اور اگر مردہ نکلے اور معلوم ہو کہ جان پڑی تھی تو امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک حلال نہیں. (موضع القرآن)

ف : سینگ یا ہڈی یا تیز پتھر یا دھار والی ایسی چیز سے جو خون جاری کردے ذبح کرنا درست ہے. (احسن المسائل)

مستحبات یا آداب ذبح : ذبح سے پہلے چھری کو تیز کر لینا ذبح سے پہلے جانور کو پانی پلانا بڑے جانور کے ہاتھ پاوں باندھنا اور اس کو نرمی سے بائیں پہلو پر لٹانا ذبح کے وقت جانور کا منہ قبلہ کی طرف ہونا ذابح باطہارت ہونا اور اس کا منھ قبلہ کی طرف ہونا داہنے ہاتھ سے ذبح کرنا حلق پر چھری چلانے میں جلدی کرنا دن کے وقت ذبح کرنا.

مکروہات ذبح : چھری کند رہنا - جانور کا پاوں پکڑ کر مقام ذبح تک کھینچ لانا - ایک جانور کو دوسرے جانور کے روبرو ذبح کرنا - جانور کو لٹا کے اس کے روبرو چھری تیز کرنا - جانور کا منہ قبلہ کی طرف نہ ہونا - ذبیحہ کے گلے کو حرام مغز تک کاٹنا یا سر کو دھڑ سے جدا کردینا - گردن کے پیچھے سے ذبح کرنا - ذبیحہ ٹھنڈا ہونے سے پہلے اس کا چمڑا چھیلنا یا گوشت کاٹنا - حاملہ قریب الوضع جانور کو ذبح کرنا - رات کے وقت ذبح کرنا. (درمختار وغیرہ)

فہرست کے صفحہ پر جائیں Go to Contents

شکار

حلال جانور کو تیز چیز یعنی تیر وغیرہ یا سدھے ہوئے شکاری جانور سے شکار کیا جائے بشرطیکہ تیر یا شکاری جانور کو بسم اللہ پڑھ کر چھوڑیں ایسے شکار شدہ جانور کو بغیر ذبح کئے کھانا درست ہے اگر تیر یا شکاری جانور کو چھوڑتے وقت بسم اللہ نہ پڑھیں یا سدھے ہوئے جانور کے ساتھ کوئی اور ایسا جانور مل جائے جو سدھا ہوا نہ ہو یا سدھا ہوا جانور شکار کر کے خود بھی کھائے یا تیز چیز کا زخم اس کی دھار کی طرف سے نہ لگے تو اس کا کھانا جائز نہیں ہے۔

ذبیحہ کے مندرجہ ذیل چیزیں کھانا مکروہ تحریمی ہے۔

پتا-غدود-پھکنا-شرم گاہ-خصیتین-عضو تناسل-حرام مغز (درمختار کذافی سراج الوہاج)

خون جاری کی حرمت نص صریح سے ثابت ہے۔ (درمختار)

جن مردار جانوروں کا کھانا جائز نہیں۔

تیڑھے دانت کے کوچلیوں والے درندے-پنجے سے شکار کرنے والے پرندے-حشرات الارض یعنی سانپ-بچھو-گھونس-چھچوندر-چیونٹی-چیونٹا-دیمک-کیچوا چپکلی-گرگٹ وغیرہ اور دیسی کوا جو مردار کھاتا ہے بستی کا گدھا-خچر-سور-بجو-بھڑ-کچوا-گدہ-ہاتھی-نیولا-وغیرہ (احسن المسائل)

قولہ تعالیٰ : إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيۡكُمُ ٱلۡمَيۡتَةَ وَٱلدَّمَ وَلَحۡمَ ٱلۡخِنزِيرِ وَمَآ أُهِلَّ بِهِۦ لِغَيۡرِ ٱللَّهِۖ فَمَنِ ٱضۡطُرَّ غَيۡرَ بَاغٖ وَلَا عَادٖ فَلَآ إِثۡمَ عَلَيۡهِۚ إِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٞ رَّحِيمٌ ﴿١٧٣﴾ (سورۃ البقرۃ آیت ۱۷۳)

ترجمہ : سوائے اس کے نہیں کہ حرام کیا تمہارے پر مردار اور لہو اور گوشت سور کا جو کچھ پکارا جائے اوپر اس کے واسطے غیر اللہ کے پس جو کوئی بے بس ہو نہ حد سے نکل جانے والا اور نہ زیادتی کرنے والا پس نہیں گناہ اس پر تحقیق اللہ بخشنے والا مہربان ہے

ف : بھوک سے مضطر کو جبکہ ہلاکت کی نوبت پہنچے اس کو حرام یعنی مردار بھی حلال ہو جاتا ہے بلکہ امام اعظمؒ کے نزدیک اس حالت میں اس کا کھانا فرض ہے اگر نہ کھا کر مر جائے گا تو گنہگار ہوگا۔ لیکن جان بچانے کی مقدار تک کھانا نہ کہ شکم سیر (مالابد منہ)

ف : پانی کے جانوروں میں صرف مچھلی بغیر ذبح کئے حلال ہے لیکن جو خود مر کر پانی پر تیر آئی ہو اس کا کھانا حرام ہے مچھلی کے سوا پانی کا کوئی جانور حلال نہیں ہے۔ (احسن المسائل)

حلال جانور بغیر ذبح کئے کسی صدمہ سے یا بلندی سے گر کر یا گلا گھوٹنے سے مر جائے یا اس کو کسی کافر نے ذبح کیا ہو یا جس جانور کے ذبح کے وقت عمداً

بسم اللہ کہنا ترک کیا گیا ہو اس کا کھانا حرام ہے۔ (احسن المسائل)

قولہ تعالیٰ : حُرِّمَتۡ عَلَيۡكُمُ ٱلۡمَيۡتَةُ وَٱلدَّمُ وَلَحۡمُ ٱلۡخِنزِيرِ وَمَآ أُهِلَّ لِغَيۡرِ ٱللَّهِ بِهِۦ وَٱلۡمُنۡخَنِقَةُ وَٱلۡمَوۡقُوذَةُ وَٱلۡمُتَرَدِّيَةُ وَٱلنَّطِيحَةُ وَمَآ أَكَلَ ٱلسَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيۡتُمۡ (سورۃ المائدہ آیت ۳)

ترجمہ : تم پر حرام کئے گئے ہیں مردار جانور اور خون (جو بہتا ہو) اور گوشت سور کا اور جو جانور غیر اللہ کے نامزد کر دیا گیا ہو اور جو گلا گھوٹنے سے مر جائے اور جو ضرب سے مر جائے اور جو اونچے سے گر کر مر جائے اور جو لاٹھی مارنے سے مر جائے اور سینگ مارنے سے مر جائے اور جس کو کوئی درندہ کھانے لگے

طوطا اور طاوس وغیرہ حلال ہیں (سراج المنیر و عالمگیری)

جنگلی کوا جو کھیتی کھاتا ہے اور ناپاکی نہیں کھاتا، اور جنگلی گدھا یعنی گورخر حلال ہے۔ (احسن المسائل)

اونٹ، بیل، گائے، بھینس، بکرے، ہرن، نیلگا وغیرہ گھانس پتے کھانے والے چوپائے حلال ہیں۔

قولہ تعالیٰ : أُحِلَّتۡ لَكُم بَهِيمَةُ ٱلۡأَنۡعَٰمِ (سورۃ المائدہ آیت ۱) ترجمہ : حلال کئے گئے تمہارے واسطے چار پائے چگنے والے

ف : اگر کوئی ہندو مشرک یا مجوسی وغیرہ گوشت بیچتا ہو اور وہ یہ کہے کہ میں نے اس جانور کو مسلمان سے ذبح کرایا ہے تو اس معاملے میں اس کے کہنے کا اعتبار نہ ہوگا اس گوشت کو خریدنا اور کھانا درست نہیں ہے۔ اگر مشرک نے مسلمان سے جانور ذبح کرایا اور اس مسلمان کے روبرو اپنی بہو بیٹی یا کسی اور مشرک کے ہاتھ سے اس ذبیحہ جانور کے گوشت میں سے اس مسلمان کے گھر میں گوشت روانہ کرے تو اس کا لینا اور کھانا درست نہیں۔

بعد ذبح مسلمان کی نظر سے ایک لحظہ بھی گوشت غائب ہو جائے تو مشرک کے پاس سے اس گوشت کا خریدنا اور کھانا جائز نہیں ہے لیکن بعد ذبح اس کو اپنی نظر سے غائب نہ ہونے دیں تو اس میں سے خریدنا اور کھانا جائز ہے۔

نوٹ : مالابد مطبوعہ ۱۳۱۸ھ کے آخر میں اس کے متعلق فتویٰ بھی درج ہے۔

طعام اس قدر کھانا فرض ہے کہ جس سے زندگی باقی رہے۔ (مالابد)

آدھے پیٹ تک کھانا سنت ہے۔ (مالابد)

اس قدر کھانا جس سے نماز کھڑے ہوکر پڑھ سکے اور روزہ رکھنے کی طاقت حاصل ہو مستحب ہے .اور جہاد میں طاقت حاصل ہونے اور علم دینی میں محنت کرنے کی نیت سے بھی کھانا مستحب ہے اور پیٹ بھر کھانا مباح بھی ہے۔ (مالابد)

پیٹ بھر سے زیادہ کھانا حرام ہے لیکن روزہ رکھنے کے قصد سے یا مہمان کی خاطر سے جائز ہے اقسام کے میوے اور طرح طرح کی لطیف غذائیں کھانا جائز ہے لیکن اس میں حد سے زاید خرچ کرنا اسراف ہے اور وہ منع ہے۔ (مالابد)

سونے اور چاندی کے برتن میں کھانا پینا مرد اور عورت دونوں کے لئے حرام ہے۔ (درمختار)

ف : ظروف سونا اور چاندی میں کفگیر - چمچہ - آئینہ - قلم - دوات - اور وہ ظروف جس میں خوشبودار تیل وغیرہ ڈال کر استعمال کیا جاتا ہے داخل ہے۔ (درمختار)

تانبے اور پیتل کے برتن میں کھانا اور پینا مکروہ ہے۔ (درمختار)

استعمال کے لئے مٹی کے برتن افضل ہیں کیونکہ فرمایا حضرت نبی کریم ﷺ نے جو کوئی مٹی کے برتن اپنے گھر میں رکھے ملائکہ اس کی زیارت کو آتے ہیں (درمختار)

کھانا کھانے کے وقت اول بسم اللہ اور آخر میں الحمدللہ کہنا سنت ہے۔ (مالابد)

پانی تین بار کر کے پیوے اور ہر بار اول بسم اللہ اور آخر الحمدللہ کہے۔ (مالابد)

مرض میں دوا کھانی واجب نہیں بلکہ جائز ہے اور اگر دوا نہ کھائے اور مر جائے تو گنہگار نہ ہوگا۔ (مالابد)

ظالم امیر اور ناچنے اور گانے اور چلا چلا کر رونے والی عورتوں کی ضیافت اور ان کا ہدیہ قبول کرنا منع ہے .اس صورت میں جبکہ ان کا اکثر مال حرام ہو اور اگر یہ معلوم ہو کہ اکثر مال حلال ہے تو درست ہے۔ (مالابد)

فہرست کے صفحہ پر جائیں Go to Contents

لباس

ستر عورت کے چھپانے کے موافق اور گرمی وسردی جو ہلاکت کا موجب ہوتی ہو اس کے دفع کے موافق کپڑا پہننا فرض۔ (مالا بد)

سنت یہ ہے کہ لباس انگشت نمانہ پہنے دامن اور ازار آدھی پنڈلی تک ہو اور ٹخنے تک بھی جائز ہے لیکن اس سے زیادہ دراز حرام ہے اور بہ نیت سنت شملہ ایک بالشت چھوڑنا مستحب ہے اس سے زیادہ کپڑا از زینت اور خدائے تعالیٰ کی نعمت کا شکر یہ ادا کرنے کی نیت سے پہننا مستحب ہے اور اظہار فخر کے خیال سے لباس میں میں زیادہ تکلف اور اسراف کرنا مکروہ اور حرام ہے اگر ایسی نیت نہ ہو تو مباح ہے۔ (مالا بد)

مردوں کے لئے زرد اور زعفرانی اور سرخ رنگ کا کپڑا اور ریشمی وہ کپڑا جس کا تانا اور بانا ریشم کا ہو جائز نہیں مکروہ ہے اور جس کپڑے کا بانا سوت اور تانا ریشمی ہو وہ مشروع ہے اور اس کا پہننا درست ہے اور ریشمی کپڑے کا بچھونا اور تکیہ بنانا امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک درست ہے لیکن صاحبین رحمتہ اللہ علیہما کے نزدیک منع ہے۔ (مالا بد)

عورتوں کو رنگین اور ریشمی کپڑے پہننا اور چاندی اور سونے کا زیور پہننا درست ہے۔ (مالا بد)

حدیث شریف : میری امت کے مردوں پر سونا اور ریشمی کپڑا حرام ہے (بیہقی)

حدیث شریف : موچھیں کٹواؤ اور داڑھیاں چھوڑ دو (مسند امام احمد و مسلم شریف)

حدیث شریف : ہاتھ میں لکڑی رکھنا مسلمانوں کی علامت اور پیغمبروں کا طریقہ ہے (ویلمی)

مردوں کو سونے اور چاندی کا زیور پہننا حرام ہے لیکن چاندی کی انگوٹھی اور اس کے نگینے کے اطراف سونا لگا ہوا پہننا درست ہے۔ (مالا بد)

لوہے اور پیتل وغیرہ کی انگوٹھی پہننا جائز نہیں۔ (مالا بد)

اپنی عورت یا لونڈی یا کسی مرد کے پیچھے کی شرمگاہ میں وطی کرنا حرام ہے اور اس کو حرام نہ جاننا کفر ہے۔ (مالا بد)

قولہ تعالیٰ : وَلُوطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِۦٓ أَتَأْتُونَ ٱلْفَـٰحِشَةَ مَا سَبَقَكُم بِهَا مِنْ أَحَدٍ مِّنَ ٱلْعَـٰلَمِينَ ﴿٨٠﴾ إِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ ٱلرِّجَالَ شَهْوَةً مِّن دُونِ ٱلنِّسَآءِ ۚ بَلْ أَنتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُونَ ﴿٨١﴾ (سورۃ الاعراف آیت ۸۰-۸۱)

ترجمہ : اور بھیجا لوط کو جس وقت کہا اس نے اپنی قوم کے واسطے کیا کرتے ہو تم بے حیائی کہ نہیں کیا پہلے تم سے اس کو کسی نے عالموں میں سے تحقیق تم آتے ہو مردوں کے پاس شہوت سے سوائے عورتوں کے بلکہ تم قوم ہو حد سے نکل جانے والے

قولہ تعالیٰ : أَئِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ ٱلرِّجَالَ شَهْوَةً مِّن دُونِ ٱلنِّسَآءِ ۚ بَلْ أَنتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُونَ ﴿٥٥﴾ (سورۃ النمل آیت ۵۵)

ترجمہ : کیا آتے ہو تم مردوں کے پاس شہوت سے سوائے عورتوں کے بلکہ ایک قوم ہو جہل کرتے ہو

اجنبی عورت اور مرد کو شہوت سے دیکھنا اور اس پر ہاتھ ڈالنا اور حرام کاری کی کوشش میں چلنا پھرنا حرام ہے.

حدیث شریف میں آیا ہے کہ آنکھ کا زنا دیکھنا - ہاتھ کا زنا پکڑنا - پاؤں کا زنا چلنا - زبان کا زنا بات کرنا ہے. (مالا بد)

مرد کو دوسرے مرد کا بدن دیکھنا جائز ہے لیکن ستر یعنی ناف سے زانوں تک دیکھنا حرام ہے مگر طبیب یا ختنہ کرنے والے یا حقنہ کرنے والے وغیرہ کو ضرورت کے وقت اور ضرورت کی حد تک دیکھنا درست ہے اور عورتوں کو دوسری عورت کا بدن دیکھنے کے نسبت بھی یہی حکم ہے اور عورت کو مرد کے ستر کے سوا باقی بدن کا دیکھنا درست ہے اس صورت میں کہ شہوت نہ ہو اور شہوت کی حالت میں ہرگز درست نہیں ہے. اور مرد کو اجنبی عورت کا بدن دیکھنا بالکل درست نہیں ہے. (مالا بد)

قولہ تعالیٰ : قُل لِّلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا۟ مِنْ أَبْصَـٰرِهِمْ وَيَحْفَظُوا۟ فُرُوجَهُمْ ۚ (سورۃ النور آیت ۳۰)

ترجمہ : آپ مسلمان مردوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نگاہیں نیچے رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں

و نیز عورتوں کے لئے بھی ایسا ہی حکم ہے چنانچہ قولہ تعالیٰ وَقُل لِّلْمُؤْمِنَـٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَـٰرِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ

ترجمہ : اور اسی طرح مسلمان عورتوں سے کہہ دیجئے کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کریں (سورۃ النور آیت ۳۱)

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس نے اجنبی عورت کی طرف شہوت سے نظر کی قیامت کے دن پگھلا ہوا سیسہ اس کی آنکھوں میں ڈالا جائیگا

اپنی عورت اور لونڈی کا تمام بدن دیکھنا درست ہے لیکن شرمگاہ نہ دیکھنا مستحب ہے. (مالا بد)

ماں - بہن - بیٹی - پوتی - محرم عورتوں کے منہ اور پنڈلی اور بازو کو دیکھنا اور ان کو ہاتھ لگانا درست ہے لیکن شہوت سے امن ہونے کی صورت میں اور پیٹ اور پیٹھ اور ران دیکھنا درست نہیں ہے. (مالا بد)

احکام لقطہ

Go to Contents فہرست کے صفحہ پر جائیں

لقطہ سے مراد وہ مال غیر محفوظہ ہے جس کا مالک معلوم نہ ہو۔ (غایۃ الاوطار)

لقطہ مالک کو دینے کی نیت سے اٹھانا افضل و بہتر ہے لیکن اپنے واسطے اٹھانا حرام ہے۔ (غایۃ الاوطار)

لقطہ پانے والا اپنی ذات پر اسباب کا اعتماد نہ رکھتا ہو کہ وہ لقطہ کی تعریف نہ کرسکیگا تو اس کا نہ اٹھانا بہتر ہے۔ (غایۃ الاوطار)

ف : لقطہ پانے والے کو تعریف کرتے رہنے کے یہ معنے ہیں کہ وہ لوگوں سے کہے کہ جس کو تم سنو کہ وہ اس مال کا مالک ہے تو اس کو میرے پاس بھیجدو اسی طرح اس کو علی الاعلان لوگوں کے مجمع - مساجد - بازاروں اور راستوں میں پکارتے رہنا چاہیئے کہ میں نے کسی کی چیز پائی ہے اور اس کے مالک کو نہیں جانتا ہوں اس کے مالک کو چاہیئے کہ میرے پاس آکر پتہ بتادے اور اگر ایسا کرنے سے عاجز ہو تو لقطہ دوسرے کو دیدے تاکہ وہ ایسا کرے اس طرح پکارنے اور مالک کو تلاش کرنے کی معیادیں حسب ذیل ہیں :-

اگر لقطہ ایک درہم کی مالیت کا ہو تو ایک دن تین درہم مالیت کی صورت میں تین دن اور دس درہم کی مالیت کی حالت میں سات دن اور دس درہم سے دوسو درہم یا اس سے زاید کی مالیت کی صورت میں ایک سال۔ (غایۃ الاوطار)

اگر تلاش کے بعد بھی لقطہ کا مالک نہ ملے اور ملتقط محتاج ہو تو اس کو اپنی ذات کے لئے صرف کرسکتا ہے. اگر وہ بعدہ غنی ہو جائے تو اس پر لازم ہے کہ مثل اس کے یا اسی مقدار میں خیرات کردے اور اگر ملتقط محتاج نہ ہو تو فقیروں کو خیرات کردے خواہ فقیر اس کے اصول (جیسے باپ داداوغیرہ) یا فروع (جیسے اولاد) یا زوجہ ہی سے کیوں نہ ہو لیکن اگر یہ معلوم ہو کہ لقطہ ذمی کا ہے تو وہ بیت المال میں رکھا جائیگا اگر وجود مالک کی امید ہو تو پانے والے پر اس کی وصیت کرنا واجب ہے. (غایۃ الاوطار)

بعد خیرات لقطہ کا مالک آوے تو مالک کو اختیار ہے کہ خیرات کو جائز رکھے یا ملتقط سے ضمان (عوض) لے یا ان فقراء سے جنھوں نے اس کو خیرات میں پایا ہے بصورت موجود ہونے کے واپس حاصل کرلے۔ (غایۃ الاوطار)

صغیر یا غلام لقطہ پائے تو اس کی تعریف ولی یا مولی پر لازم ہوگی۔ (غایۃ الاوطار)

اگر ملتقط لقیط یا لقطہ پر کچھ صرف کرے تو اس کا اس طرح احسان ہے جیسے غیر کا دین بدون اجازت غیر کے ادا کیا اس کا تقاضا مالک سے نہیں کرسکتا لیکن اگر بحکم قاضی بشرط واپسی صرف کیا ہو تو اس کے پانے کا مستحق ہے۔ (غایۃ الاوطار)

اگر لقطہ جانور لائق تصرف ہو مثلاً گھوڑا تو بہ اجازت حاکم اسے اجارہ پر دینا اوراس کی اجرت سے اس کے اخراجات پورے کرنا جائز ہے اگر جانور کے رکھنے میں اجارہ کا نفع نہ ہو تو جیسے بھیڑ بکرے تو حاکم کو چاہئیے کہ اسکو فروخت کر کے اس کی قیمت رکھ چھوڑے اگر اس پر خرچ کرنا مناسب ہو تو حاکم دو تین دن مالک ظاہر ہونے کی امید پر ملتقط کو خرچ کرنے کا حکم دے. (غایۃ الاوطار)

ملتقط کو جائز ہے لقطہ کا نفقہ حاصل کرنے کے واسطے اس کو روک رکھے اور مالک کو نہ دے علیٰ ہذا بدون گواہی زبردستی لقطہ اس کے مدعی کو نہ دینا چاہئیے درصورت تصدیق ملتقط کو دینے کا اختیار ہے. (غایۃ الاوطار)

لقطہ ملتقط کے پاس سے گم ہو جائے اور وہ کسی اور شخص کے پاس پایا جائے تو ملتقط اول کو بقول بعض فقہا مطالبہ کا حق نہیں ہے بخلاف ودیعت کے لیکن صحیح یہ ہے کہ وہ بسبب سبقت کے زیادہ حقدار ہے اس لئے مطالبہ کر سکتا ہے. (غایۃ الاوطار)

اگر کوئی شخص ایسے جنگل میں جو وطن سے دور ہو مر جائے تو اس کے رفیق کو اس کا اسباب اور سواری کا بیچنا اوراس کی قیمت اس کے لوگوں کو پہنچانا جائز ہے اور اگر جنگل وطن سے قریب ہو تو اسباب وغیرہ بجنسہ پہنچا دینا مناسب ہے. (غایۃ الاوطار)

اگر کوئی مسافر کسی کے گھر میں مر جائے اور اس کے ورثا کا پتہ نہ معلوم ہو اوراس کا مال زیادہ مقدار میں نہ ہو تو وہ مثل لقطہ کے ہے اور اگر زیادہ ہو تو وہ بیت المال میں بھیجدیا جائے گا. (غایۃ الاوطار)

دیہات میں ایسے پڑے ہوئے پھلوں کا کھانا جن کے متعلق صراحتاً یا کنایتاً ممانعت مالک نے نہ کی ہو جائز ہے بخلاف شہروں کے وہاں تاوقتیکہ یہ نہ معلوم ہو کہ مالک نے صراحتاً یا کنایتاً ان کا کھانا مباح کر دیا ہے کھانا جائز نہیں ہے اس لئے کہ شہروں میں مباح کرنے کی عادت نہیں ہے اور اگر پھل ایسے ہوں جو سڑتے گلتے نہیں جیسے بادام اخروٹ وغیرہ ان کا لینا درست نہیں ہے علیٰ ہذا ایسے پھلوں کا جو درخت پر ہوں بلا اجازت مالک کے لینا جائز نہیں بجز اس صورت کے کہ اس مقام پر پھل اس قدر کثرت سے ہوتے ہوں کہ اس قسم کے پھلوں کے کھانے اور دینے میں بخل نہ کیا جاتا ہو. (غایۃ الاوطار)

شان قوم مہدویہ

قولہ تعالیٰ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ مَن يَرۡتَدَّ مِنكُمۡ عَن دِينِهِۦ فَسَوۡفَ يَأۡتِي ٱللَّهُ بِقَوۡمٖ يُحِبُّهُمۡ وَيُحِبُّونَهُۥٓ أَذِلَّةٍ عَلَى ٱلۡمُؤۡمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى ٱلۡكَٰفِرِينَ يُجَٰهِدُونَ فِي سَبِيلِ ٱللَّهِ وَلَا يَخَافُونَ لَوۡمَةَ لَآئِمٖۚ ذَٰلِكَ فَضۡلُ ٱللَّهِ يُؤۡتِيهِ مَن يَشَآءُۚ وَٱللَّهُ وَٰسِعٌ عَلِيمٌ ﴿٥٤﴾

یہ آیت قوم مہدویہ سے متعلق ہے خدا تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو جو کوئی پھر جائیگا تم میں سے اپنے دین سے پس البتہ لاویگا اللہ ایک قوم کو جن کو وہ دوست رکھتا ہوگا اور وہ اس کو دوست رکھتے ہوں گے نرمی کرنے والے ہیں مومنین پر سختی کرنے والے ہیں کافروں پر جہاد کریں گے اللہ کی راہ میں کسی ملامت کرنے والے سے نہیں ڈریں گے یہ خدا کا فضل ہے دیتا ہے اس کو جس کو چاہے اور اللہ کشایش والا ہے جاننے والا ہے (سورۃ المائدہ آیت ۵۴)

حضرت نبی کریم ﷺ کے بعد اور زمانہ آئندہ میں جبکہ اہل ایمان اپنے دین سے پھر جائینگے اس وقت ایک دوسری قوم کو لانے کا خدا تعالیٰ نے ارشاد فرما کر اس قوم کے اوصاف جن صاف الفاظ میں بیان فرمایا ہے وہ تمام صفتیں قوم مہدویہ میں موجود ہیں چنانچہ حضرت نبی کریم ﷺ کے آٹھ سو سال کے بعد اس قوم کو خدا تعالیٰ لایا یعنی پیدا کیا ہے اور آیت مذکورہ کے موافق خود حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے بھی ارشاد فرمایا ہے کہ بندے کا آنا اس وقت ہوا ہے جبکہ مجذوبوں میں ایمان باقی رہ گیا تھا. حالانکہ اس وقت بھی ہزار ہا بظاہر متقی پرہیزگار علما و فضلا مشائخین و سجادگان موجود تھے لیکن سب کے سب طلب خدا (جو جان دین و ایمان ہے) چھوڑ کر طالب دنیا ہو گئے تھے پس بموجب آیت مذکورہ ہی دین سے پھر جانا تھا چنانچہ جن علما و فضلا و سلاطین وغیرہ نے حضرت سید محمد مہدی موعود علیہ السلام پر ایمان نہ لا کر مخالفتیں کیں اسکی بھی ایک وجہ تھی کہ ایمان لاتے ہی زر و جواہر مال و دولت عیش و آرام حکومت و سلطنت چھوڑ کر تارک الدنیا اور طالب خدا ہو جانا فرض ہو جاتا تھا. پس طالبان دنیا اس کو چھوڑ کر کس طرح مہدی موعود علیہ السلام پر ایمان لاتے بلکہ حسب ارشاد جناب باری جن پر خدا کا فضل ہوا وہ ایمان لائے اور خدائے تعالیٰ کے ارشاد کے موافق یہ بھی ایک عجیب مناسبت ہے کہ قدیم ہی سے تارک الدنیا فقرائے قوم مہدویاں (خدا کے دوست) کے لقب سے پکارے جاتے ہیں اور حسب ارشاد جناب باری (مہدوی) مومنین پر بے انتہا نرمی اور کافروں پر سختی کرنے والے ہوتے ہیں اور خدا کی راہ میں بخوشی تمام بے دریغ اپنی جانیں نذر کر دیتے ہیں اور فی سبیل اللہ شہید ہونے کو خوش قسمتی جانتے ہیں اور اپنے نفس پر بڑا جہاد کرنے والے ہوتے ہیں. اور کوئی مہدوی کسی کی ملامت کرنے والے سے نہیں ڈرتا اور نہ اپنے مذہب کو چھپاتا ہے.

حدیث شریف : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ إِنِّي لأَعْرِف قَوْمًا هُمْ بِمَنْزِلَتِي فَقَالَ الْاَصْحَاب كَيْفَ يَكُوْنُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَنْتَ خَاتَم

Go to Contents فہرست کے صفحہ پر جائیں

النَّبِيِّينَ وَلَا نَبِيَّ بَعْدَكْ فَقَالَ لَيْسُوْا مِنَ الْاَنْبِيَاءَ وَلَكِنْ يَغْبِطُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ بِقُرْبِهِمْ وَمَقْعَدِهِمْ مِنَ اللهِ وَهُمُ الْمُتَحَابُّوْنَ فِي اللهِ یعنی حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں ایسی قوم کو جانتا ہوں جو میرے مرتبہ میں ہے صحابہؓ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ کیونکر ہوگا جبکہ آپ خاتم النبیین ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا فرمایا وہ انبیاء نہیں ہیں لیکن ان کا مقام اللہ سے اتنا نزدیک ہے کہ وہ انبیاء کے درجہ میں ہیں اور وہ لوگ اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہیں (تفسیر کبیر جلد ثانی)

قولہ تعالیٰ وَجَٰهَدُواْ بِأَمۡوَٰلِهِمۡ وَأَنفُسِهِمۡ فِي سَبِيلِ ٱللَّهِۚ أُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلصَّٰدِقُونَ ﴿١٥﴾ (سورۃ الحجرات آیت ۱۵)

ترجمہ : اور جہاد کیا اپنے مالوں کے اور اپنی جانوں کے ساتھ خدا کی راہ میں یہ لوگ وہی ہیں سچے

ف : یہ آیت شریف بھی بالکل قوم مہدویہ سے ہی متعلق ہے ۔ چونکہ ہزاروں واقعات اس امر کے شاہد ہیں کہ ہزارہا مہدوی خدا کی راہ میں شہید ہو گئے ہیں اور بوقت اخراج وترک دنیا طلب خدا اپنے مالوں کو چھوڑ دیئے ہیں جناب باری کے ارشاد سے یہی ایک قوم سچی ثابت ہو رہی ہے ۔

قولہ تعالیٰ لِلۡفُقَرَآءِ ٱلَّذِينَ أُحۡصِرُواْ فِي سَبِيلِ ٱللَّهِ لَا يَسۡتَطِيعُونَ ضَرۡبٗا فِي ٱلۡأَرۡضِ يَحۡسَبُهُمُ ٱلۡجَاهِلُ أَغۡنِيَآءَ مِنَ ٱلتَّعَفُّفِ تَعۡرِفُهُم بِسِيمَٰهُمۡ لَا يَسۡـَٔلُونَ ٱلنَّاسَ إِلۡحَافٗا (سورۃ البقرۃ آیت ۲۷۳)

ترجمہ : صدقات کے مستحق صرف وہ غرباء ہیں جو راہ خدا میں روک دیئے گئے جو ملک میں چل پھر نہیں سکتے ، نادان لوگ ان کی بے سوالی کی وجہ سے انھیں مال دار خیال کرتے ہیں ، تو ان کے چہرے دیکھ کر انھیں پہچان لے گا ، وہ لوگوں سے چمٹ کر سوال نہیں کرتے (تفسیر ابن کثیر)

ف : حضرت مہدی موعود علیہ السلام کے فرمان سے فقراء کے لئے سوال حرام اور شکنندہ فقیری میں داخل ہے ۔ آج بھی کوئی مہدوی فقیر کسی سے کسی قسم کا سوال نہیں کرتا نہ لپٹ کر کسی سے کچھ مانگتا ہے ۔ اور بوجوہ ریاضت توکل ، عزلت ، ذکر دوام وغیرہ ان کے چہرے کچھ ایسے نورانی ہوتے ہیں کہ ہزارہا آدمیوں میں دیکھا اور پہچان لیا جا سکتا ہے ، لہذا یہ آیت شریف بھی بغیر کنایہ کے نہایت صاف وصریح فقراء قوم مہدویہ کے حال وعمل کے بالکل موافق ہے سوائے اس گروہ کے فقراء کے دنیا کے تمام فرقوں کے کسی فقیر میں یہ صفت نہیں ہوتی ۔

آیات قرآنی کے علاوہ احادیث کے معتبر کتب میں تواتر معنوی کو پہنچی ہوئی حضرت مہدی موعود علیہ السلام کے وجود اور آپ کے پیدا ہونے سے متعلق صدہا صحیح احادیث موجود ہیں ۔

چنانچہ حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مہدی موعود کا پیدا ہونا ضروریات دین سے ہے اور تا وقتیکہ مہدی پیدا نہ ہو قیامت نہیں آئے گی ، اور ساری

دنیا ختم ہونے کو اگر ایک دن بھی باقی رہیگا تو اس دن کو اللہ جل شانہ دراز کریگا تا آنکہ اس میں ایسے شخص کا ظہور ہو جائے جو میرے اہل بیت سے ہو اور میرا ہمنام ہو اوراس کے ماں باپ کے نام میرے ہی ماں باپ کے نام ہوں (سنن ابوداؤد)

اور کیونکر ہلاک ہوگی میری امت کہ میں اس کے اول ہوں اور عیسیٰ اس کے آخر اور مہدی میرے اہل بیت سے اس کے وسط میں (مشکوۃ شریف)

اور مہدی خلیفۃ اللہ ہوں گے اور مہدی موعود کا حکم خدا اور رسول کے حکم کے موافق ہوگا اور مہدی خطا نہیں کریں گے مہدی مجھ سے ہے میرے قدم بقدم چلے گا اور خطا نہ کریگا اور مہدی کی ذات معصوم عن الخطا ہوگی وہ کبھی خطا نہیں کریں گے

اور مہدی دافع ہلاکت ہوں گے اور تم مہدی سے بیعت کرو گو تم کو ان کے پاس برف پر سے ہو کر گزرنا پڑے (ابن ماجہ)

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے مجی کی خبر معجزے کے طور پر فرمائی ہے جو مغیبات سے ہے اور ان امور کا وقوع میں آنا اشد ضروری ہے جن کو حضرت رسول اللہ ﷺ نے مغیبات کے طور پر فرمایا ہے.

حضرت مہدی موعود علیہ السلام کی ولادت باسعادت اور دعوت

حضرت سید محمد جونپوری مہدی موعود علیہ السلام امام آخر الزماں خلیفۃ الرحمٰن بتاریخ ۱۴ جمادی الاول ۸۴۷ھ پیر کی شب میں بہ مقام شہر جیونپور جلوہ آرائے جہاں ہوئے. اس وقت از غیب یہ ندا آئی کہ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا اور شہر کے تمام بت خانوں میں سب بت گر پڑے. جناب مخدوم شیخ دانیال جو اس وقت وہاں ولی کامل مانے جاتے تھے یہ آواز اور کیفیت سنکر پا گئے کہ ضرور کوئی ولی کامل پیدا ہوا ہوگا. صبح میں اس کی تحقیق اور تلاش میں حضرت کے در دولت پر بھی تشریف لیجا کر استفسار حال فرمایا جناب سید عبداللہ المخاطب سید خاں نے فرمایا کہ رات میرے گھر لڑکا تولد ہوا ہے بوقت ولادت آلائش وغیرہ سے پاک وصاف اور شرم گاہوں پر ہاتھ رکھے ہوئے تھا کپڑے پہنانے کے بعد ہاتھ جدا کئے شب میں میں نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو خواب میں دیکھا ارشاد فرماتے ہیں کہ اس فرزند سعادتمند کو میں نے اپنے نام سے موسوم کیا ہے. لہذا میں نے اس فرزند کا نام محمد رکھا ہے. یہ واقعات سماعت فرما کر شیخ صاحب موصوف جان گئے کہ یہ لڑکا ضرور مہدی موعود ہے.

Go to Contents فہرست کے صفحہ پر جائیں

حضرت علیہ السلام کا نسب

حضرت سید محمد مہدی موعود علیہ السلام بن سید عبداللہ المخاطب سید خاں بن سید عثمان بن سید خضر بن سید موسیٰ بن سید قاسم بن سید نجم الدین بن سید عبداللہ بن سید یوسف بن سید یحییٰ بن سید جلال الدین (بن سید نعمت اللہ [۱]) بن سید اسمٰعیل بن امام موسیٰ کاظم بن امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن ابی عبداللہ الحسین شہید کربلا بن امیر المومنین حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہ

آپ کمسنی میں ہی یتیم ہوگئے تھے آپ نے جناب مخدوم شیخ دانیالؒ کے پاس تعلیم ظاہری پائی اور سات سال کی عمر مبارک میں قرآن شریف حفظ فرمایا اور بارہ سال کی عمر شریف میں فارغ التحصیل ہوگئے اس وقت وہاں کے تمام علماء نے آپ کو اسد العلماء کا اور بیس سال کی عمر مبارک میں اولیاء کبار نے سید الاولیاء کا خطاب دینے کی عزت حاصل کی.

۸۸۷ھ میں خدائے تعالیٰ کی جانب سے حضرت علیہ السلام کو دعوت کا حکم صادر ہوا ۹۰۱ھ میں پیر کے روز مکہ معظّمہ میں بعد طواف مجمع عام میں حضرت علیہ السلام نے خدائے تعالیٰ کے حکم سے بآواز بلند مہدویت کی دعوت فرمائی اور ۹۰۵ھ میں بمقام بڑلی مجمع عام اور جماعت کثیر میں خدائے تعالیٰ کے تاکیدی حکم سے دعویٰ موکد اس طرح فرمایا کہ بندے کو خدائے تعالیٰ کا فرمان بہ تاکید ہوتا ہے کہ :د

تو مہدی موعود خاتم ولایت محمدی ہے اس دعوے کا اظہار کردے اگر نہ کرے گا تو ظالم ہوگا پس بندہ خدائے تعالیٰ کے حکم سے اس دعوے کا اظہار کرتا ہے کہ میں مہدی موعود خاتم ولایت محمدی اور خدائے تعالیٰ کا خلیفۃ اور جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کا تابع ہوں جس نے میری اتباع کی وہ مومن ہے اور جس نے انکار کیا وہ کافر ہے. کلام اللہ اور اتباع محمد رسول اللہ میرے دعوے کے دونوں گواہ اور مددگار ہیں یہ حکم مجھ کو خواب یا معاملہ یا الہام یا کشف کے طور پر نہیں ہوا ہے بلکہ بلا واسطہ صرف خدائے تعالیٰ کی ذات سے ہوا ہے اس وقت مجھ کو پوری صحت ہے بیمار نہیں ہوں پوری عقل رکھتا ہوں مجنون نہیں ہوں ہوشیار ہوں نیند اور نشہ میں نہیں ہوں اور مجھے کوئی احتیاج نہیں ہے. اس وقت (۳۶۰) حضرات نے آمنا وصدقنا فرمایا اور ایمان لائے اس کے بعد حضرت علیہ السلام نے اپنے

---

[۱] بعض کتب یعنی مطلع الولایت اور شواہد الولایت وغیرہ میں سید نعمت اللہ بن امام موسیٰ کاظم لکھا ہے اس کی وجہ سلطان النصیر اور سراج المنیر وغیرہ موالید میں یہ لکھی ہے کہ سید نعمت اللہ کے والد سید اسمٰعیل بن امام موسیٰ کاظم سید نعمت اللہ کی کم سنی میں انتقال کر گئے تھے اس لئے حضرت امام موسیٰ کاظم نے اپنے پوتے سید نعمت اللہ کو بجائے فرزند پرورش فرمایا تھا اور سید نعمت اللہ اپنے دادا امام موسیٰ کاظم کو ہی باپ کہتے تھے اس وجہ سے سید نعمت اللہ بن امام موسیٰ کاظم لکھا ہے.

وطن کو ہمیشہ کے لئے خیر باد کہکر بحکم خدا ہجرت اختیار فرمائی اور دعویٰ مہدویت فرماتے ہوئے صدہا مقامات کو نورِ ایمان سے منور فرمایا۔ ہر جگہ علماء وفضلاء سے مباحث اور مقابلے ہوتے رہے ہزارہا مومنین اور مومنات نے جن کے حصے میں نورِ ایمان تھا مہدویت کی تصدیق کی اور ایمان لائے اور بڑے بڑے علماء وفضلاء دولتمند ومساکین ومشائخین وغیرہ نے بعد تصدیق معہ اہل وعیال اور بعض تنہا اپنے اہل وعیال اور مال ودولت وحکومت وراحت کو چھوڑ کر حضرت کی غلامی وصحبت میں فقر وفاقہ کے ساتھ پیادہ سفر کے سخت تکالیف کو راحت وغربت کو دولت جان کر اور مخالفین کے بڑے مظالم ومصائب کو نہایت خوشدلی سے سہتے ہوئے صدہا کی تعداد میں مستقل طور پر ہمیشہ کے لئے آپ کے ساتھ پروانہ کی طرح رہ کر اپنی خوش قسمتی سے بصحبت خلیفۃ اللہ دولت لازوال وثمرہ آخرت حاصل فرمایا اور خوش نصیبی سے جلد اس مقام پر پہنچ گئے کہ سر کے آنکھوں سے دیدار خدا حاصل کر کے فنافی اللہ ہو گئے۔

ہر مقام پر اور ہر وعظ میں حضرت علیہ السلام قرآن پاک کے کچھ ایسے حقائق ودقائق ومعارف ومطالب خدائے تعالیٰ کی ذات سے بلا واسطہ معلوم کر کے بیان فرماتے تھے کہ کسی نے کبھی کسی عالم وفاضل سے سنا تھا نہ کسی تفسیر میں دیکھا حاضرین میں بہت سے نورانی قلوب والے حضرات ان حقائق ومعارف کے بیان سے جزبہ حق میں مستغرق اور مدہوش ہو جاتے تھے ہزارہا لوگوں کے بڑے مجمع میں نزدیک اور دور والے حاضرین برابر سماعت کرتے تھے۔

حضرت کے بیان قدسی کے وقت حاضرین پر کچھ ایسی حالت طاری ہوتی تھی کہ وہ حضرت کے بیان کو قلمبند کر سکتے تھے اور نہ بجنسہ ذہن نشین ہوتا تھا بلکہ اس بیان کا لطف نا قابل بیان ہوتا تھا اور ہر وقت کے بیان کا نیا لطف دلوں پر عمر بھر کے لئے قائم رہتا تھا۔

ہر مقام پر اور ہر مجلس وعظ میں نو وارد حاضرین ہزار جان سے فدائی ہو کر تصدیق سے مشرف اور غلامی میں داخل ہوتے جاتے تھے۔

اور جن کے دل نورِ ایمان سے خالی ہوتے تھے وہ مشیت اور عادت زمانہ کے لحاظ سے حضرت نبی کریم ﷺ کے مخالفین کی طرح اقسام کی مخالفتیں اور ایزارسانی کی کوششوں میں لگے رہتے تھے۔

حضرت مہدی موعود علیہ السلام کے کل حالات اوصاف اخلاق عادات بالکل حضرت نبی کریم ﷺ کے موافق تھے۔

غور کرنے والوں کے لئے حضرت علیہ السلام کے حقیقی مہدی موعود ہونے کے ہزارہا دلائل موجود ہیں اور خود حضرت علیہ السلام نے بھی علما معترضین کے سوالات کے معقول جوابات ادا فرماتے رہے لیکن دور نبوت کی طرح مشیت سے ہی جو نورِ ایمان سے محروم تھے یہاں بھی ایمان نہیں لائے بلکہ سخت مخالفتیں کیں۔

حضرت علیہ السلام نے بعد تکمیل دعوت وتکمیل تعلیم احکام ولایت وتلقین ذکر خفی بمقام فرح مبارک (افغانستان) بتاریخ ۱۹/ ذی قعدہ سنہ ۹۱۰ ترسٹھ

Go to Contents فہرست کے صفحہ پر جائیں

سال کی عمر مبارک میں نقل مقام فرمایا اور وہیں آپ کا روضۂ منور ہے تفصیلی حالات سوانح مہدی موعود وغیرہ کتب سے معلوم ہو سکتے ہیں.

تفصیل ان فرائض ولایت کی جن کو حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے بحکم خدا فرض فرمایا ہے اور جن کی فرضیت کا ثبوت آیات قرآنی سے بھی ملتا ہے

(۱) - ترک الدنیا قولہ تعالیٰ مَن كَانَ يُرِيدُ ٱلْحَيَوٰةَ ٱلدُّنْيَا وَزِينَتَهَا نُوَفِّ إِلَيْهِمْ أَعْمَٰلَهُمْ فِيهَا وَهُمْ فِيهَا لَا يُبْخَسُونَ ﴿١٥﴾ أُو۟لَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِى ٱلْءَاخِرَةِ إِلَّا ٱلنَّارُ (سورۃ ہود آیت ۱۵-۱۶)

ترجمہ : جو شخص محض حیات دنیوی اور اس کی رونق چاہتا ہے ہم ان لوگوں کے اعمال ان کو دنیا ہی میں پورے طور سے بھگتا دیتے ہیں اور ان کے لئے آخرت میں بجز دوزخ کے اور کچھ نہیں

حدیث شریف : دنیا کی محبت تمام گناہوں کی جڑ ہے (بیہقی)

(۲) - طلب دیدار خدا تعالیٰ قولہ تعالیٰ فَمَن كَانَ يَرْجُوا۟ لِقَآءَ رَبِّهِۦ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَٰلِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِۦٓ أَحَدًۢا

ترجمہ : جو شخص اپنے رب سے ملنے کی آرزو رکھے تو نیک کام کرتا رہے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے (سورۃ الکہف آیت ۱۱۰)

(۳) - ذکر دوام قولہ تعالیٰ فَٱذْكُرُوا۟ ٱللَّهَ قِيَٰمًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِكُمْ (سورۃ النساء آیت ۱۰۳)

ترجمہ : پس یاد کرو اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے ہوئے

(۴) - توکل قولہ تعالیٰ فَتَوَكَّلْ عَلَى ٱللَّهِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ يُحِبُّ ٱلْمُتَوَكِّلِينَ (سورۃ آل عمران آیت ۱۵۹)

ترجمہ : پس تو اللہ تعالیٰ پر اعتماد کر بیشک اللہ تعالیٰ اعتماد کرنے والوں سے محبت فرماتے ہیں

(۵) - صحبت صادقین قولہ تعالیٰ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ وَكُونُوا۟ مَعَ ٱلصَّٰدِقِينَ (سورۃ التوبہ آیت ۱۱۹)

ترجمہ : اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو

(۶) - ہجرت قولہ تعالیٰ أَلَمْ تَكُنْ أَرْضُ ٱللَّهِ وَٰسِعَةً فَتُهَاجِرُوا۟ فِيهَا ۚ فَأُو۟لَٰٓئِكَ مَأْوَىٰهُمْ جَهَنَّمُ ۖ وَسَآءَتْ مَصِيرًا (سورۃ النساء آیت ۹۷)

Go to Contents فہرست کے صفحہ پر جائیں

ترجمہ : وہ کہتے ہیں کہ کیا خدائے تعالیٰ کی زمین وسیع نہ تھی تم کوترک وطن کر کے اس میں چلا جانا چاہیئے تھا سوان لوگوں کا ٹھکانہ جہنم ہےاور جانے کے لئے وہ بری جگہ ہے

(۷) - عزلتِ خلق قولہ تعالیٰ وَتَبَتَّلۡ إِلَيۡهِ تَبۡتِيلاً (سورۃ المزمل آیت ۸)

ترجمہ : اور چھوٹ کر چلا آ اس کی طرف سب سے الگ ہوکر (تنویر الہدایہ)

Go to Contents فہرست کے صفحہ پر جائیں

ایام نحس

ف : واضح ہو کہ بعض ایام کی نحوست آیاتِ قرآنی سے ثابت ہے

قولہ تعالیٰ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا فِي أَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ (سورۃ فصلت آیت ۱۶) ترجمہ : پس بھیجا ہم نے ان پر تند ہوا کو نحس دنوں میں

قولہ تعالیٰ إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا فِي يَوْمِ نَحْسٍ (سورۃ القمر آیت ۱۹) ترجمہ : تحقیق بھیجی ہم نے ان پر تند ہوا نحس دن میں

حضرت علیؓ اور حضرت بندگیمیاں سید شہاب الدین شہیدؒ کے فرمان سے ہر مہینہ میں مندرجہ ذیل دو تاریخیں نحس ہونا منقول ہے اور بزرگان دین نے ان تاریخوں میں غیر معمولی اور نئے کام کے اختیار کرنے میں احتیاط فرمائی ہے.

مہینے	نحس تاریخیں
ماہ محرم زر بہ بیں	۴ - ۱۱
اندر صفر زر بہ بیں	۱ - ۲۰
اول ربیع آب رواں	۱۰ - ۲۰
آخر غنم اے مہ نگر	۵ -۲۰
اول جمادی نقرہ بیں	۱۰ - ۱۱
پیرے بہ بیں در آخریں	۱۰ - ۱۴
ماہ رجب مصحف بہیں	۱۱ - ۱۳
شعبان گیاہ سبز تر	۴ - ۶
شمشیر در رمضان نگر	۳ - ۲۰
شوال جامہ سبز تر	۸ - ۲۰
ذی قعدہ بنی کودکے	۲ - ۳
ذی حجہ دختر خوب تر	۶ - ۲۰

سفر کے وقت دیکھنے والوں کے لئے کیفیت رجال غیب و تواریخ اسمات

حضرت شیخ محی الدین ابن عربیؒ نے (یہ وہ بزرگ ہیں جن کی نسبت حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے نیستانِ وحدت کا شیر فرمایا ہے) اپنی شہرہ آفاق کتاب فتوحات مکیہ میں تحریر فرمایا ہے کہ افراد (رجال الغیب) ایک ایسی جماعت ہے کہ جن میں ایک قطبِ وقت ہوتا ہے کہ اس کی ذات با برکات محل نظر حق سبحانہ تعالیٰ ہوتی ہے اور وہ بارگاہ ایزدی میں عبداللہ کے نام سے موسوم ہے اور اس کے دائیں بائیں دو شخص ہوتے ہیں جن کو اما کہتے ہیں قطب کے دائیں جانب جو امام ہوتا ہے اس کی نظر ہمیشہ عالم ملکوت پر ہوتی ہے اور اس کا نام عبدالرب ہے بائیں جانب کے امام کا نام عبدالملک ہے اس کی نظر ہمیشہ عالم ملک پر ہوتی ہے. اس جماعت میں اور چار[ا] شخص ہوتے ہیں ان کو اوتاد کہتے ہیں. اوتاد ستون کو کہتے ہیں کیونکہ یہ بزرگ کائنات کے ستون ہیں اس لئے اوتاد کہلاتے ہیں ان میں کا ایک مشرق میں ہوتا ہے ج عبدالحی کے نام سے پکارا جاتا ہے دوسرا مغرب میں کہ نام اس کا عبدالعلیم ہے تیسرا شمال میں ہے جو عبدالمرید کے نام سے معروف ہے چوتھا بجانب جنوب الموسوم بہ عبدالقادر. ان کے سوا اس جماعت میں اور سات

[ا] بعضوں نے ان کی تعداد بارہ بتلائی ہے.

اشخاص ہیں جو ابدال کے نام سے نامزد ہیں انھیں ابدال اس وجہ سے کہتے ہیں کہ صانع حقیقی نے ان کو اپنا جسد اور صورت بدل کر دوسری صورت اور جسد حاصل کرنے کی قدرت دی ہے جماعت مذکورہ میں ۳۱۲ اشخاص نقباء کے نام سے نامزد ہیں جو اسرار نفوس پر آگاہی رکھتے ہیں اور اڑتالیس نجباء ہیں جو حمل وثقل خلائق پر مامور ہیں اور نیز اس جماعت عظمٰی میں چالیس حضرات رجبین نامی ہوتے ہیں. ان کا نام رجبین ہونے کا سبب یہ ہے کہ ان میں اوائل ماہ رجب میں ثقل عظیم پیدا ہوتا ہے اور اس ثقل کا زوال اوائل ماہ شعبان سے شروع ہوتا ہے آخر میں ان کی یہ حالت ہوجاتی ہے کہ حرکت کی طاقت بھی ان میں نہیں ہوتے.
الحاصل یہ کثیر جماعت جن کے افراد کی تفصیل اوپر بیان ہوچکی ہے رجال الغیب کے نام سے موسوم ہے جن کو مردانِ غیب بھی کہتے ہیں. اور یہ جماعت روزانہ مقررہ تاریخ پر کرہ عرضی کے سمتوں میں اپنے مامورہ اغراض کی تعمیل کے لئے بلاکم وبیش سرگرم سیر ہوا کرتی ہے اس جماعت فاضلہ کا یہ اثر ہے کہ اگر کوئی شخص سفر کے لئے ان کے رخ مقابل سے نکلے تو اپنے سفر میں ناکامیاب رہنے کے سوا دکھ ورنج اٹھانے کا اندیشہ ہے. پس آگے (صفحہ آخر میں) رجال الغیب کی سیر کا نقشہ مع تاریخ وسمت کے درج کیا گیا ہے. اگر کسی کو ایسا شدید موقع درپیش ہو کہ بغیر سفر مقابل کے گریز ہی نہ ہو تو دعائے ذیل کے ذریعہ انھیں سے استمد ادلیکر سفر کرے انشاءاللہ بلاؤں سے محفوظ رہیگا.

یہ کل عہدہ دار (۴۲۷) ہیں انکے عہدوں میں حسب مراتب ان کے منجانب اللہ ترقی بھی ہوتی ہے مثلاً اگر غوث کا انتقال ہوجائے تو اوتاد میں سے کسی ایک کو قائم مقام غوث کردیا جاتا ہے اگر امام کا انتقال ہوجائے تو اوتاد میں سے کوئی ایک امام بنادیا جاتا ہے وَقِسْ عَلَى هَذَا الْبَوَاقِيْ غرض جیسا جیسا زمانہ کا قرب قیامت سے ہوتا جائیگا ویسا ویسا اس جماعت کی تعداد گھٹتی جائے گی لیکن مقررہ عہدوں میں کمی نہ ہوگی ایک ایک کو دو دو چار چار عہدے منجانب اللہ ملتے چلے جائیں گے اور کام برابر ہوتے رہیں گے آخر کار ایک وقت ایسا آئے گا کہ سب عہدے ایک ہی فرد کے سپرد کردیئے جائیں گے پس اِدھر اس کا انتقال ہوا اُدھر مغرب کی طرف آفتاب نکلا اور قیامت برپا ہوجائے گی. إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ.

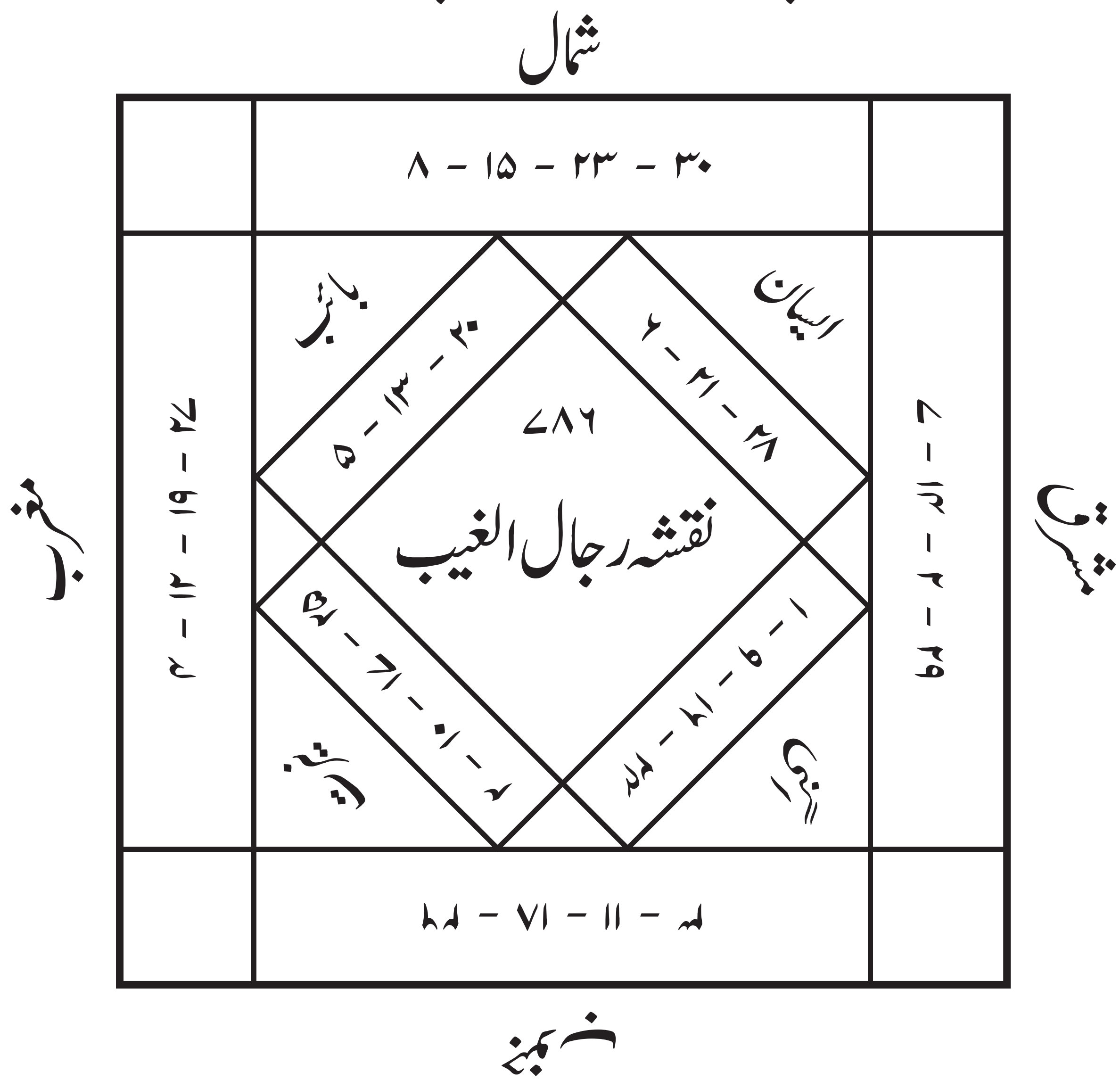
دعاء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا رِجَالَ الْغَيْبِ يَا اَرْوَاحٍ مُقَدَسَةٍ اَغِيْثُوْنِيْ بِغَوْثَةٍ وَانْظُرُوْنِيْ بِنَظْرَةٍ وَاعَيْنُوْنِيْ بِعَوْنَةٍ إِيَّاكُمْ يَا رُقْبَاءِ يَا نُقْبَاءِ يَا نُجْبَاءِ يَا اَبْدَالِ يَا اَوْتَادِ يَا اَخِيَرِ يَا عُمُدِ يَا غَوْثِ يَا قُطْبِ اَغِيْثُوْنِيْ بِحُرْمَةِ مُحَمَّدٍ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

Go to Contents فہرست کے صفحہ پر جائیں

کنجغ بامش کنجغ بمش   کنجغ بامش کنجغ امش



تمت بالخیر